

وقت کا صحیح استعمال

پروفیسر امجد علی اعظمی

پیشوا پبلشرز
لاہور



وقت کا صحیح استعمال

تالیف : مصطفیٰ محمد طحان

ترجمہ : عبدالحمید الطہر بدوی بھٹلوی

ناشر

عزالنبی کیبٹری و بی

نام کتاب :	امروز و غدا
تألیف :	مصطفیٰ میر طلاس
ترجمہ :	عبدالحسین علی محمد علی
ایضاً نام :	دقت کا کچھ استعمال
اولاد :	مئی ۱۹۶۸ء، جلد اول، ۱۲۸ صفحہ
تعداد :	
قیمت :	

فہرست مضامین

وقت کا صحیح استعمال

۱	فہرست مضامین
۲	مرضِ حرم
۶	تشیخ (مستط)
۹	مقدور (اکثر ہفتی)
۱۳	پیرلاب : وقت کا صحیح استعمال
۱۷	دورلاب : وقت کی قدر و قیمت
۲۸	تیسرلاب : وقت کی منسوب بندی
۵۶	☆ خاصہ کی تصدیق
۶۳	☆ پسہ کا املاکات
۶۸	☆ نکاح
۷۷	☆ نگرانی اور حواص
۷۹	☆ چوتھاب : کاموں کی مکمل فوج
۸۳	☆ پانچواں باب : مسلم فوجوں کی اسرار و سیال

- ۸۵ ☆ ایمان اور علم و تعلیم
- ۸۸ ☆ کاموں کے لیے اوقات کی تقسیم
- ۱۱۵ ☆ آرام کے اوقات کی تقسیم
- ۸۷ ☆ معاشرتی کاموں کے لیے اوقات کی تقسیم
- ۱۲۵ ☆ سونے کے اوقات کی تقسیم
- ۱۳۰ ☆ بچگی کی حالات اور مشکل مسائل
- ۸۳۲ ☆ آخری واہ

پیش لفظ

وقت کا استعمال

یہ کتاب انتہائی انکار و نظریات میں ہم آہنگی پیدا کرنے والی سلسلہ چھ کتابوں کی ایک کڑی ہے، اگر یہ کتاب آج سے پچیس برس میں لکھی گئی ہے تو اس کی ابتداء کا تعلق پندرہ سو کی آٹھویں صدی کی کتب خانوں سے ہے۔ یہ مشرق وسطیٰ کے راستہ کویت کا سفر کر رہا تھا، مصری حکمران کی پرورش میں بھی چھ لکھ باقی تھے، اس طرح کے موضوع پر مصری عادت ہے کہ میں کچھ خال میں کتابیں دیکھتا ہوں، اس وقت مصری ہاتھ لکھ کتاب کی جگہ سے متعلق کتاب لکھی، لکھی اس کتاب کی اہمیت کا احساس ہوا اور کتاب کے موضوعات نے مصری تہذیب اپنی طرف کھینچ لی، کتاب مصری حکمران کی تھی لیکن مشرق کا بہت چھوٹا حصہ اس کو متاثر کرنے لگا، اس کو پھر اس کو پھر اس اعزاز میں استعمال کرنے پر بہت زیادہ توجہ دینا ہوا، مگر میرے متنبہ کرنے پر دیگر اہل علم کے علاوہ مشرقی طرف سے کتاب لکھی ہوئی ہے یا ہاں، کسی کام میں مشغول رہتا ہوں جس کی وجہ سے میری وقت ضائع ہوتا ہے تو میں اپنے آپ کو صاف نہیں کرتا، اس کتاب میں جو بھی انکار و نظریات پیش کیے گئے تھے میں انہیں انہیں اپنی زندگی میں منطبق کر رہا تھا۔

اگر مصری حکمرانوں کو دیکھا جائے تو کتاب کے حاشیہ پر چاندی لکھ کر آئیں گے کسی صفحہ پر لکھا ہو گا صحیح اس کے لیے تو دوسرے صفحہ پر صحیح کیا دیکھ، اس طرح

جو نگاہ کرنے کا حصہ بن جائے۔ گفتگوں کے اظہار سے مرتبہ رہے ہیں۔

جب میں نے اپنی کتاب ”فی البدعہ القریبیٰ“ ترتیب دینی تھو تو متعدد مقالوں کا مجموعہ ہے اور اس کو علماء کلموں کے سامنے پیش کیا تو میں نے وقت کے استعمال سے متعلق بھی ایک فصل اس میں شامل کر دی، اس میں میں نے اپنے ذاتی سلوک اور دینی دلی کے استخراج پر مبنی کتاب سے استفادہ کیا، اور اس میں میں نے بعض ان مسائل کا بھی اضافہ کیا جن کو میں نے علماء کے کتبوں میں غور کیے تھے کہ اجلاس کئی کئی گفتگوں تک اپنے وقت مقررہ سے کیوں تاخیر سے شروع ہوتا ہے، کب کب پورا نہیں ہو کر رہ جاتا ہے، حالانکہ وہی کتبوں کا اصل مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کو کلام کیا پڑھ کر دینا وقت کے صحیح استعمال کی تعلیم دینی جائے۔

میں اپنے دل سے سوال کرتا ہوں کہ طلباء اس کو کیسے سمجھ سکتے ہیں جب کہ ان کے کام کر رہے ہیں اس کی پابندی نہیں کرتے؟

آج اگر کسی عالمی انٹرنیٹ پر دست پر سکتا موقع ملتا ہے تو وہیں کتابیں وقت کے صحیح استعمال سے متعلق پیش ہیں جنکی جس موضوع پر میں نے اپنی کتاب ”تفسیر التمدید الصوری“ میں مقالہ شامل کیا تھا اس موضوع کم از کم مسلم علماء کلموں کے لیے اس وقت تک نہ تھا، وہیں کھلیں ہیں ”اسے سنا لی مجھ سے مطالعہ کرتے ہیں کہ شرعی موضوع“ وقت کے استعمال“ پر ملاحظہ دلوں، یہاں تک مجھے یاد ہے کہ میں نے اس موضوع پر ملاحظہ سب سے پہلی بار کی طلباء عظیم ”امام ابو حامد محمد بن اسماعیل“ کے ”کتاب میں دیا تھا۔

اس مقالہ کو فاضل پر دھیسرا جا ذلیل مولوی نے چڑھا تو اس کا لگ
کتاب میں شائع کرنے پر اصرار کرنے لگے لیکن بعض اسباب کی بنا پر شائع نہیں
ہو سکا۔ اسی طرح حاد سے شیخ نے بھی رد ٹکھا سو کہ یہ مناسب وقت کا انتظار تھا تو آج ہم
لوگوں نے چوری دنیا کی علماء و محققوں کے جہاں دینی و سیاسی و انتظامی امور پہنچ
تھریا کہ میں آپ کی یاد آگئے کہ کلچر اکیڈمی نے بھی اس کتاب کی اشاعت
کی مدد دی ہوگی۔ حاد سے نے مقالہ پر نظر ثانی شروع کی۔

ادارے مانگو نظریات میں ہم آپ کی کے کام میں شریک بعض ساتھیوں نے
اس موضوع پر مزید مواد فراہم کیا اور مختصر بہ خوبی کے موضوع پر بھی تحصیل اور کیرل کے
ساتھ لکھا۔ چنگیز دت، ال سے زمانہ قسبی ہے، اس لیے اس کی تصویب خودی کرنا ضروری
ہے، سب سے پہلے ہم سالانہ منصوبہ طے کیا جس میں ان تمام مسائل کو شامل کر رہا
کیا کہ ہم وہی ضروری ہے، اگر ہم اور غلط تحصیل لیا تو مختصر بہ طے اور اس میں سال
کے تمام کاموں کو تقسیم کر رہا اور پھر ہفتہ کا منصوبہ مکمل ہونے سے پہلے دوسرے ہفتہ میں
داخل ہوں بلکہ ہر ہفتہ کا کام اسی ہفتہ میں پایہ تکمیل تک پہنچائیں۔

اس طرح یہ کتاب اپنے قدیم اور جدید مواد پر مشتمل دنیا کے کون کون سے
پائے جانے والے حاد سے علماء کے سامنے آئے ہیں جن میں پیش کرنے کے لائق ہوگی
ہے اس پر حاد سے بہت ہی کا شکر ہے۔

حاصلی محمد علی

احمد آباد، گجرات

2/2/16

پندرہ مئی شنبہ صبح ۲۵ سب سے ڈاکٹر جیگمے، شیرجھان کی دیکھو
 یہ پتھر دیکتا ہوں جن میں از کھیل کو پر اور کلپ کی لکڑی دی جاتی ہے۔
 اپنے اس پاس ملا بہت کہہ دیتا ہوں تو ان مسکون کے سلامی لباس زیب تن کیے پاتا
 ہوں، شربت پینے والی سے مل کر ہوں کہ کیا اس کے علاوہ کسی دوسری اسلامی قدرتی
 ٹھنکی ہیں جن کو عام کرنے کی ہمیں ضرورت ہو؟ کہ صارفہ معاشرہ اپنی مشکلات
 سے آزاد ہو جائیں، کیا یہ قدرتی اس بات کی مستحق تھی ہیں کہ ان کے پتھر
 تیار کیے جائیں اور لو جو انوں کو ہی قدر کر لیا کرتے کی لکڑی دی جائے ؟

میر نے اپنی عمر کا ایک حصہ مغرب شکنہٴ حیات اور اپنے اراکھن انہام
وینے گزار دی ہے۔ میر اپنے ملی شہر و چہرہ کا کہیں کو ہم سے ملنا نہ کرنے والی سب
سہا سہجہ کی کھڑکی میں، مجھ کو صرف دلیقہ کی نظر آتی ہے:

☆ انہالی کی قدر و قیمت ☆ وقت کی قدر و قیمت

میں نے بہت سے لوگوں سے ملنا تھا مگر میں نے کسی ویسے شخص کو

کامیاب نہیں دیکھا ہوا ہے وراثت کو متاخر ہونے کا موقع ملتا ہے۔ مجھے صرف ۱۵ سال ایسے ملے جنہوں نے اپنے وراثت کا بہترین استعمال کر کے مجھے تعجب میں ڈال دیا۔ ایک شخص تصور دہ دوسرے معطلی طوائف۔

مجھے مدد دینا چاہیے جب میں انھیں منصور کے ساتھ ایک ہونے کے مہم میں بھیجا ہوا تھا۔ اسی دن اسرائیل نے اپنا پہلا منصوبہ جاسوسی سپاہیوں کے ساتھ پھولا تھا، ہم شہر میں مہم کے ہمارے میں سوچ رہے تھے اور چار میل کر رہے تھے، کھنگھرو وقت کی اہمیت پر عمل پیرا کی مائنس منصور نے اپنی مادہ معمر کے بارے میں بتایا کہ کبھی چار بجے جاتے ہیں اور ان لوگوں کے پیدا کرنے سے پہلے صبح سیرے مسلسل قبضہ کی کام کرتے ہیں جو صرف اپنے اہلکار کو خارج کرنے پر ہی انتظار کرتے بلکہ دوسروں کا بھی وقت ضائع کرنے کے خواہش مند رہتے ہیں، اگر یہ سمجھتے ہوئے انہوں نے میری طرف دیکھا کہ اسی طرح جیسے ایک سو سے زائد غیر آفاق کتابوں کی تصنیف میں کامیاب ہو گیا، یہ ان کا انفرادی کام ہے، لیکن یہ طریقہ کار معاشرتی کام کرنے والوں کے لیے ہم جیسے معاشرہ میں مناسب نہیں ہے جہاں اکثر ایک وقت کی قیمت نہیں جانتے۔

اس کتاب شریعہ ایک ایسے آدمی کے طریقہ کار سے واقف ہو رہے ہیں جس کا اپنے معاشرتی کاموں کے ساتھ جو اس کی طرے و ثواب بن چکے ہیں اپنے دھن کی قیمت شرافت کرنے کی کوشش سے بھی واسطہ ہے، انہوں نے اپنے زندگی کو دنیا کے کلزمہ تک لایا ہے۔ چند مسائل اور طریقہ دہریہ کا اظہار بھی کیا ہے۔

چاہا، مالی، گھٹا، ہوائی، غیر لخت، ہولینڈ، ترکی، سعودیہ، اٹلی، و غیرہ ملکوں میں
مسلموں، عیسائیوں کے ساتھ گزارنے کے لیے سخت کوشش کی، جب بھی قیامی اس سے
ملاقات ہوئی اس کو بخیرہ پیشانی سے ملاکت کرتے پانچ گھنٹہ قیام نامہ ہر سہ ماہی
کرتے، گا، پھر جب وہ اپنے طویل سفر سے وطن لوٹے گا تو تم کو خط ضرور لکھے گا جس
کے ساتھ اس کی قیمتی تاریخات میں سے کوئی کتاب ضرور ہوگی۔

اگر انہیں منسوب ہے پھر دنیا کا سفر و گشتوں میں طے کیا ہے تو طویل
صاحب چالیس سال سے دنیا میں گھوم رہے ہیں وہ لوگوں سے ملاقات کرتے ہیں،
تعارف کرتے ہیں، محاضرات دیتے ہیں، اومان، تمام کاسوں کے ساتھ کڑیوں کی تحریف
کا بھی کام کرتے ہیں، کسی شخص کو یہ کام کام، اویاس و پچاسی وقت ملے، جب وہ وقت
کی قدر قیمت اور اس سے استفادہ کا طریقہ کار بیان کرتے ہیں اس کے ساتھ اس کا بھی
ضروری ہے تاکہ ان کاسوں پر ان کی طرف سے اس کا ترجمہ ملے۔

یہ بڑی ناچکی بات ہے کہ طویل صاحب نے اسلامی کتب خانہ میں وقت کے
انتظام کے موضوع پر ایک مجلہ کتاب کا اضافہ کیا ہے یہ کتاب اسلامی نقطہ نظر سے
نکلی ہوئی ہے جو اسلامی تحریکات سے وابستہ تحریکوں کو جانوں کا اپنی طرف متوجہ کرے
گیا، اہم ہے کہ وہ اس بات کا یقین کر لیں گے کہ امام ابن اسلام وقت کی قیمت
بچاؤ کی طاقت دیتا ہے، اس یقین کے بعد ایسے پانچوں تیار کریں گے، دنیا کی
ترتیب دی، گماور، علماء، لکھن، گماور میں جو عیسائیوں کو لکھن اور غیر ملکی کاسوں
میں اپنے مکتبہ کو فروغ دینے کی طاقت دی گئی ہو، ان میں سے دولہا، حیدر،

کی عادیٹ اصحابِ ملتِ صالحین اور علماءِ کرام کے قوال کا جواب دیں گے۔ میں ہماری
 بہت عذرینہ کی بات نہی اچھی ہے، وہ فرماتے ہیں: ”اے اسی آدمی تو چند
 دنوں کا مجموعہ ہے، اب ایک دن گزر جاتا ہے، تیرے جسم کا ایک حصہ چلا جاتا ہے۔“
 شوقِ حق کی باتوں پر مقررہ نکتے کا عالمی ہونا جو ہمارے نکتے سے خارج ہوتی
 ہیں لیکن آج سلطانِ صاحبِ غنم کلماہ کو نکتے کی جو حد دے کر بٹھرتے ہیں، یہ

کلامِ حق ہے۔

کہ دن میں آٹھ گھنٹوں کا بند جائے، کام بہت زیادہ ہیں، ماہانہ کو پورا کرنے کے لیے ان کے مروجہات کافی نہیں ہوتے، انی مل ان باتوں میں حقیقت، جو ممکن ہے نہیں یہ باتیں صحیح نہیں ہیں۔

انگریزی ماہرین سے ثبات اپنے نظریات کی اور درست کی بنیاد پر قائم کر کے جو قیام مسلمان کہتے ہیں کہ ہر چیز میں فراوانی ہے، رزق میں، دولت میں اور دنیا کی ہر چیز میں۔

انجاہ کے متحان نے زمین، آسمان اور زمین کی کوہ پانچ اور زمین کے درمیان توازن بھی قائم کیا کہ زندگی چلتی رہے اور اس کا قفل کاٹھا نہ ہو، مگر یہ کہ توازن میں توازن کو بگاڑنے کا کام کرے تو اس کے سامنے زندگی سامنے آئے گی، اس کے اثر انسان ہند کی طرف سے وہ کرنا بھی رات پر قائم رہیں تو تمام امور انہوں نے غلطی کے مطابق انجام پائیں۔ جس جہان کی مشرق ازل قائم رکھتے ہیں اور تمام کی فوج مٹاتی ہے۔ مگر یہ توئی اور مسندت کلم عث بنتا ہے۔

انسان۔ کہ پاس اپنے تمام کاموں کی انجام دہی۔ مگر یہ کوئی وقت دیتا ہے، لیکن اس وقت کو حتم کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، اثر وہ وقت کو حتم نہیں کرنا تو کام انجام نہ پانے کا وہی خود بخود ہوتا ہے، اتنے کاموں کی تکلیف دہتی ہوئی کہ بہت سے لوگ کہتے ہیں۔

اسلام ہدایت کو کیسے منظم کرتا ہے؟

ان کوئی مسلمانوں کی زندگی پر غور کرے، جو وقت کے میدان میں اس کو

بڑی عجیب و غریب باتیں نظر آئیں گی۔

کیونکہ مسلمان کو صحیح وقت پر جاننا ضروری ہے۔ پانچ وقت کی نماز پر سنا
 لائنی ہے، اس کے بعد دوسرے اوقات میں یہ اپنے کاموں میں مشغول ہو جاتا ہے
 (اپنے دین کی نگہ رکھنے والا مسلمان کبھی بھی بیکار نہیں رہ سکتا) صحیحین وقت پر وہ کھانا
 کھاتا ہے، اور کچھ وقت اپنے رہنے والے کا شرع کی خدمت اور اپنی دوسرے چیزوں کو
 انجاء دینے کے لیے غافل کرتا ہے۔ بلاشبہ وہی رشی اخروہ نے اپنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کی
 کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مسلمان پر صدقہ کما ضروری ہے، صحابہ نے
 اس وقت کیا اسے اللہ کے رسول! اگر اس کے پاس کچھ نہ ہو تو؟ آپ نے فرمایا: وہ
 منہ کر کے اللہ کو اپنی ذراچھ کوئی کچھ نہ ہو چاہے اللہ صدقہ کرے (یعنی بیکاروں کے
 لیے صدقہ ہے) صحابہ نے دریافت کیا تو اس کی بھی استطاعت نہ ہو یا؟ بھی نہ
 کہے تو؟ آپ نے فرمایا: ضرور اللہ کی مدد کرے صحابہ نے کہا: اگر یہ بھی نہ کرے
 تو؟ آپ نے فرمایا: بھلائی کا حکم دے، صحابہ نے پھر دریافت کیا: یہ بھی نہ کرے
 تو؟ آپ نے فرمایا: برائی سے باز آئے، یہ بھی صدقہ ہے۔ (بخاری و مسلم)

تم بلی خرچ کرتے ہو کہ سا شرع اپنی دوسرے باتوں کا کسے تم محنت صرف
 کرتے ہو؟ کہ کسی انسانی کی ضرورت پر مامور اس کے کام میں تعاون ہو، اس کی کا حکم
 کرنے میں وقت خرچ کرتے ہو اور غیر میں غفلت سے دیکھو اور شر سے باز آنے کے
 لیے بھلائی اور خیر خرچ کرتے ہو۔

پتہ چھوڑ دینا ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے۔

دھنکے کے آگے اور پیچھے

میں نے سوچا تھا کہ یہاں تو ہر طرف پتھر کی دیواریں ہیں، آسمان پر
 آگ بج رہی ہے، آگ کی لہریں ہر طرف پھیلی ہوئی ہیں، آگ کی لہریں
 آگ کی لہریں آگ کی لہریں آگ کی لہریں آگ کی لہریں آگ کی لہریں
 آگ کی لہریں آگ کی لہریں آگ کی لہریں آگ کی لہریں آگ کی لہریں
 آگ کی لہریں آگ کی لہریں آگ کی لہریں آگ کی لہریں آگ کی لہریں

میں نے سوچا تھا کہ یہاں تو ہر طرف پتھر کی دیواریں ہیں

میں نے سوچا تھا کہ یہاں تو ہر طرف پتھر کی دیواریں ہیں

میں نے سوچا تھا کہ یہاں تو ہر طرف پتھر کی دیواریں ہیں

میں نے سوچا تھا کہ یہاں تو ہر طرف پتھر کی دیواریں ہیں

میں نے سوچا تھا کہ یہاں تو ہر طرف پتھر کی دیواریں ہیں

کاموں کو ہی ٹھیک اتھام دیتا ہے جو مشغول رہتا ہے

دوسرا باب

وقت ہی زندگی ہے

جس طرح زندگی کی قیمت کا اندازہ ہمہ اس سے قائم ہوتا ہے۔ کہ یہ ہنر، رہی
جیسی طرح وقت کی قدریت کو جاننا بھی اس سے قائم ہوتا ہے۔ کہ ہر شخص جو
کاموں میں مشغول نہیں رہا اپنے وقت کو بھی استعمال کرتے ہوئے جیسا
ہے وہ اپنی لازمی شے کام کے اوقات کو بیکار کر رہا ہے وہی نہ ملتا ہے کہ آج کا
وقت یہ کام ہے اگلی دن وقت یہ کام ہے، کہ کچھ بیکار وقت اس نے یہ نہیں
آکھڑا سنا اس دن بیکار کر رہا ہے اپنے وقت کو بھی استعمال کرتے ہوئے جیسا
اور منظم آدمی کے لیے ہی ممکن ہے، کہ کچھ وقت کی حیثیت اور اہمیت اس کے نزدیک
تھا نہ کہ اس کی اور اس کی طرح ہی ہوتی ہے۔

اسی طرح اس وقت میں۔ کہ ہم سے متعلقہ وجہ ہے اس وقت کا اثر ہم
فرقی نہیں ہے، اگر اس کا اثر اس میں ہے تو وہ ہمہ دورہ ہے۔ کہ اس میں
جو اس وقت کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ
اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ

وقت اس کے نزدیک تو بیکار نہیں ہے، تو اس کی اور اس کی نہیں ہے بلکہ اس کے
تو یہ وقت ہی زندگی ہے اس لیے اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ساتھ

بچہ اور کھانے کے تمام کاموں کا غلام ہے ہے کہ انہوں نے اپنی بخش کشتگی کے بخش کے
 ساتھ ملا دیا تھا ان کے بچہ میں ہونے کی وجہ سے زندگی بھی بچہ اور ہو گئی تھی، ہم نے
 محاصرہ اور محاصرہ کی سیرت میں پڑھا ہے کہ یہ کیسے دن رات محنت اور مسلسل
 کرتے تھے یہی طریقہ ہے انہوں نے ایک ساتھ دیکھیں و تسلیم اور جو جہاد صحت کی
 قیادت کا کام انجام دیا۔

امام حسن ابو جعفر علی و بیٹوں شہداء ہیں:

☆ قرآن کی تلاوت کر دیا کسی کتاب کا مطالعہ کر دیا کچھ سنو، پھر حال اس بچے وقت
 کا کوئی حصہ لائے صرف نہ کرو۔

☆ نور ہمارے ہمارے گھر سے نکلا وہ ہیں، دوسروں کے ساتھ ان کے وقت سے فائدہ
 اٹھانے کے لیے تھک کر دیا تھا وہ پاس کوئی کام، ہر کام کو کم سے کم وقت
 بیکار نہ کرو۔

وہ ان بچے کو گھر کے نزدیک ٹھکانے کی دہائی ہے۔

توسوں کی ترقی کا معیار ان

وقت کی پابندی اور اس کی قیمت کا ادا کرنا تو سوں کی ترقی کا معیار ہے۔
 جب تم کسی ایسی قوم کو گھر گئے جس کے لوگوں اور بڑے درستیوں پر چلے گئے
 خانوں میں یہ مقصد غلط ہے، وہ جانتے نہیں کہ ان کیوں بچے کے گئے ہیں، وہ کیا
 کہہ رہے ہیں، جب ان کو بھوک مارتی ہے تو وہ چار کھانا کھا رہے ہیں، ان کے
 دن رات صبح و شام کسی کوئی ترقی نہیں، وہ اپنا کوئی مقصد نہیں چاہتے، وہ زمانہ میں

ورود ہونگے رہتے ہیں ایسے لوگ تم سے کہیں نہیں سمجھتے کہ تم یہ دل نہیں چاہ رہے ہو۔

جب آپ اپنی فکر اس کی قوم پر چھوڑ دیں تو کہیں یہ وارڈنوں کے ہاں میں کوئی زندگی نہیں۔ یہ بدسلوکی کی قوم ہے جس کی کوئی بات نہیں کرتے یہ ہے:

وہو حنہ للباسین فاسوم سورن ورنہ حنہ من اہل حنہ

ان چاروں پر دیکھو! یہ مرے ہیں۔ لوگ ہیں اور ان کو زندہ دل میں ٹھہر کر۔ تو جی
 ہاں جب میں بعض غریب ملکوں میں تو مجھے ایسا کہہ کر دیتے ہیں کہ
 قحطی اور غریبوں کے بعد معلوم ہوا کہ اعتماد نے ان پر اور ان ملکوں پر ایسے طریق
 مدت تک حکمت کی ہے، اعتماد کی نے ان میں "تواکل" یعنی ایک دوسرے پر
 بھروسہ نہ رکھنا کی بجائے ان کو حقیقت سے انکسار و دوری سے تہیز کر دیا ہے،
 ان کی زندگی کا مقصد یہ ہے کہ وہ کھائیں اور دل بڑھائیں، ان سے بھی آگے بڑھ
 کر ان کو وہ مہم دے کر کسی کام کا ملکہ نہ دے تو ان کو اس مشکل کی طرح انجام
 دیتے ہیں جو اپنے مقصد اور ہدف سے معلق نہیں رہتی بلکہ وہ آپ بصر کے پانے کے
 مطابق چلتی ہے۔ اس پر تین طریقہ ہمارے کہ اگر یہ اعتماد ان کو سنانے میں کامیاب
 ہو گیا وہ ان ملکوں پر قابض ہے، ان کو ان لوگوں کا دل دبا دیا ہے، ان کی پیروی کو ان کے
 رہنے پر ان کی عقلوں کو مغلل کر دیا ہے اور ان کے طریقہ زندگی کو ٹھیک کر دیا ہے، یہ
 ایک بڑا اعتماد ہے جو ہے پہلے تو اس کو دیکھتے ہیں اور ان کی۔ کہ وہ ہم کو وہ
 اقدام و تجربہ کی تعریف کرتے ہیں کہ اعتماد کی بدولت یہ سب کچھ ہمارے لیے
 سفر ہے اور ان کی زندگی کے تمام آسان ہو گئے ہیں۔

ایسا دیش کلامانی حاصل کی ہے انہوں نے اپنی سرتین میں لکھا تھا، جب زمین تلک
 نہ تھی تو انہوں نے سمندر میں کپاٹ کر کھیتی کی مورد اور بے ٹکوں کو ہوتا دیکھا، انہوں نے
 مستحکم اور چھیار بنائے اور عالمی بازاروں میں دوسروں کا مقابلہ کیا۔

کیا کوئی یہ نہیں کر سکتا ہے کہ انہوں نے اپنا وقت ضائع کیا اور اپنی زندگی
 بیکار گزار دی؟ یا انہوں نے اپنی تہذیب اور کاموں کا احترام کیا، اپنے اوقات
 کا احترام کیا تو وہ جیسا کہ وہ انہوں نے ترقی کی؟؟

ترقی تہذیبی اور ثقافتی خواہش کا نام ہے جو اس خواہش اور مردانہ کلام تک
 ہوتا ہے وہ ترقی کرتا ہے۔ اسٹوارٹس کی ایسے علاقہ پر قبضہ کریں نہیں سکتا تھا۔ کر
 ہاشد اس کو قبول نہ کرے ہوں، اس کی بہت سی مثالیں ہیں، کتنی ہی بڑی حکومتیں
 ہیں جنہوں نے جھوٹے ٹھکانے پر قبضہ کیا، لیکن جب وہاں کے باشندوں نے ان
 حکومتوں کو ان کا اپنا قبضہ باقی نہیں رکھ سکے اور وہ غرور اختیار کرنے پر مجبور
 ہو گئے۔

کوئی بھی قوم دوسری قوم کو کتنی ہی بد مختلف کے جار میں تحلیل نہیں کر سکتا ہے
 وہ اس کا بیکار کر کے اور اپنی معنویت دہاں درآد کرنا یا وہاں کی معنویت اپنے
 یہاں راقہ کرنا بند ہی کیوں نہ کر سہ کیونکہ قوم کا مذہب ہمیشہ بیکار کا بدلہ ہوتا ہے۔

عالم حکومت بہترین خصوصیتوں پر مبنی ہے، درآد میں باقی تعلیم، جو جو قوموں کا
 فلسفہ دلوں دلوں کی جلا وطنی اور اس کے علاوہ انہیں میرا نے وہی ہر قسم کی علم و نامانی
 اور مرد و ختم کسی بھی قوم کو جو دوسرا نہیں کر سکتی یا کتنی ہی مردانہ کے قافلہ میں شامل

فصل کرکشی اور غصہ مذموم ہے اس انجام پر ماضی تیار۔

جو فلسطین میں آکر رہا ہے اس کی بہترین مثال ہے۔

[illegible]

ان رات کا کچھ بج چکا تھا۔ چہرہ شکل مند وہ مسلمان تھیں جو اپنے اپنے معاشرہ اور مروجہ رائج اشیائے کے خلاف کھڑے ہیں۔ رات کا کچھ بھاگ چکا تھا۔

۶۲ وہ مسلمان جن پر ۱۲۰۰ رعایوں نے حملہ کیا انھیں موت کے مالک سمجھانے کی بہت بڑی حکومت تھی، ان کے پاس بہت بڑا لشکر، وسیع سرزمین اور بہت سی جہازیں تھیں۔ کیا یہ مسلمان پہلی قسم کے تھے؟ اس کا جواب درج ذیل ہے:

اسم یہاں ہیں، لیکن دروازے قفل ہیں، وہ اس مسلمان وقت اور اس کے اصولوں کو تسلیم کرتے ہوئے پہنچے تھے، ان کا دانا کے، لک تھے اور آج وہ لوگوں کا ایک ایسا گروہ ہے جنہوں نے اپنے امراؤں کو کھو دیا ہے، ان کے نزدیک راجہ اور راجہ نہیں ہیں، جب ان پر ۱۲۰۰ رعایوں نے اچانک حملہ کیا تو ان کی بات بھڑکی کی باتوں سے زیادہ اہم نہیں تھی، مہندوں نے کہا کہ یہ کوئی مسلمانوں پر حملہ کر سکتا ہے؟

مہذب و شریف انسان جو اپنے نفس اور اپنے وقت کی قیمت جانتا ہے وہ تحریک انگیز کا لباس پہن مارتا ہے اور وہ نہ تو اپنی عقلی شے کرتا ہے، جا اپنی تھوڑی سی مدد میں اپنی کوئی ٹھنکی اور گناہی سے نکل کر سب سے زیادہ ترقی یافتہ مملکت بن جاتا ہے، وہ بیداری کا راستہ صرف وہی سہاؤں میں ملے کرتا ہے، اس سے زیادہ نہیں، جب کہا کہ راستہ پر چورس ایک صدی سے چلتا آ رہا ہے۔

کیا کوئی اس بارے کی توقع کر سکتا ہے کہ ہاپن کے لوگ سورہے تھے اور خواب نہ گھڑی شہر ہوش تھے؟ انہوں نے دن رات محنت کی اور اپنی عمر کی ہر منٹ سے استفادہ کیا، جس کے نتیجے میں انہوں نے اپنے ملک کو تیار کیا اور اپنی قوموں کی زبان بول سکتے؟

انہوں نے جاپان سے یہ کر سکتے ہیں تو ان مسلمان بھی کر سکتے؟ مالانگہ مسلمان

رہے مگر تیار کرنے پر لگا دیا۔ یہاں کی آمدنی کا انحصار دوسروں کو تکلیف دینے کے
تلاش سے پہنچتا ہے۔

ان جیسے لوگوں کا دوسری قوموں کے ساتھ کیا معاملہ ہو سکتا ہے جنہوں نے
ہفت کا احترام کیا، اس کی تھوڑی سی پہچانی اور اس کو تیسری کام، تعمیر و ترقی کے
اداروں میں تبدیل کر دیا؟ آج کا امت اسلامیہ کے ان مریضوں کے ساتھ کیا معاملہ
ہے جن کو ہمیں امت کا قلب دے کر لوگوں کی فلاح دہانی کے لیے نکالا گیا تھا؟

بلکہ طوائف و دنیا طلبیاء کے ساتھ کیا تعلق ہے جو مہذب و متمدن
نعرے وقت کی، چاشت کے وقت کی، ہوسٹا کی، ہوسٹا کی، ہوسٹا کی، ہوسٹا کی
کی قسم کھاتی ہے، ہوسٹا کی؟ مسلمانوں کو اسلامی معاشرہ میں وقت کی اہمیت پر
دلالت کرنے کیلئے ہی قسم کھاتی ہے۔

مغربی محققین نے بیسویں صدی کی حالات دیکھے ہیں اور بیسویں صدی کے
کدس جادو کے یہ جن میں ہمارے انسان کی طرح دولت کے ماحول سے
اہم عنصر کے طور پر وقت کو منظم کرنے کی ضرورت دی گئی ہے، وہی تحقیقات اہل اسلام
کی ہیں۔ اہمیت ہے جہاں کی ضرورت دے رہے ہیں، یہ ہمارے نیا دینی ہوا دوسروں کی
کامیابی میں ہمارے کے توجہ میں دینی اور فلاحی مہدیں میں ہمارے کی ترقی میں ہمارے
کا کامیابی کرنا ہمارے ہمارے۔

مسلمانان تمام اسباب ہائے مصلحت و مصلحت کے طور پر ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے
نہاویہ وقت پر توجہ دینا ہے بلکہ تعلق فرماتا ہے ہمارے ہمارے ہمارے ہمارے

[illegible]

آپ مددِ مشرب نے یہ بھی قرطیہ کہہ کر اٹھ کر اسی سے پہلے اپنے حجرہ والوں کو غیبتِ باطن، موصوفہ سے پہلے زندقہ کی کوہِ حجاب سے پہلے برائی کو بھتر سے پہلے بے نیازی کو بے نیازی سے پہلے صحت کا دورِ مشفقِ ایت سے پہلے فراغت کو۔

فراقیت ایسی حالت ہے جس سے اکثر لوگ ملالت و تنہا ہواں کا شکار
 بن جاتے ہیں۔ اس کی توجہ نہ دینے پر، طبی زبردستی سے طرما یا، مٹھی
 فکروں میں سے باتیں ایسی ہیں جس کی بہت سے لوگ فخر جھین کرتے، صحت اور
 فراقیت (تنہائی) کا ماحول سے حادثہ کا کارن اور نہایت بڑی حالت ہے، نہایت

اس محبت کی ناگہری کرتا ہے تو اپنے اوپر غلام شاہ کے وہ روزے کھیل رہا ہے اور شیبتوں کو پورا کرنے کے بجائے ملک ہا ہا ہے جس کے نتیجے میں اس کو پھٹائی میں جتا کر دیا ہے اور اس کے طعیناں قلب کو چھین لھتا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”جنت والے کسی چیز پر حسرت نہیں کرتے صرف اس وقت پر حسرت کریں گے جو اللہ کے ذکر کے بغیر گزر رہا ہو۔“

ذکر سے مراد یہاں وہ ملک ہے جس میں زمانہ سے لاف کی چشم بھان کی تھی ہیں اس کے ساتھ وہ نتائج بھی ہے جس سے امت کو سواحد نصیب ہوتی ہو اور اس کا مرجع اللہ ہوتا ہے۔

وَلَا تَحْزَنْ قُلُوبُكُمْ لَمَّا تَقُولُ لَہٗ اِنَّا بَعِثْنَا مُحَمَّدًا مِّنْہٗ

آپ کی دل کی چیز نہیں اس سے کہتی ہیں کہ زندگی منگوں اور نیکیوں کا نام ہے۔ اسلام کی فکر میں وقت بڑھ جاتا ہے جو زندگی میں پائی جاتی ہے اور مسلمانوں سے قیامت کے دن صرف اس کی عبادت اور ذکر کے بارے میں ہی پوچھا جائے گا۔ جانے گا کہ اس کی عمر کے بارے میں بھی سوال ہوگا (اور ہر شخص کو اس کا نام ہے) کہ اس نے اپنی عمر اپنے مقادیر بندوں اور ملک کے خلاف میں صرف کی یا اس کو بے لاکھ بیڑوں میں ضائع کر دیا؟

اس کی جزائی (طاقت اور پگھلنے کی صلاحیت کی نشانی) کے بارے میں سوال ہوگا کہ اس کو کیسے استعمال کیا اس کا مرکب کسی لطف اور وزیروں اور غلام شاہ کی کھیل میں صرف کیا یا خاندان اور ملک معاشرہ کی تعمیر میں لگا دیا؟

اس سے بل کے درجے میں بوالہول ہو گا کہ اس کو حاصل کیجئے کیا اور شوق
 کیجئے؟ اس کی زندگی کے ہر لمحہ کو حساب لیا جائے گا کہ اس کو اس کے بچے و گھر
 میں استعمال کیا یا اس کو بیوقوفی کر دی۔ اس کو قیام دہائی میں استعمال کیا یا نہ۔ اگر ایسا
 فیضان کی قدر مست کی۔

ہم اس اسٹ۔ کرسٹ صاحبین کی باتیں سن کر اور غور کر رہے کہ وہ وقت کو کتنی
 قیمتی سمجھتے تھے۔

تاکہ میں جبری رہنے دے دے۔ نے فرمایا: "جس کا آج کا دن کسی کے دل کی طرح ہی
 ہو گا وہ شکر اچھا ہے اور جس کا آج کا دن کسی سے جڑ ہو گا وہ بھولتا ہے۔"

انہوں نے ہی فرمایا: "میں نے اپنی عمر کا کوئی دن اس کا حق ادا کیے بغیر گزار
 دیا یا کوئی فرض ادا نہیں کیا۔ عزت کا کوئی کام نہیں کیا یا حق میں قریب کوئی عمل نہیں کیا
 کسی غم کی تپ دھنیں ڈالنا یا کوئی غم ہلکا نہیں کیا یا کسی سے اس دن کا حق ادا نہیں کیا
 اور اپنے اوپر غلط کیا۔"

تاکہ میرا بہن بھائی صاحبہ نے فرمایا: "اگر امت تم میں کام کرنے میں تھمت
 بھی جن میں کام نہ کرنا۔"

تاکہ ابی مسعودی نے فرمایا: "میں اس دن پر ندامت کرنے کی طرح کسی
 چیز پر ندامت نہیں کرتا جس دن کا سورج غروب ہو چکا ہو اس میں میری عمر کم ہو گئی
 اور میرے عمل میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔"

کوئی یہ کہانیاں نہ کرے کہ اس امت کے ساتھ نہ لکھیں صرف لکھنا اور ہونے سے

ذکر میں مشغول رہتے تھے، ایسا ہی گزرتھا، وہ تمام عیدانوں کے ٹھوسا رہے، دھول بٹھ
 چٹکی، ساج کے دست کرتے تھے کہ تم کوئی کام کیا کرنا، وہاں اور باغی کے ساتھ کروان
 کے کام قرہت اور قواب کا ذریعہ تھے، اور ہر قرہت عداوت ہے، اسی وجہ سے انہوں
 نے سیاہ دھوا دھ کی، ٹھکیں کو لایا گیا، عداوت کا قیصر کی اور خراج عیسین حاصل کیا،
 عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیکاری و قتل اور بے کار وقت گزاری کو ناپسند کرتے تھے،
 آپ کا قول ہے: ”مجھے ناپسند ہے کہ میں تم کو بیکار اور بے کار دیکھوں، ورنہ کیا کوئی کام
 کرنا نہ ملے گا کوئی کام“ (۱)

یہ ان کی صرف باتیں اور پیشین گوئی تھیں بلکہ یہ ان کا ترقی یافتہ عمل اور
 سلوک تھا، وہ محنت کب مرض سے پہلے اور بیکاری کو صحت سے پہلے سمجھتے جانتے تھے، وہ
 صحت کی قیمت جانتے تھے، وہ اس سے فائدہ اٹھاتے تھے۔

انسانی مظلوم گروں، کیمیا، ریاضیات، ماہیہ، مثلاً، الاک، ہنر، آریہ، تاریخ،
 طب، اور دینی مین کے عیدانوں میں مسلمانوں کے کلاموں کو دیکھا جائے تو مظلوم
 ہوگا کہ مسلمانوں نے اپنے وقت کی قیمت کیسے بچائی تھی، اسے نشانہ پر کیسے سمجھت
 لے جاتے تھے، ان کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے دنیا والوں کے لیے علم و خزانہ بھڑا ہے
 جو انسانوں کی علم و ترقی کی بنیاد ہے۔

پھر ابو یوسف ذہب اللہ علیہ کے شاگرد کاظمی ابراہیم بھی حجاج فرماتے ہیں کہ میں
 ابو یوسف کی حیا سے کہنے لگا، وہ بے ہوش تھے، جب وہ بھڑکیں ٹھکے تو انہوں نے

دعا کرتا کیا، تم اس مسئلہ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ میں نے کہنا اس حالت میں بھی؟
 انہوں نے فرمایا: کوئی خرچ نہیں، ہم چارہ چیل کریں، شاید اس سے کئی کٹھنات مل جائے
 بیابانم میں جہیز طبری مفسر ہیں، محدثین ہو، مؤرخین، کلام گزشتہ ہیں، آپ دیکھتے
 اللہ علیہ السلام کی کتابوں میں سے ایک کتابی تھے، وقت سے استفادہ کرنے اور اس کو
 حصول علم، تدوین اور تصنیف کا ایک کے کاموں میں مشغول رکھتے ہیں، ان کی یہ
 حالت تھی کہ ان کی تصنیف کی تھی اس حد تک پہنچ گئی کہ قریب ہوتا جا رہا تھا ان کی تمام
 کتابیں اپنے موضوعات میں تھیں اور یہ ہیں، امام ابو جریج کی تصنیف کردہ
 مجموعی استفادہ کی تھی، لاکھ ۵۰۰ تھیں، اگر انہوں نے اپنے وقت سے قاعدہ
 اختیار نہیں کیا اور اس کو مشغول رکھنے کے لئے سے واقف نہیں ہوئے تو یہ سب کچھ
 نہیں ہوتا۔ (۱)

اسلام میں طہرۃ النہی بھلائی فرماتے ہیں: "انسان کے لیے ضروری ہے کہ اپنے لباس پر کھانا نہ کرے اور اپنے وقت کی قیمت بچائے۔ کوئی لکھنؤ کے کاموں کے علاوہ کسی خاص نہ کرے اس میں افضل سے افضل یا مضل یا مضلل کی بدنامی کے لیے چاہیے کہ اس نے عام طور پر لوگوں کو دکھا ہے کہ وہ عجیب و غریب اور اداکاری وقت گزارتے ہیں۔ اگر بات طویل ہوتی ہے تو پہلا کہہ دو تو اس میں بالکل کتاب کے ساتھ اس میں غلطی و محبت کی باتیں ہوتی ہیں، اگر طویل طویل ہو جائے تو سو کر گزار دیتے ہیں، اس نے بہت کم لوگوں کو دکھا ہے کہ وہ اسے وجود کے مقصد اور مطلب کو مانتے ہیں، وہ خوش اور سحر کی

کامی کر رہے ہیں، مگر کے سلسلے میں ہفتہ سے ڈیڑھ ہفتہ سے زائد وقت کے چلے جانے سے پہلے جلدی کرنا جلدی کرنا ضروری ہے۔ کے ساتھ ساتھ بلکہ کرو۔ (۱۰)

مگر وہ کمزور پسند تر جلدی کرتے کے بغیر ہر وقت چلے جانے ہوئے کہتے ہیں: "جھپٹا وقت ہوا کرتا ہے وہ خود چاہتی کرتا ہے یہ طریقہ ہرگز خود کشی ہے جس کا ارادہ اب وہ لوگوں کے سامنے کرتا ہے لیکن اس کو کوئی سزا نہیں دیتا۔" (۱۱)

مگر انہی قلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "وقت کا بغیر ہر وقت سے نیا وقت ہے کیونکہ وقت کا بغیر ہر وقت کہہ کر اور آخری وقت ہرگز سے دور کرتا ہے اور سوت تم کو نیا اور نیا دلوں سے دور کرتی ہے۔"

اس طرح کی بے مثال استقامت کا ایک فراموشی کے اور جو دلوں کو اپنی تعلیمات اور بنائیں، انہیں کاموں اور مشق کیست کیا دلی فیصلوں کے ہوتے ہوئے کیا کسی مسلمان کے لیے یہ سچ ہے کہ وہ کام کرے یا جو چاہے مارے، کوئی منصوبہ تہیب نہ دے کوئی تصحیح کام نہ کرے اس کا ایمان نہیں بگڑے۔ یہ وقت ہرگز کی کاملی میں تبدیل ہو جائے، وہ سچ کو صحیح دلی سے تعبیر کرے جب کہ صحیح سے مراد حقیقت کام کرنے والا حرکت انسان ہے۔

ذاتی زندگی میں دوسرے حفاظت میں پیدا ہونے والی تو میں ہر ایک کو اپنی ذاتی کامیابی کے لیے جانتی ہیں، حال میں مشق کی کرتا ہے سے مراد کوئی چیز بھاری نہیں دہکتا کام کرتی ہے اور دوسری تو میں بھی اس کا حساب کرتی ہیں۔ اگر آپ ایک سال میں کسی

زین کو ہوا رکنا، چلنا، چکھری چارکنا، مدد سے تعمیر کرنا اور مثال کو کھرموں سے نکال کرنا چاہئے تیرے ذہن اور دل تک اس کام کا اصول بکڑنا صحیح نہیں ہے۔

سب سے پہلے ہم زندگی کی بنیوں کا اندازہ لگائیں، اصطلاحی حیثیت کا اس کی حیثیت کے ساتھ مطالعہ، اس کے بعد ہم زندگی کو اس کی ذات پر چھوڑ کر نتائج کا مطالعہ کریں۔

ہٹے کے ساتھ ہماری ملاقات کا وقت ممکن ہے ہم اپنا عمل پانچ مرتبہ وقت
مقررہ پہاں کے حضور نماز میں کھڑے ہوئے ہیں، تجملہ دوسری کچھ دہائی کے ہم کو اس
سے یہ بھی آزمائشی ملتی ہے کہ وقت کی حفاظت کی جائے اور دوسرے کے ساتھ کیسے
تھوڑی دیر دوسری کو یہ مجھے وقت کا طویل رکھا جائے، کیا صحیح ہے کہ مقررہ وقت
سے ایک گھنٹہ یا دو گھنٹہ تاخیر سے نہ بچنا چاہئے، کیا تم نے اس وقت کی تمہارے
نزدیک اس تمہارا ہنگامہ رکھنے والے دوسرے صافرا کے نزدیک اپنی قیمت کا ادا
لگایا ہے پھر کیا تم نے اس کی معافی قدر و قیمت اور اس کی وجہ سے ہونے والے
نکباتی آگاہی ہم چھٹی اور وقت کے غلطی کا حضور کیا ہے

کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ غم و افسانہ کہہ سکتے ہو سرخیل گروہ کے لیے جو
 اپنے کدو میں پھنسی چھری چھری کی ڈسٹری کے ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یہ ممکن ہے کہ
 اپنے کاسوں میں کامیاب ہو جائے گا جب کہ وہی لوگوں میں سب سے زیادہ طاقت
 والا کر لے جیسا کہ اس بات کے سب سے زیادہ حریف ہیں کہ اس حلقہ میں ہیں
 کوئی سوال نہ کیا جائے ؟

زنا نہ گزرتا ہے، ہمسی کا انتظار نہیں کرتا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الزَّانِيَةَ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْسِدُونَ﴾ (النساء ۴۳) ”جس دن اس کو نکاحیں لگایا گیا کہ وہ دنیا میں صرف ایک کام لکھ کر کے حقے لکھ کر بی بی میں ایک سرب لکھ لے، نہ وہ جو رکھی کا انتظار نہیں کرتے۔“

اگر ہم زنا نہ کو حقیقت اور حقائق سے بھاگتے ہیں، تو ہمیں یہ عورتیں مل گئیں گی۔
کر سکتے تو وہ ہم سے فراں ہو جائے گا اور ہمیں سے نکل جائے گا۔

وَالَّذِينَ يَدْعُونَ إِلَى الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْعِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۚ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِهِمْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ ۚ سَبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ

زنا نہ چلا جاتا ہے وہاں نہیں آتا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الزَّانِيَةَ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْسِدُونَ﴾ (النساء ۴۳) ”جس دن قیامت آجائے گی، ہمیں قسم لگائی کہ ہمیں لگے کہ وہ ایک گھڑی سے نہ ہوں (دنیا میں) انہیں دے“ اللہ تعالیٰ دوسری جگہ فرماتا ہے ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الزَّانِيَةَ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْسِدُونَ﴾ (النساء ۴۳) ”جس دن قیامت آجائے گی، ہمیں قسم لگائی کہ ہمیں لگے کہ وہ ایک گھڑی سے نہ ہوں (دنیا میں) انہیں دے“ اللہ تعالیٰ دوسری جگہ فرماتا ہے ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الزَّانِيَةَ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْسِدُونَ﴾ (النساء ۴۳) ”جس دن قیامت آجائے گی، ہمیں قسم لگائی کہ ہمیں لگے کہ وہ ایک گھڑی سے نہ ہوں (دنیا میں) انہیں دے“

اس معنی کا معنی حسن بھری دعوہ اللہ علیہ نے اپنی فیض یافتہ میں اس طرح لکھا ہے: ”میرے میں دن گھڑی پر پہنچنے کا یہ کہہ لگنے والا لگا ہے“

ابن آدم: شرعی طور پر ہوں، خیر سے کاموں پر کلمہ ہوں، اس لیے مجھ سے ظاہر
الہا کیلئے جب میں علی جاؤں گی تو کیا مت تکدہ لائیں گیں؟

حضرت حسن مہری رحمۃ اللہ علیہ: ہاں کا قول ہے: اسے ابن آدم کو چھ
دنوں کا مجموعہ ہے، جب کوئی دن گزرتا ہے تو خیر سے جسم کا ایک حصہ ختم ہو جاتا ہے،
جب ایک حصہ ختم ہو سکتا ہے تو قرعہ ہے کہ پورا جسم ہی ختم ہو جائے، نہ وقت خیر کے
موجب ہے جب خیر سے کلمہ سے لکل باقی ہے تو وہاں اس میں دلائل نہیں ہوتی۔

وقت قیمتی اور نہیں گنجز ہے

ہم لوگوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ قیمتی وسائل چاہے مل ہیوں وقت ان کی
حفاظت پر پوری توجہ دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ انسانی صلاحیتوں پر بھی آج ایک اہم
مضمر کے طور پر توجہ دینی جا رہی ہے، اس وقت دینی پروگراموں اور انسانی صلاحیتوں کے بارے میں
ان کو ترقی دینی جا رہی ہے، لیکن ہم کم لگے ویسے ہیں، محضت کا ایک درجہ سمجھتے
ہوئے اس کو بھی دینی ہی اہمیت دیتے ہیں، اس کا ایک مرتبہ تیار کا مطلب یہ ہے
کلمہ کے لیے تیار ہے، عورت خالص ہوتی ہے لیکن اس کا بدل ممکن ہے، بل خواہ
خالص ہوتا ہے لیکن نکاح پر وہاں اس کو تیار کرتی ہیں، صرف وقت ایسا ہے
تیار ہوتا ہے تو دلائل نہیں لگاتا، ختم ہو جاتا ہے تو اس کا نکاح بیکار ہے۔

حسن مہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ”میں نے ہمہ ساری لوگوں کو دیکھا
ہے جو اپنے اوقات کے اس سے زیادہ خرچ کر رہے ہیں، جتنے تم روزگار دیکھو کہ جو“

وقت خوشیاں ملتی یا بد بختی کا ذریعہ ہے

جب مسلمان وقت کو صحیح استعمال کرتا ہے اور اللہ کی مدد سے وہ اپنے بھائیوں کی خدمت میں اس کے صرف کرنا بہتر دپاشی توئی رہتا ہے اور آخرت میں کامیاب اور وہ اپنا وقت نہ لے رہا ہے تو اپنی عمر نہ لے کر رہا ہے اور آخرت میں بد قسمت ہے۔

اسی قسم کے قصہ طے کرتے ہیں: "انسان کو وقت صحیحہ اس کی مر ہے وہ ہمیشہ بہتر ہے اور نعمتوں کی ادائیگی کا ماہ (اتنا اڑھائی) ہے یا بد قسمت کا مہر ہے۔ بد قسمت کا ماہ (۲۴) بڑھائی ہے۔"

اسی ہی کا قول ہے: "زمانہ غیر یا بد اور کھڑا نہیں مرے گا وہ نہیں دوسرے ہی پاس بہتر ہے اور اس سے جو ملے گا آخرت میں۔"

حسن بصری وقت کا عید کرتے ہیں: "مجھے سوچنے کی ایک بات نے یاد آگیا، میں نے اس کو کسی منبر پر لکھ لکھنے کے بعد: "جب آدمی کی عمر کا ایک سو بھی اس کے مقصد و نیت کے ساتھ ہو اور اس کے کام میں صرف ہوگا ہے تو وہ اس بات کا حقیق ہے کہ نیا مسرت کے وہی ہو تو بہت نیا اور مسرت کرے۔"

وقت

۱۔ انسان جن چیزوں کا مالک ہے ان میں سب سے زبردستی

۲۔ خوش بختی یا بد بختی کا ذریعہ

۳۔ ہر قسم کی بات ہے تو اس کا اظہار نہیں کیا جاتا

۴۔ عبادت سے نکل جاتا ہے پھر دلتا نہیں

تیسرا باب

وقت کی منصوبہ بندی

جب اسامہ علیہ السلام نے اپنی اہلیت پر موقوفہ کر کے اس وقت کو استعمال کرتے کی اہلیت کا اعلان کیا ہے تو پھر سچے ہر شخصوں کو کیا ہونا ہے گوہر کی ہر مری قیاموں۔ کہ مخالف میں سب سے زیادہ وقت کو ضائع کرنا چاہیے اور اس کو بیکار کرتے ہوئے ہیں؟

عزیز النفس صاحبہ بہ حفظہ
 اور اس آئینہ کا مقصد یہ ہے
 وقت ان چیزوں میں سب سے زیادہ قیمتی چیز ہے جس کی غفلت سے اس قدر ہرگز ہوتی کہ
 ہمارے کو ضائع کرنا سب سے زیادہ آسان ہے۔

حکمران یا چارواں کا طالع کیسے نکلتی ہے؟
 حکمران اور اس کی شخصیات اور اہل بیت رحمت اللہ علیہ نے ہے کہ وہ اہل کو ضائع
 کرنا اور وقت کو ضائع کرنا ہے اور اس کا مروجہ نسخہ میں ہے کہ وہ اہل کو ضائع کرنا ہے
 ہوتا ہے انسان کی زندگی کی منصوبہ بندی اور اس کے وقت کی منصوبہ بندی، وقت
 سب سے زیادہ قدر والا چیز ہے اور اس کا صحیح انتظام کرنا چاہیے کہ وہ کسی بھی
 دوسری چیز کا انتظام ہو سکی کہیں کہیں (۱) یا کسی اور طرح میں مروجہ کہیں ہر سال
 اپنا وقت بتاتی ہے اس میں انسان اور خلق کا اندازہ لگاتی ہے اور پھر اس کی مقدار اور
 (۱) اس سے زیادہ وقت کا اندازہ لگاتی ہے۔

نویسندہ (تالیفی) متعین کرتی ہے۔

اسی طرح عجیبہ و غریب اور اسلامی بیعتوں، طلباء کے فیڈ ریشٹوں اور سیاسی پارٹیوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ وقت کی منصوبہ بندی کریں اور اس کا بھی خاص بجٹ تائیں، مثلاً اس سال کیا کریں گے، اور کیسے کریں گے، آئندہ سال کے لیے کیا منصوبہ ہے اور اس کو نافذ کرنے کے وسائل اور وسائل کہاں ہوں گے؟ پھر جائزہ لیا جائے۔

کسی ایسے کام کی کوئی قیمت نہیں ہوتی جس کا منصوبہ زائد اس کے ساتھ مربوط نہ ہو، بلکہ اس منصوبہ کی کوئی قیمت ہی نہیں ہے جس کی بنیاد پر جائزہ نہ لیا جائے یا بہت پرکشش کرنے کا نکتہ اس کا نکتہ ہے۔

وقت کی اہمیت بالی سے زیادہ ہے، اس کی منصوبہ بندی یا سب سے زیادہ توجہ ضروری ہے، سب سے پہلے ہم سلاٹ منصوبہ ترتیب دیں، جو ہر کام میں ایک ہی شخص کی توجہ کی تکمیل ضروری ہے، اگر ہم اس سے زیادہ تفصیلی منصوبہ ترتیب دیں، اس میں پانچ سے سال کے کاموں کو تقسیم کیا جائے، ہم ایک ہفتہ سے دوسرے ہفتہ میں پہلے ہفتہ کے منصوبہ کو پورا کرنا چاہیے، کوئی نہ چاہے، اور اس مدت میں انجام دینا ضروری کاموں کو پورا کرنے سے پہلے چاہیے نہ ہوں۔

اس طرح کے منصوبہ دار اس طرح کے پیرامیٹر اور وقت و عمر کی دیگر کام کا التزام ہو گا مثلاً انسان، اور عجیبہ و غریب، اپنا احترام کرنے والی ہر جماعت اور ذاتی کارنامہ دیکھنے والی ہر قوم کرتی ہے۔

منصوبہ بندی کی ضرورت مانتے

پھر کی ملاقات ایک منظر سے ہوئی جو مسلمان تھا، اس نے تبار سے سامنے کاموں کا بہترین خاکہ پیش کیا، ہر معاملہ کا صحیح اندازہ لگایا، ہر چیز کو اس کا مقام دیا، پرکھ رہا اور ہر چیز کا رے بار سے میں منظر کی ماہر کے نظر پائی اور ملی بدلتی ہوئی نظر دیا۔ دیکھا بعد ازاں کا ذکر کیا، اس کی آزادی و خصوصیات اور سرگرمیوں کی جان کیا، سیاسی، زنجین اور فکری کشتیوں کے بار سے میں بتایا، ذرا تلخ اہلال کے بار سے میں منظر کی، طلباء اور طلباء تنظیموں کا ذکر کیا اور پھر کے بار سے میں بہترین اعزاز میں بتایا۔

چند سالوں بعد + ماری + وہاں اسی منظر سے ملاقات ہوئی، اس نے + بار سے سامنے وہی منصوبہ پیش کیا، اس کی تشریح کی اور اس میں اضافہ کیا، اس منظر سے پھر سے کرنی لیکن منصوبہ کے عناصر میں سے ایک اہم عنصر کو ہٹا دیا اور یہ تھا زمانہ اور وقت، اسی وجہ سے اس کا منصوبہ کسی کام کا نہ رہا۔

یہ سے بدلے والے خصوصیات اور ہاڑپ فکر کوئی کی کیا نیست اگر وہ حرکت ہی نہ کرتا اور دوسری کو کوئی قاعدہ ہی نہ دیتا تو پھر؟

یہ سے سادہ حرکت کا کیا فائدہ اگر اس میں پھل میں نہ پھلتے ہوں؟

قرنی کے چاروں کا کیا فائدہ اگر ان کو ہم سر دی شہرہ نہیں مالدوسر دی کے چاروں کا کیا فائدہ اگر ہم گری میں پڑ کر اس کے مالدوسر دی کے کا انکار کریں؟

اسی طرح اس منصوبہ بندی اور تنظیم کا کیا فائدہ جس کو ہم زمانہ کے ساتھ مربوط نہ کریں؟

مختصر مفکر صاحب احمد گزنجیں منصوبہ بندی کی تہمت صرف بیوقوفوں اور احمقانہ نظریات سے اس کو مرصع کر کے پکڑ پکڑاتا رہے۔ جسے جھکی ہوئی ہلکاس کی قوت ایک دوسرے کی جھکی کرنے والے غمگیناں ہیں۔ جس کی کھدائی کرنے کے بعد ہوتی ہے۔ ان اجرام کے گھومنے سے بال تیار کرنے والی ٹیکری ہانکا کر وہ منصوبہ پارتی کرنے والا ملک یا تہذیب و ثقافت کے میدان میں پلنگ کی حاصل کرنے والا انسان پیدا ہوتا ہے۔ یہ سب کچھ کسی وقت ہوتا ہے جب منصوبہ بنانا۔ کھانا کھانا ہوتا ہے۔

منصوبہ بندی کا میانی کارا

منصوبہ بندی کا میانی کا جتنی راز ہے۔

جب کوئی انسانی طومور، اقتصاد میں کسی صوبہ کی جامع صورت اور زندگی قائم کیا جائے۔ سب سے پہلے بدلتی تین سالوں میں یہ ضروری درجات قائم کرنے چاہیے گے جس کے بعد اگلے تین سالوں میں تکنیکی گھراس کے بعد زندگی کی ابتدا ہوگی اور اگلے پانچ سالوں میں طلباء کی پہلی جماعت فارغ ہوگی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر زندگی کو قائم کرنے کا منصوبہ بنانے والا ہے اس کا نام بھی مرحلہ ۱۱ میں ہے۔

اگر تم نے یہ ضروری درجات شروع کر دیے اور اس کے بعد رک گئے یا تین سالوں کی ضرورت سے کم کر دیں سال جی کی تو منصوبہ کام ہے اور شہری تمام کوششیں اور یہاں تک کہ کیا ہو جائے۔

اگر تم نے فعال عمل طلباء کے ذریعہ امت کے حالات میں مددگارانہ کام منصوبہ بنانا ہے تو سب سے پہلے چھوٹے چھوٹے پڑھنے اور دینی ہے۔ گھراس کے

بہرہ نیکوئی کی مرحلہ پر توجہ دی جائے گی۔ اس مرحلہ میں طلب علم اعلیٰ کی شخصیت تخلیق پائی ہے۔ اس کے بعد چونکہ دینی اور دنیاوی تعلیم کا نمبر آتا ہے۔

ہر مرحلہ کے ساتھ تحقیق کیے جائیں، اور ہر مرحلہ کے لیے وسائل اور اس کے لیے رد کار و سنت تحقیق کیا جائے گا۔ لازمی مادی امکانات کا حصول، طلب علم اور حدیں۔ کہ، یہ نہ تھی، پروگرام اور ہر مرحلہ۔ کہ، یہ عمل طلبی کی رہنما کتابوں کی تیار کی اور اپنے تجربات کو دوسرے عاقلوں میں عام کرنے کا کام کیا جا۔ ترنگہ، انٹرویو، سی جی، اور وسعت کے ساتھ دینی پروگرام پر مشتمل منصوبہ تیار ہو گا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ امت کی عید مادی ممکن ہے۔ ان منصوبہ پر عمل ہو جا۔ ترنگہ، فصل کا شکار ہو جا۔ گا۔ مانی کے عوام، وہ باب مال، افراد یا زنا کی ایک کے ساتھ لاپرواہی ہوتی جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سے صرف صلاحیتیں نتائج ہوں گی۔

نہا پر پیچیدہ معاملہ میں اسی طرح ہوتا ہے۔

برائے شروع کو پیچیدہ، اور پیچیدہ، پہلی اور بہت سے سوچوں پر صرف ایک پیچیدہ فرومایہ شکل تشکیل دینا چاہتا ہے۔ تھے ہی ایسے شروع حالت ہوڑے ہوئے ہیں جس کو ایک فرد نے کامیابی سے اٹھاتا رہا ہے۔

بیسویں صدی کی مانی: بانی میں اسلامی تحریکات سے سی ڈھربا کب، اور سے گزری تھی، مگر ۱۹۵۳ء کو علم و زبان دینی اور ملی وغیرہ نگرانی شروع ہوئی۔ پھر ۱۹۶۵ء میں ہی حالات بدلتے آئے، دوسرے عاقلوں میں بھی اسلامی تحریک اسی طرح کے سخت تجربہ سے دوچار تھی، اس وقت سے ہر طرف سے یہ بدلہ اٹھ رہا تھا کہ

ان حالات سے نکلنے کا کیا راستہ ہے؟

یہ سوال موردِ اُفتخا، اس پر ہمہ تنم لوگوں نے غور کیا۔ خود روزِ اُفتخا ملا قوس سے تعلق رکھنے والے تھے لیکن وہ مسز کا کڑا پُنجوہیتوں کے حال تھے جو عقلم کا ماسوں کا عجام دیتے کہ لے ضروری ہوئی جب وہ بند چلائی ہیں:

جو ان کا مقصد فخر کی رضا اور خوشنوی تھا، ہر فرد ایک مقصد ہوتا ہے۔ بعضوں کا مقصد مال ہوتا ہے وہ مال کو ہر جائز و ناجائز طریقہ سے کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ کسی جسمِ حسوسہ سے وہ جسمِ حسوسہ کو ہر جائز و ناجائز طریقہ سے کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ بعضوں کا مقصد شہوت پرستی ہوتا ہے اور ہر کچھ جائز و ناجائز طریقہ سے اس کو تلاش کرتے ہیں۔ بعضوں کا مقصد اپنی خواہش کی تکمیل ہوتا ہے (مکتوبہ سرِ حضرتِ عطاءؒ)۔ "اس طریقہ میں"۔ کیا تم نے اس شخص کو کھلیا جس نے اپنی خواہش کو پورا کرنا چاہتا ہے؟ (بعض لوگوں کا مقصد حصولِ جاہ ہوتا ہے جس کے ذریعہ وہ دوسراں پر نگہ کر رہے ہیں) سب لوگ کچھ کھتے ہیں، ہر ایک اپنے جسم کو لڑ رہا ہے، تو وہ اس کو آنا دیتا ہے (یا ک)۔

لیکن یہ لوگ جنہوں نے اس منصوبہ پر اچھی طرح غور و خوض کیا، وہی کا مقصد صرف اللہ کی رضا ہے ان کے لیے اعلیٰ نعمت ہمارے آسمانِ حضرتِ محمدؐ ہے۔ یہی ہے جو آپؐ کی قوم نے آپ کو مال و مزہب غور و خوض کے ذریعہ خرچ کرنا چاہا آپ نے ہاں ہاں بلکہ اللہ کی قسم! اگر یہ لوگ میرے ایک ہاتھ پر سو رہے اور دوسرے ہاتھ پر چاند رکھ دیں تا کہ میں یہ کام چھوڑ دوں تو میں یہ کام نہیں چھوڑوں گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس دین کو خالی کر دے۔ اس کے خاطر میری جان بچا جائے وہ اپنے

کی کے طریقہ پر چل رہے ہیں، ان کی پکار یہ ہے: وہاں ہمارے لیے لکھنؤ میں ماہی کا
 ٹکھنڈا رب عزت کا ٹکھنڈا ہے چھٹن دن صلاحتی و سنتی وہ بھی درستی لہ
 رب صلاحتی یہ (الانعام ۱۲۴) آپ تہذیب کے پھری نواز، پھری مبادت، پھری
 زندہ کی، پھری موت (پھر اس کو کھل کر قتل چوں کے پانہا ماشاء کے نے ہے پھر
 ان کا ٹکھنڈا نے کی ملت ہے (س کی خواہش پھرے لا غو غو غو پھر۔ کو پھر
 ہوئی وہ وہ راست پر ہو گا)۔

تو ایک فال لیتے ہیں ایک فال لیتے ٹیٹا انسانی عارف ہے، وہ چوب کوئی
 مسیحت ٹیٹا ہے اس۔ کھل کر یہ انسانی اپنے آپ کو اور دوسروں کو بھی بچا ہے۔
 کسی قوم کے پاس بھلائی کا جذبہ پایا جاتا تو اس کو قتل دیتا ہے، اس کو کوئی ٹکھنڈا
 چھو اس کا، بچ کرنا پدارت کو ان کی جگہ پھر کی کو پھر ہے۔

تو ایک فال لیتے ہیں، کہ ٹیٹا فال لیتے کہ مسیحت۔ کہ وقت ٹکھنڈا لیتے ہیں،
 اور وہ وہ لکھتے کھاتا ہے، وہ ٹیٹا لکھتی ہے اور اس کی لکھنڈا لکھتی ہے وہ وہ لکھتی ہے
 وہ اس کو کھل لکھنڈا لکھتی ہے، اس کا احساس ہے، اس کی۔ اس کو کھل لکھنڈا لکھتی ہے
 ہے، اس کا یہ لکھنڈا لکھتی ہے، اس کا لکھنڈا لکھتی ہے، اس کا لکھنڈا لکھتی ہے، اس کا لکھنڈا لکھتی ہے
 کسی کو کھل لکھنڈا لکھتی ہے، اس کا لکھنڈا لکھتی ہے، اس کا لکھنڈا لکھتی ہے، اس کا لکھنڈا لکھتی ہے
 لکھنڈا لکھتی ہے، اس کا لکھنڈا لکھتی ہے، اس کا لکھنڈا لکھتی ہے، اس کا لکھنڈا لکھتی ہے
 لکھنڈا لکھتی ہے، اس کا لکھنڈا لکھتی ہے، اس کا لکھنڈا لکھتی ہے، اس کا لکھنڈا لکھتی ہے
 لکھنڈا لکھتی ہے، اس کا لکھنڈا لکھتی ہے، اس کا لکھنڈا لکھتی ہے، اس کا لکھنڈا لکھتی ہے

ہے، وہ دوسری بات ہے جس کا اس کے ہم سفرانے مزید سے فرار کیا ہے اور اس کو
 اور دوسروں کی لاش کا لہرہ دیکھا ہے (چونکہ یہ کربلا میں ہوا ہے)۔
 (الاسراجہ ص ۷) اس کے علاوہ انسانی کلاز سے فرار کیا ہے۔

دوسری بات حقیقت کے آپ کی لاش کی فاطمہ دیکھ کر دینی ہے آپ اس
 سے دریافت کرتے ہیں: بیٹی! تم روکیوں رہی ہو اور کہتی ہے: میں نے آپ کا چہرہ دیکھا
 تھا اور پکڑے پرانے دیکھے اس وجہ سے مجھے دھکا لگایا، آپ حقیقت میں نے فرمایا:
 روکو مگر اللہ تعالیٰ ضرور تمہارا سہارا کی حد کرے گا اور یہ دین جہاں جگہ ہو چکے گا
 جہاں جس طرح ملوے گا ہے۔

نئی کربلا حقیقت فرماتے ہیں: ”جو کہتا ہے کہ ایک ہلاک ہو گئے اسی نے
 اللہ کو ہلاک کر دیا“، دوسری بات ہے میں نے کہا اللہ میں سب سے زیادہ ہلاک
 ہوئے والا ہے۔

بعض باتیں بہت پسند کرنے والے ہیں کہ ہلاک کرنے والی، پرکت کو قلم
 کرنے والی ہوتی ہیں اور بعض انہی باتیں کا ایک ٹکڑہ خیر کو پہنچانے والی اور برور
 معاشرہ کی تعمیر کرنے والی ہوتی ہیں، اس طرح کی باتیں سارے آقا حضرت محمد
 ﷺ نے مشہور و مخفی سب سے مشہور طریقے سے اپنی مسودہ رشتی اللہ سے کہا ہے
 شر فرمایا کہ یہ نکھلیا ہوا خون چھینا ہے، اور میری رشتی اللہ کے بارے میں فرمایا
 اس کا امین ہے، حضرت محمد ﷺ رشتی اللہ کے بارے میں فرمایا کہ یہ اللہ کی گواہی
 میں سے ایک گواہ ہے جس کی اس نے مشرکیوں کے خلاف حوث ہے اللہ والوں نے

اپنا ہٹ کر کھلا اور اس سے تعلیم کا نہ پڑا ہوا ہے۔

نیک لالہ چچی انور اور انکی بیٹی کا کیسی خبر ہے اور سزا کی کئی بھی مایوس
 نکلی ہوئی ہے اور سزا سزا میں رہے، انہوں نے بیوقوفوں میں روح اعلیٰ کا حضور
 اللہ حضور کے (پرسن کے) ان کی رحمت سے وہ بھی نہ ہوگا۔ نیک لالہ کی رحمت
 سے کافر لوگ بھی مایوس ہو گئے ہیں، "انہوں نے دوسری جگہ فرمایا ہے جو میں یہ نقطہ میں
 رحمت ربہ اللہ انصافوں کے (اکبر ۵۶)" اور اپنے آپ کی رحمت سے کفر لالہ لوگ بھی
 مایوس ہو گئے ہیں۔"

جہاں ان کی اپنی اس دعا میں کا احسان رہتا ہے اور دعا کی تکلف جاتے کا نام ہے و
 ہمارے یہ درد گارنے جس دن آئے فوٹی اور بیٹوں کو پیرا کیا ہی رہی سے ہم کو اس کا
 تکلف جاتا ہے "خدا عز وجل انہما علیٰ العرش والہ فی والہما
 فایس قن یحبہم وہو انفق منہم وہو یحبہم وہو یحبہم" انہوں نے کہا کہ وہ
 تیسرا لڑکے (الانراپ) "ہم نے اس امانت کو آپ فوٹی اور بیٹوں کو پیرا کیا ہی رہی
 کیا تو انہوں نے اس کو جانے سے انکار کر دیا اور وہ تیسرا لڑکے لیکن انہوں نے (اس ہمار
 امانت کو) لٹایا، بے شک وہ بڑا بڑا اور بڑا ہے۔"

کی کریم پیغمبر نے اس کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا: "تم جس سے ہر
 ایک ڈر رہو پھر تم جس سے ہر ایک سے اس کی دیکھو ہمارے جس پر چھاپا جائے
 گا، "تم جس سے ہر ایک اسلام کی کسی نہ کسی سرحد کا لحاظ ہے (ہر ایک اس بات کی
 کوشش کرے کہ اس کی سرحد سے اسلام پر حملہ نہ ہو۔"

اسی ذمہ داری نے جہاد سے آگے بڑھ کر ہم عیسائیوں کو جہاد کرنا پڑا تھا۔ سورہ ہود اور اسی طرح کی دوسری سورتوں نے مجھے جہاد کا کردار بتا دیا۔ اسی ذمہ داری نے عقائد و بائبل پر کی غیروں کو انکار کیا تھا۔ اسی میں تہذیب و تمدن کی اشد مذمت کی گئی تھی۔ اسی پر چٹا ہزارہ اور قاصد کا انکار کرتے ہوئے مائیکہ کی زبان پر سورہ صافات کی آیات لکھی گئی تھیں۔ ان کا طعن حاصل ہوا اور انہوں نے کہا کہ اس عورت کی خدمت میں پہنچا۔ مگر ان کا بھی پتہ ہوا ہے اور اس کا کوئی کھنڈہ نہ مل سکا ہے۔ اس عورت کی خدمت میں پہنچا۔ مگر نہ رات کی تاریکی میں اپنے شوہر کو، نہ روز کی چاندنی میں اپنی عزت کی حفاظت کر کے۔ ہاں عورت کی گنگو کوئی رہے چاہتا تھا۔ مگر کوئی حق اس کی بھی نہ تھا۔ کہ ساتھ ہو رہی ہے۔ جب کہ اس کا شوہر ہے۔ یہ سمجھ کر وہ خود کو فخر و غم منسوب معنوں پر لائی کہ وہ بھوک سے حائل ہے جو کچھ کھا کر جیتے تو رہتے اور انہوں نے کھانے سے منع کیا۔ ان کو بھوک سے بھاری ذمہ داری کا احساس ہے، بلکہ انہیں تو ذمہ داری کا بھی احساس ہے۔ ہزارہ دشمن عراقی میں بھلا کچھ کرنے کی نیت سے رات سو سو برس نہیں کیا اپنی ذمہ داری کا احساس نہ تھا۔ اس نے کھانے کو فافا اپنے قاصد ان کی ذمہ داری کا احساس نہیں، یہ بتا کر اس کو پاور سے دی اور انکار کر گئی۔ کہ کوئی کھانے نہ جاسکے جو لے مسکینوں کی ذمہ داری کا احساس ہی رہتا ہے۔

۱۹۶۱ء کی ہے

جب اس کے اس منتخب کردہ کی ملاقات ہوئی، جن کو مقصد ان کی خود بخود حاصل تھا، ان کے لیے نمونہ کے دیئے گئے تھے اور ایک فاس پیسہ دے لے

دانت کرانا چاہتے ہیں، ملی ہاں . . ہم مقابلہ کریں گے اور ہفتہ پر ہفتہ کر رہے ہیں گے۔
 دہارے پاس کچھ سال ٹکس، تھنہ، کوئی مڑے اور شہرہ ٹکس بھی ہوئے نہ ہمت کی کوئی دوسری
 تھانی ہو رہی ہو۔

دہارے ساتھ صرف ہمت کی (اٹھ تھی) خوف و اسبندہ ہونے ہو گیا ہے
 (قل مرہیں ۳۷) "کہہ رہا ہوں نے یہ کہ ہمارے لیے ہمت کا تھی ہے اور وہی ہمت
 کا رہا ہے" ہمارے پاس ہماری رکوں میں روزے والا اثر مخرن تھا جس کو ہم ہمت کی
 رکھ میں لگاتا چاہتے تھے، دہارے پاس وہ سدا ان و ہمال کی مدد کی تھی ہم اس میں
 سے کچھ کم کر دیتے تھے کچھ کم کر دیتے تھے۔

نورانی کا سب سے زیادہ ہے، کوئی بھی کام کوئی بھی کرے۔
 یا کوئی بھی پا س ہمارے کے ہمت کا تم ہو سکتی ہے، نہ ہمت کی ہے، نہ طاقتور ہو
 سکتی ہے اور نہ کما سب ہو سکتی ہے۔

دہارے لیے تاریخ میں میرے کاموں کو جلد ہے، ہم تاریخ کو کوئی نہیں۔
 سورہہ ہجرت میں "میں کو مسلمان رسول" کے انتقال کے بعد چاہتے
 ہاتے ہیں، عرب کے ہاں، دین اسلام سے مراد ہونے لگتے ہیں اور اسلام صرف تک
 دین اور طائف میں باقی ہے ان حالات سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے ہاں
 دین کو ہمت کرنے لگتے ہیں کہ ہمت کے لیے کچھ ہمت کی ہیں، لیکن ہمت
 ہو کر بھاڑتے ہوئے کہتے ہیں: "ابن ہمت ہمت ہمت ہمت" کیا ہمت ہمت
 ہوئے دین میں کوئی بھی ہو سکتی ہے، "اٹھ ال" ہم میں ہمت کی ہمت سے ہمارے ہاں ہمت

اور نکاح کے بعد یہاں فرق کر کے اس میں حضرت مہر و منی کا حصہ لگائی تو عقدا، انکار و صبریٰ مہر و عقدا کے ہوئے کہتے ہیں مہر؟ تم کہیں ہو؟ جاہلیت میں بڑے بھادھے تھے، اب اسلام میں بڑا دل نہ دھتے ہو!)

۱۲۔ ”اسلام میں مشرقی سلاطین کے قبو میں مسلمانوں کی خلافت قائم ہو جاتی ہے اور استبدادی ممالک مسلمانوں کے علاقوں کو انہیں تسلیم کر لیتے ہیں، مصر میں نظامہ خلافت اور نظریات میں عقلی آزادی کے نام سے پھر شخصی آزادی کے نام پر ذرا صوبہ اختلاقی ہو کر کاموں میں نظامہ ادب و مہر و منی کی پھر شریعت اختیار کر جاتی ہے، یہ حالات امامیت کی طاقتور ماحول پر مروج تھی، اس کے سامنے کوئی چیز کب ٹک رہی تھی، حالات اور عقدا بھی ان کے حق میں تھے۔“ (۱)

امام حسن علیہ السلام اپنی آپ علی میں لکھتے ہیں: ”پھر مصر اور اس کے علاوہ عالم اسلامی کے دوسرے علاقوں میں متعدد واقعات رونما ہوئے جس کے پھر سے اندر دہائی ہوئی چنگیزی کو پھر کا ایسا دیر سہل میں ہو چکا ہے کہ تم کا بھائی اور میری نظروں طرف حوجہ کر دی کہ کوئی، مسلسل کام کرنا، صبیح کے بعد ٹھوڑی ماست پر چڑھا اور تحقیق کے بعد تاس کا کام کرنا ضروری ہے۔“

سنانے اپنی توجہ حق و مستحق اور ساقیوں پر مرکوز کی جن کا دوسرے توجہ، کیا محبت اور فریضہ کے احساس نے ایک ہی پیرت کا دم پر جمع کیا تھا، ہر ایک سلاطین اور سلاطین تھا کہ ہم عمر سے ہر ایک اس صمد کے لیے کام کرے گا یہاں تک کہ مائے عامہ صارا

اسلامی نقطہ نظر میں چوہلی ہو جائے، تاہم علیہ میں میں نے پہلے دو سطحوں کے ساتھ چوہلی کر
اس سوچ کو عمل میں لایا اور کئی اصلاحاتی کتبیں لکھیں کہ حسب اہل علم کے آداب میں طرح مسلسل کام
کرتے، ماسواہم کا جھٹکا بلند کرتے اور اس کے ساتھ میں اللہ سے نکل دینا کا دعویٰ کا معاملہ
کرتے ہوئے تاریخ ۱۹۷۸ء کو اعلان اسلاموں کے نام سے عظیم قائم ہوئی۔

یہ جماعت اپنا ایک تشکیل پائی تھی جسکی ضرب اہل علم عن ملی، آج یہ دولت
پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اور اس تحریک میں روزانہ لکھنؤ، ترقی ہو رہی ہے۔

اسی طرح ہوتا ہے، جہاں انسان پہلے پہلو کا کہ ساتھ ساتھ ہوتا ہے، اپنی
ذات اور اپنے ذہن پر گروس کرتا ہے، اپنے ساتھ دشمن کرتا ہے، اپنی ذہن داری کا
احساس کرتا ہے، اس کے ساتھ ساتھ پھر جہاد کا لکھ ہو جس کو اپنے ساتھ سے کوئی چیز
ہٹا سکے، نیک نکل اپنے والد اور والدہ سے ہٹا دینا، انسانیت کی پوری دنیا کو
جے کہہ اپنے ذہن اور ساتھ میں یکساں ہوتا ہے، ہوتا رہتا رہتا کہ امت کی پوری دنیا اس
کے دھوکے کرتا کہ تم کوئی ہے، چھوڑ دو، یہ غلط ہے، یہ غلط ہے، یہ غلط ہے، یہ غلط ہے
مسلحہ ضرور ہے (۲۰۰۰ء) اور آپ کہہ دیجئے، تم عمل کرو، اللہ اس کا بدلہ دے گا
ایمان والے تمہارا عمل دیکھ رہے ہیں۔

کیا تم نے اس بند کا قصہ سنا ہے جس کو بگڑی شام مرلیا اور ماشی نے جان
کیا ہے؟ ایک بڑے بند کے چھوٹے سے بچہ کا قصہ، ایک مرچہ اس نے سوچا کہ وہ
ایک بچہ سا پھر ہے، اس کی کوئی حیثیت علی نہیں ہے، اس جگہ نہ کہ اس کا کوئی فائدہ
نہیں، وہ کوئی بڑا پھر بھی نہیں ہو اس کی کوئی عزت بھی نہیں، اس میں دوسرے سے

مصر وکرنے والی کئی محنت بھی تھی، یہ سوچ کر اس نے اپنی جگہ چھوڑ دی اور صحت چلا
گیا اس کے ٹکڑے ہی بے خوف گیا اور پھر ہائی میں ادب گیا۔

مناور کی کھانسی کا علاج نے ایک نیم عمر کا اداں وہب کرنا ہے طرہ سے شہر پہ چال لعل تھی
اور کئی کئی سال کے کھانسی کی طرح ایک کھانسی کی طرح ہے جو کئی سال سے کھانسی
تو اس نے شہر والوں کا صاحب کھانسی کی طرح سہا ہوا لڑا، کئی شہر پہ کھانسی
اور اس کے چھپے مشعل کھانسی کے شہر کے شہر پہ لڑا

پاؤں سے بڑی تھی جو کھانسی کے شہر کی کھانسی

وہاں سے کھانسی کی طرح شہر پہ لڑا ہے کھانسی کے شہر پہ لڑا

کھانسی کے شہر پہ لڑا ہے کھانسی کے شہر پہ لڑا

کھانسی کے شہر پہ لڑا ہے کھانسی کے شہر پہ لڑا

کھانسی کے شہر پہ لڑا ہے کھانسی کے شہر پہ لڑا

کھانسی کے شہر پہ لڑا ہے کھانسی کے شہر پہ لڑا

کھانسی کے شہر پہ لڑا ہے کھانسی کے شہر پہ لڑا

کھانسی کے شہر پہ لڑا ہے کھانسی کے شہر پہ لڑا

کھانسی کے شہر پہ لڑا ہے کھانسی کے شہر پہ لڑا

کھانسی کے شہر پہ لڑا ہے کھانسی کے شہر پہ لڑا

کھانسی کے شہر پہ لڑا ہے کھانسی کے شہر پہ لڑا

کھانسی کے شہر پہ لڑا ہے کھانسی کے شہر پہ لڑا

کھانسی کے شہر پہ لڑا ہے کھانسی کے شہر پہ لڑا

کھانسی کے شہر پہ لڑا ہے کھانسی کے شہر پہ لڑا

اس کے باوجود خاصہ لیے ضروری ہے کہ ہم دسول اللہ ﷻ کی زندگی کو یکجہیں
 دیکھیں اور تبلیغ رسالت جو کسی بھی انسان کے سوا کسی جانے والی سب سے بڑی
 ذمہ داری ہے آپ نے چالیس سال کی عمر میں شروع کی۔

پھر ہمتی عورتی مقصد کے صحابہؓ میں عمر مائل ہوئی ہے اس وقت حالات،
 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَمَا لَكُمْ فِي آلِ عِيسَىٰ مَقْعَدِ الْكِتَابِ﴾ (انکھوت)
 ”جو ہم شی کو خوش کرتا ہے اس کے لیے ہم راستے کو بول دیتے ہیں۔“

منصوبہ کا مطالبہ اسباب کو اختیار کرنا

اقدام اور شرح عمارت کے بعد داری کا سیلاب کے لیے کیا منصوبہ ضروری ہے؟
 یہ موضوع طلباء تعلیموں کے عالمی فیڈریشن کے قیام کے بعد علی
 دہوں میں جاتے خیال کے لیے سوزوں تھا لیکن آج یہ مسلم جماعت میں تبدیل ہو گیا ہے
 پہلے منصوبہ کو دعوت اور تبلیغ چیز کہا جاتا تھا لیکن آج اس میں مستقر اور آگیا
 ہے اور منصوبہ طلبہ تعلیمی سرطوں میں بے حائل جانے والا طلبہ اور تبلیغ بن گیا ہے۔

ہم زمانہ کے ساتھ مقابلہ کر رہے ہیں ہم اس کی منصوبہ بندی کرنے سے
 پہلے اس کا مقابلہ کیسے کر سکتے ہیں؟ اس سے آج ضرورتاً تعلیم کی میرٹھ پر غور کرنے
 والے ہر فرد کو آپ کی زندگی کے ہر مرحلہ میں وہ شیخ طور پر منصوبہ بندی نظر آئے گی:

۱۔ اللہ کی طرف دعوت دینے میں ہم کو ایک نئی زمانہ اور دورانی زمانہ نکلا آتا ہے
 کی زمانہ میں تنہا مرحلہ ہر وقت کھلی ہوا اطلاع پیش کرنے کا مرحلہ اور بغیر میں کہہ سے

ہا ہر دولت و تبلیغ کا سرحد تک پیدا و برتی ذرا نہیں اور سب سے ممتاز و مزاں ٹھہراتے ہیں
 اور اگر ان کو بھی موت آجائے تو سب سے پہلے ان کو قصوبہ کی ٹھہرائی ہے۔ ان کو سب سے پہلے
 اس شخص سے کر سکتے اور وہ پیش کیا جن میں بھلائی اور خیر محسوس کیا اور جو آپ کو ہانے
 تھے اور آپ میں کو جانتے تھے، اسی سبب ان میں اور ان میں ہیں جو بعد میں ضحاک اور گاندھری
 بنے ہیں۔ کہ بعد ان کے آپ نے ان ہی وقت میں ان کو کوڑت دی۔

۱۰ ہم جیسی طرف ہجرت کرنے میں مصوبہ بندی پاتے ہیں۔

۱۱ ہم کو پہلی اور دوسری چست سبب میں مصوبہ بندی ٹھہرائی ہے لیکن دونوں صورتوں
 کے درمیان واضح فرق پاتے ہیں۔

۱۲ یہ نہ کی طرف آپ **تخلیف** کی ہجرت میں مصوبہ بندی ملتی ہے۔

۱۳ یہ نہ کی طرف آپ **تخلیف** کی ہجرت میں مصوبہ بندی ٹھہرائی ہے۔

کیا کوئی اس بات کو دیکھتا ہے کہ رسول اللہ **تخلیف** نے اس وقت مکتات
 میں ہر جگہ کے لیے اپنی ذاتی زندگی میں اپنی انسانی زندگی میں اس کی حکومت
 میں رہے ہیں۔ کہ ان کو تعلقات قائم کرنے میں۔ ان کو۔ کہ وہ دوسری حق و انصاف قائم
 کرنے میں۔ جنگ میں اور صلح میں اور مسلمانوں کی تربیت میں اور ان کو فضائل
 کے لیے تیار کرنے میں بغیر مصوبہ بندی کے کام آیا؟

بعض لوگ کہہ سکتے ہیں کہ یہ آپ کی ذاتی کی کارروائی نہیں جو آپ کو کبھی
 سے اور کبھی دوسری کرتی تھی، یہ وہ ہے جو حق و انصاف کی رعنائی کرتی
 تھی اور آپ کو خیر دینی تھی، رسول خدا سے لیے تمام اعمال اور کاموں میں نمود ہیں،

اسی طرح ہفت روزہ کی دیکھنی بھی ہے: رسول کے لیے پھر کے موقع پر ہفت روزہ کی دیکھنی غلطی کا علاج نہیں تھا۔

ایک حکمت کی بات

امروز ہم دنیا اسلام کے بچوں میں لکھا ہے:

حکم سے کہ لیے ضروری ہے کہ وہ اپنے دل کے چار حصے کرے:

✦ ایک وقت اپنے رب کے ساتھ مناجات کے لیے

✦ ایک وقت اپنے غم کے علاج کے لیے

✦ ایک وقت ہفت روزہ کی یادگیری میں غور و فکر کے لیے

✦ ایک وقت اپنی خرافات کو کھانے پینے کے لیے

مکتوبہ ہفت روزہ کے مراحل

۱۔ مقاصد کی تعیین

مسلم علماء و علماءوں کے عالمی لیڈر IFFSO کے بہت سے مقاصد ہیں۔

ان میں سے بعض یہ ہیں:

✦ علم خلائی کی واضح پالیسیاں متعین کی جائیں۔

✦ سو جو لیڈر رہنماؤں میں اسلامی و دینی امور پر یکجہ مت کیا جائے اور اس

میں تعاون کرنے والے ڈیڑھ اسی صدیوں کی ضمانت۔

☆ فیڈریشن کے ممبروں کی تعداد آٹھ سے بلا حاکم اتر کم اتر کم اقوام متحدہ میں اسلامی جمہوریہ کی تعداد کے برابر رکھا کر دی جائے۔

☆ مختلف ملکی میڈیا نوں کی مشہور کتابوں کو منتخب کر کے ان کے ذریعہ دنیا میں اسلامی بحوث کو پھیلا یا جائے اور ان کتابوں کو مسلمانوں میں بولی جانے والی بنیادی سونبا نوں میں ڈیر کیا جائے۔

☆ طلباء، محققوں کے فکری اور سیاسی پالیسیوں اور نظریات کی اصلاح کی جائے، یہ تنظیمیں اگرچہ یہی حد تک حلقی چہرہ تھیں بہت سے نظریات میں اختلاف رکھتی تھیں۔
☆ مثلاً بلا جانا یہ اسی وجہ سے مڑتی رہتی، سیاسی اور انتظامی نظریات میں ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے منصوبہ بنانا ضروری ہے۔

☆ طلباء کی خدمت، سرمد میں کونسل وچے، کہ لیرا غوی، رچنہ رتی، سکر طلباء۔
☆ اس کھوار تہ کا سہا جانا اور مطالبات کو تحریر اور سونڈھنا نے کے لیے پھر پھر مواد لچ فراہم کیے جائیں۔

☆ باغی مرحلہ، پچھلے مرحلہ اور، ملکی طلبہ کے لیے رہنما کتابیں تیار کی جائیں اور ان تمام مراحل اور حقائق کے درمیان ہم آہنگی پیدا کی جائے تاکہ سب مشترکہ محاصرہ کے لیے اکٹھے کریں۔

☆ طلباء کی تحریک از سر نو سر کی تعمیر دہائی کے لیے قیام اور صلاح کی صلاح کرنے کی ذمہ داری لے لی۔

ہمارے مقاصد ہماری صلاحیتیں

دہری ظنی جنگ کے بعد پاکستان سے پروفیسر خوشدہم نے لمحہ سے رابطہ کیا اور کہا: "میں سید کرنا ہوں گا آپ اپنے دلائل پاکستان منتقل کریں گے کیونکہ قیامہ نامہ جاری رہا ضروری ہے ہم نے اس کے کام انجام دیے ہیں جن کو انجام دینے سے شکوہ نہیں ملے گا"۔ میں اس کو مقاصد کی وضاحت سے دو کر رہا ہوں۔

بعض لوگ اپنے مقاصد متعین کرتے ہیں وہ اس سے پہلے وہ تمام چیزوں کا اندازہ لگاتے ہیں اور معلوم ہے ہر فکر کرتے ہیں، لیکن میں کی فکر صرف دشمن اور ملت حالہ پر ہی ہوتی ہے پھر ان سے کہہ دیتے ہوئے وہ مقاصد کو متعین کرتے ہیں، بعض لوگ تمام چیزوں کا اندازہ لگاتے ہیں، مشکلات سے واقف ہوتے ہیں، ان کی بلند متعین عالی حوصلہ مقاصد کو متعین کرتے ہیں، واقعی ہوتی ہیں ماسی طرح ہم نے بھی کیا تھا۔

مقاصد کو لکھنا

مجلس عالمہ کی پہلی میٹنگ میں جس میں جنرل یو ڈائی کا انتخاب عمل میں آیا تھا ہم نے ان مقاصد کو متعین کیا اور بھی کو لکھا، صرف زبان سے بولے جانے والے مقاصد اور لکھے جانے والے مقاصد کے درمیان فرق یہ ہے کہ جب مقصد لکھا جائے گا تو اس پر غور و خوض کیا جائے گا ماس کو بار بار دیکھا جائے گا۔ بیٹنگوں میں حلو جانے گا، جب کسی سوچ ہو تو فکر کے بارے میں یہ کارہ کیاں کی جائیں گی تو اس میں پہنچا اور وضاحت دیو اور جاتی ہے۔

یہ معاملہ صرف مقاصد کے ساتھ ہی مخصوص نہیں ہے، بلکہ بزرگوں اور فکر کے بارے میں بھی اصول ہے۔ صاحب فکر اپنی فکر کو بڑی عمدہ اور مثالی کتاب ہے جسکی وہ اس کو لکھتا ہے اور وہی پرغور و غرض کرتا ہے تو اس کو اپنی اس سوچ کی کوئی اہمیت ہی نہ تھی آتی مابھی ہوتا ہے اور ساتھ وہ حضرت محمد ﷺ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ علم لکھ کر محفوظ کر دیا جائے۔

علی ہندویشی نے ۱۹۵۳ء کو منصوبہ بندی اور مقاصد سے متعلق ایک تحقیق شرکی تھی جس میں کہا گیا ہے کہ صرف تین قصود ایک ہے مقاصد تحقیق کرنے پر۔
۱۔ صرف ایک قصود اپنے مقاصد کو نکلتے ہیں، جو اپنے مقاصد نکلتے ہیں ۲۔
اپنے اپنے مقاصد۔ مقاصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

واقعی اور عقلی مقاصد

مقاصد تحقیق کرنے، ہر وقت آپ کہہ سکتے، دو طاقتیں ہوں گی۔
مثالی قوت جو صرف غلطیوں کو مٹانے ہی دوری اور قرب کرنے، برائیوں کی اصلاح کرنے، ظلم و زیادتی کو ختم کرنے اور عدل و انصاف کی حکومت قائم کرنے
۱۔ مقاصد ملے کر سہی۔ لیکن کیا چھٹکن ہے؟

۱۔ واقعی اور عقلی طاقت جو عدل، اعلیٰ قدر میں قائمیت دیتی ہے:
۲۔ ہم میں چیزیں اور وسائل کے مابین ہر (کام کرنے والے طریقہ کی تعداد جو مقاصد کو پورا کرنے میں ان کی صلاحیت کی مقدار)

۳۔ کیا دیکھ نہیں بیٹھا آئیں گی (مابھی، مابھی ان کوئی کی تمہارے نام سے عدل، واقفیت)

ہی ہے۔ مقاصد ایسے اختیار کیے جائیں جن میں مندرجہ ذیل خصوصیات ہوں:

☆ مقاصد واقعی ہوں جن کو پورا کرنا ممکن ہو، اقسام و اسباب اختیار کیے جائیں جو درحقیقہ مکمل ہوں کے لیے اختیار کرتے ہوئے۔

☆ مقاصد واضح ہوں، مان میں کوئی دوچہرے کی اور ٹوٹوں نہ ہو۔

☆ حکام و ملاقات سے مربوط ہوں۔

☆ سمجھ میں آنے والے ہوں۔

☆ بلند درجہ ہوں جو شخصیت، معاشرہ، مملکت کے مفاد کو متاثر کرنے والے ہوں

بہترین مقاصد کے اوصاف:

☆ بلند درجہ ☆ واقعی (جس کو پورا کرنا ممکن ہو)

☆ واضح ☆ سمجھ میں آنے والا

☆ حکام و ملاقات سے مربوط

ضروری ہدایات

☆ مقاصد کی قسمیں کے وقت ان مقاصد سے غلط دیکھنے والے افراد کو شریک نہ

ضروری ہے، تاہم ظاہر میں سے متعلق مقاصد میں نہ جھوٹا عناصری والوں کو شریک نہ

ضروری ہے، تاہم اپنی سمجھ کے مقاصد میں نہ جھوٹا سمجھ کے اسرار والوں کو شریک

کے ضروری ہے اور عمل طاعتی کے قصص کی تعمیل کی ضروری: اور تمہیں حلالی کے اسرار وارہ کی کثرت رکنا چاہیے۔

جنا بھرا ہے مسجد کا کہ تیار نہ ہو۔ یہ اس کو چاہئے کہ اپنے ارادہ بھرا ہو۔ یہ اس کے لیے جیسے جذباتی رہا ہو۔ یہ اپنے منہ سے سن کر نہ کے بعد بننے والے حقائق پھر اس کی عقلیں۔ کہ بعد ہر سن دے والی سعادت: خوشی اور اس۔ کہ تہذیب میں۔ بلکہ ہر چیز کو پہچاننے والی میں رکھتے ہو۔ یہ اس سے تہذیب سے جذبات میں اضافہ ہوگا۔

۲۔ اپنی سرگرمیوں کا نھو پر تیار رکھنا چاہیے

یہ قصص کی تعمیل۔ کہ بعد ہر مسجد کی عقلیں۔ کہ اپنے ضروری سرگرمیوں کی تعمیل کی باقی پسند اور اہمیت کے اعتبار سے اپنی سرگرمیوں کو مرتب کرنے میں کامیاب سے زیادہ اہم، اہم، اہم کی اہمیت اور سرگرمیوں کو منع کرنے والے اوقات کو نکال دینا۔ کہ میں کوئی سرگرمی نہیں ہے۔

۳۔ کھانا اور گاہ

یہ اہم ہر سرگرمی کا کہ "الوقت ہے" کہیں کے (سہ) نامیادہ اور ہر سرگرمیوں کو دانا۔ کہ ہر ماہی و درخت و پھل بھی اور انجائیں بھی ایک ہی سے تسبیح کو پہنچانے اور اس سے پہلے سے اہمیت کو پہنچانے کے لیے یہی اہمیت رکھنا ہے بلکہ کھانا سے چار اہمیت سے پہنچانے کا ہے۔

۴۲۔ ہم منصوبہ بندی کے لیے کافی وقت نکالیں۔ لیکن اس پر بہت ساری چیزیں متوقف رہتی ہیں۔

منصوبہ بندی کے اقدامات:

- ۱۔ مقاصد کی تعیین
- ۲۔ سرگرمیوں کی تعیین
- ۳۔ نظام اور قاتے کی تعیین

پوسٹ نظام الاوقات (چاٹ)

پوسٹ چاٹ کی چار ہی قسمیں ہندی کا آخری اور نظام کا ابتدائی مرحلہ ہے، اگر منصوبہ بندی چھوٹی ہوگی اور اس کے ساتھ پوسٹ چاٹ بھی ملے ہوگا تو اس کا نظام بھی اچھا انداز میں ہوگا اور نئے نئے نفع کے مطابق بہتر بنی نکلیں گے۔

پوسٹ چاٹ کو تیس حصوں میں سے پہلے دو کام کرنا ضروری ہے:

۱۔ وقت کا تجزیہ

وقت کے تجزیہ کا مقصد اس بات کو جاننا ہے کہ ہم اپنے اوقات کیسے گزار رہے ہیں اور یہ سب سے بڑی مشکل یہ ہے کہ ادارے اکثر کام نہ پختی ہوتے ہیں اور اس کو پختی شکل میں انجام دیا جاتا ہے۔

ادارے کا سونے کا صرف یہ مقصد ہے کہ ادارے مقاصد کا تعین کرے اور جب کہ یہ مقاصد وہی کام ہوتے ہیں جو مقاصد کی بنیادی طور پر یہ فہم کر کے دیکھ کر اس بات کی قیاسی کر لے لے ہم پختہ کاری کر لیں اور ہمارے پوسٹ چاٹوں کو ہم دیکھ کر دیکھ کر دیکھیں، ہمیں معلوم ہوگا کہ ہمارے اکثر کاموں کا ہمارے مقاصد سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے یہ ایک بڑا بڑا ہے اور دوسرا یہ ہے کہ ہم اپنے اکثر کاموں کو وہی انداز میں انجام دیتے ہیں، اہم دوسرے کے وسائل اور طریقہ کار اختیار نہیں کرتے بلکہ وقت اور محنت میں ان کاموں کو ضائع کرتے ہیں بلکہ ان کاموں

کوئی چھوڑ سکتے ہیں۔

جب ہم اس طرح کریں گے تو ہمارے پاس کافی دولت بنے گا جس کو ہم
بہت سے کاموں کا کام دہی میں صرف کر سکتے ہیں۔
کیا تم جانتے ہو کہ

روزانہ آدھا گھنٹہ تمہارے کام کے اوقات میں اضافہ سے
تمہاری سالانہ آمدنی میں ایک مہینہ کا اضافہ ہوگا
اس طرح اپنی زندگی بچاؤ

۲۔ اپنے نشاط اور چستی کے اوقات سے واقفیت

ہم ہیں لوگوں کے ہمارے میں ٹھنڈی کریں گے جو اپنے وقت کی ادنیٰ بات اور وہ
خوشی کی محفلوں اور ہنگاموں میں تقسیم کرتے ہیں۔ ویسے لوگ اپنے وقت کا تجزیہ نہیں
کرتے اور اپنے نشاط اور چستی کے اوقات پر توجہ نہیں دیتے۔

لیکن ہم بچہ و انسان کے ہمارے میں ٹھنڈی کریں گے جو زمانہ کی سخت لے
ہا ہے اسے چھوڑنے کو کہا ہمارے کے لیے اپنے اوقات کو قیمت پانا ہے، ہر انسان
میں چھوڑنے کا تقاضا ہے وقت اور روز ہوتا ہے، بعض اوقات ایسے ہوتے ہیں جن میں
نشاط بخشی ہو رہا ہے ہر بعض اوقات کم، جب انسان اپنے نشاط کے موڑ سے واقف
ہو جائے تو اس کے لیے خبر بری ہے کہ سب سے زیادہ اہم کاموں کو سب سے زیادہ

مگر طرہ سے ملاقات کے انجاء سے انکس کی انجاء سے ہر پہل میں ہو۔

یومہ بنجھا ملاقات کو مرتب کرنے کے مراحل

۱۔ ملاقات کے یومہ منصوبہ بندی کاموں کی انجام دہی کا پیرھنم پہلے ہی میں نام طور پر یومہ کاموں کی تحریر ہٹائی جاتی ہے، یومہ دن انجام دینے والے انجاء ہو جو وہاں کے کچھ ملاقات پر مشتمل ہوتی ہے، انجاء کے لیے اندر دہلی جاتی ہیں، مگر طرہ رکھتے ہوئے رہتی ہے۔

۲۔ عقد: کما حقہ سے شراعت کی جائے ہو۔ یہ وہ کام جو ہے۔ کہ ہم سے شراعت کی جائے یا تا قصص ریت ہے، ایسے وہاں بھی مقصد تحریر رکھنا چاہیے، اور عقد سے دعا کرتی چاہیے کہ وہ انجاء کوئی نہ کرے۔

۳۔ ایسے کاموں کی عقد پر مشتمل تحریر مستحکم ہونے دہلی ہو گئے۔

۴۔ غیر مستحکم ہونے کے لیے ان کے انجاء کی عقد میں طرہ تحریر کے ساتھ ہٹائی مقصد میں ایسے عقد مستحکم کیے ہو۔

۵۔ قیام تحریر ہٹائی جائے اور اس کو ایسے سے ملنے ہی نہیں رکھا جائے، بہت سی تحریریں ہٹائی جائیں۔

۶۔ انجاء وہ جس کی ایسے کوئی نہ ملے گا۔ کما حقہ میں رکھا جائے۔

۷۔ ملتی جلتی مگر جوں کو ایسے ساتھ بیچ کر جانے، انجاء ہٹائیں وہاں سے ملاقات وہ ساتھ میں کی جائے اور نماز کو جہان انجاء وہ کاموں کو ایسے ساتھ انجام دیا جائے۔

۸۔ ایسے ملے مقصد کو چھانڈنے والے کاموں پر سب سے پہلے قیام دیا جائے۔

۱۰۔ ہمارے اس کے اصول کو یاد رکھیے

۱۱۔ ہمارے ۸ فیصد کام..... ہمارے مقصد مقاصد کو پورا کرتے ہیں

۱۲۔ ہمارے ۲۲ فیصد کام..... ہمارے مقصد مقاصد کو پورا کرتے ہیں

۱۳۔ ہر کام کے لیے وقت متعین کیا جائے، یہ بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہیے کہ وقت کے ساتھ غیر مربوط کام بھی پورے نہیں ہوتے۔

۱۴۔ اپنے پاس کاموں کی طرف رجحان کیا جائے اور اپنی غیر مستدکھی جائے پھر
۱۵۔ غیر ضروری کاموں کا کلیئر سٹ سے نکال دے۔

۱۶۔ ہر کام دوسروں کے حوالے کیے جاسکتے ہوں اپنی کوششوں کے ساتھ کہ
کاموں کو دوسروں کے حوالے کرنے سے زیادہ کاموں کی انجام دہی شرم گوار
ملے گی بلکہ وہ اپنے کے لیے وقت زیادہ سے گزروں گا کاموں سے چھٹکارا ملے گا اور
دوسروں کے تقریبات سے استفادہ کرنے کا موقع بھی ملے گا۔

ہمیشہ یاد رکھو

ذمہ داری دوسروں کے حوالے نہیں کی جاتی

۱۷۔ کاموں کی انجام دہی کے لیے بھاری یہ سلیب پڑے۔

۱۸۔ اپنے وقت کی برکتی کا پات نہ ہاؤ کہہ سہارا سمجھنا ہوتا ضروری ہے۔

۱۱۔ آرام و راحت کے لیے وقت متعین کیا جائے۔

۱۲۔ اپنے خیریت اور صحت کا ہمراہی ہم رکھنا چاہیے۔ عروجی طے مکان اس کے خلاف نہیں کرنا چاہیے۔

۱۳۔ تہنیت میں اہل علم سے کام لے لیا جائے۔

نفاق

جب یہ تم سبقت تمام امور کا تجویز دے کر غلے تمبار سے پاس مراد خانہ واپس لوٹے اور اس داری منسوب تجارت پر کام چمکے کاموں کی فیرست بھی ہوئی انہی غلے کے اور ان رکاوٹوں سے بچنے اور بہتر بن جانے کے شرارت حاصل کرتے۔ کہ یہ پختہ لوٹ پر بھی نہ ضروری ہے جو مدد ملی تھی:

"میں بھری دیکھتے غلے فرماتے ہیں: "اسان آدھ دن تمبار سے پاس مہین ہو کر تاکا ہے اس۔ یہ اس۔ کہ تو بہتر ملوک کرو، ان تو بہتر سوک کرو۔ کہ تو تمباری قریب کرتے نہ دے ج۔ جائے تو، اگر یہ سوک کر دے تو تمباری دست کرتے ہو غچ۔ کہ نکالیں طرح دات کا بھی سو دے۔"

"میں ہی کا توں ہے" اس آدھ آ نے اور جو کہ ہے: "اسان تو دہشتی نئی حقوق دیں، میرے کاموں پر کیا ہوں، اس لیے مجھ سے فائدہ اٹھا کیونکہ جب میں بھی بادل کی تو قیامت تک اس میں اس کی تیر چو پ: وہ اگلی دے گی، کہ یہ پیش کر دے تو اس کو اپنے سامنے پا کر دے اور چو پ ہے پچھے کر دے لوٹ کر دے تو تمبار سے پاس نہیں آ دے۔"

اب نفاق کی منہ و جہت علی ہدایت پر غور کیجئے:

۱۔ اپنی یہ فیرست پر فکر نہ کرو اور اس کی ہڈی نہ کرو۔

۲۔ کاحول کو ہندی اہم جام دینے والے تھے اور یہ سب اچھی طرح سمجھتے تھے سب سے اہم قدر ابدائی ہوتی تھی۔ قرآن میں ان کا ذکر ہے: ”وَاللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ“ (اللہ جو چاہے اور چاہے)۔

قرآن کریم نے سب سے اہم اور سب سے اہم چیز کو بیان کیا ہے جو کہ سب سے اہم چیز ہے۔ ”وَاللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ“ (اللہ جو چاہے اور چاہے)۔ اس میں سب سے اہم چیز کو بیان کیا ہے جو کہ سب سے اہم چیز ہے۔ ”وَاللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ“ (اللہ جو چاہے اور چاہے)۔ اس میں سب سے اہم چیز کو بیان کیا ہے جو کہ سب سے اہم چیز ہے۔

نیا کر کے لکھنے والے نے اس میں کچھ اضافہ کیا ہے۔ ”وَاللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ“ (اللہ جو چاہے اور چاہے)۔ اس میں سب سے اہم چیز کو بیان کیا ہے جو کہ سب سے اہم چیز ہے۔ ”وَاللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ“ (اللہ جو چاہے اور چاہے)۔ اس میں سب سے اہم چیز کو بیان کیا ہے جو کہ سب سے اہم چیز ہے۔

۳۔ یہ سب سے اہم چیز ہے جو کہ سب سے اہم چیز ہے۔ ”وَاللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ“ (اللہ جو چاہے اور چاہے)۔ اس میں سب سے اہم چیز کو بیان کیا ہے جو کہ سب سے اہم چیز ہے۔ ”وَاللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ“ (اللہ جو چاہے اور چاہے)۔ اس میں سب سے اہم چیز کو بیان کیا ہے جو کہ سب سے اہم چیز ہے۔

۴۔ یہ سب سے اہم چیز ہے جو کہ سب سے اہم چیز ہے۔ ”وَاللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ“ (اللہ جو چاہے اور چاہے)۔ اس میں سب سے اہم چیز کو بیان کیا ہے جو کہ سب سے اہم چیز ہے۔ ”وَاللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ“ (اللہ جو چاہے اور چاہے)۔ اس میں سب سے اہم چیز کو بیان کیا ہے جو کہ سب سے اہم چیز ہے۔

۵۔ کاحول کو ہندی اہم جام دینے والے تھے اور یہ سب اچھی طرح سمجھتے تھے سب سے اہم قدر ابدائی ہوتی تھی۔ قرآن میں ان کا ذکر ہے: ”وَاللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ“ (اللہ جو چاہے اور چاہے)۔

یہ سب سے اہم چیز ہے جو کہ سب سے اہم چیز ہے۔ ”وَاللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ“ (اللہ جو چاہے اور چاہے)۔ اس میں سب سے اہم چیز کو بیان کیا ہے جو کہ سب سے اہم چیز ہے۔ ”وَاللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ“ (اللہ جو چاہے اور چاہے)۔ اس میں سب سے اہم چیز کو بیان کیا ہے جو کہ سب سے اہم چیز ہے۔

میں ایک سے زائد کام نہ کرو، ہفتہ کار مایا پاکر جسے میں حاضر ہوں میں کہیں
 نہیں جیروں گا (غلام آزاد) "ہفتہ قبل" نے کسی کے پیٹ میں ۱۱۱۱ نہیں مانے۔
 جتنا تر ہو کر، جو کام اپنے سامنے ہوں گا انجام دے گا، کو مکمل کرنے سے پہلے دہرا
 کام شروع نہ کرو۔

انسانہ نامہ را ہی عقلی تہذیبہ فغان فساد را ہی آہی نسرود
 اگر تم صاحب دار ہو تو چنہ ہو، لبتہ کیونکہ کرکڑی جو۔ سترہ کتاب
 انجام دینے کا خدا مال تول ہے۔ اس سے مراد راج کا کام کل پر مالنا ہے، ان
 تمہارے ہیں۔ مال تول کرنے سے بچ کیونکہ یہ دھنیں کا سب سے بڑا نقص ہے۔
 - حق مالکین میں سے کسی سے کہا گیا: تمیں دھرت بھجئے ماضیوں نے فرمایا:
 میں تم کھٹ سے دہرتے کی دھرت کر رہا ہوں۔ مال تول کی بدلت سے بچ، تم سے
 پہلے والوں کا مال تول نے ہی پاک کیا ہے۔

تمی کریم علیہ السلام اپنی دعا میں کہا کرتے تھے: "اللھم فتنہ من
 العز وفتنہ"۔ "اللھم تم تمی فتنہ من فتنہ میں بڑے سے بڑے فتنہ سے"

لیکن لوگ مال تول کیوں کرتے ہیں؟

اس کے سبب چند وجوہات ہیں۔

- ۱۔ سستی ۲۔ جاگت کاموں سے فرار ۳۔ اگلی کا خوف
- ۴۔ بھرتی جگت کا نظارہ ۵۔ یہ دھم ہے لکھنا ہے سے بہت ہو چکا ہے کہ ہلچل
- ۶۔ ایجادات کاموں کے دور میں ہوتی ہیں۔

۹۔ اپنے کام کو مستطیع نہ کرو، سارا مذہبی نے اپنی کتاب "اسمہ و القادسی" میں لکھا ہے کہ امام محمد بن سلام ملائکہ کے چھٹے دوئے تھے اور شیخ الحدیث بیان کر رہے تھے کہ میں سامع کا قلم نوٹ کیا، مفسرین نے وعدہ کرنے کا حکم دیا کہ ایک وجہ میں ایک قلم چاہیے، ہر طرف سے قلموں کی دھڑلہ شروع ہو گئی، انہوں نے ایک قلم کے لیے ایک دینار کی قربانی دی، مگر اسے شیخ کے ساتھ جان و مال کا کام مستطیع نہ ہو۔

خطیب جلدادی نے جاکھ کے درے میں نقل کیا ہے کہ جب بھی کوئی کتاب اس کے ہاتھ لگتی تو اس کو شروع سے آخر تک پڑھتا لیکن آج سروے سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی بھی کتاب کو پڑھنے والے + الحمد للہ بھی پہلی فصل سے آخرے میں پہنچتے، کیا تم نے مجھ کو سہرا دیا تو کم سے دو صباں فراق دیکھ لیا؟

۱۰۔ وقت ضائع کرنے والی چیزوں کا خیال رہنے سے بچیں وقت ضائع کرنے والے بعض امور شخصی جیسے یہاں مثلاً: تصویب ہونے والی چیزوں کی حواگی کی ضرورت، انتظام مسائل، غلوں، انکار کی عدم صلاحیت، دیکھنے کا فقدان اور آگاہی، زمانہ ضائع، مذاق اور چہل سے دیکھیں اور لگے۔

وقت ضائع کرنے والے لاکھوں ماسور بچائی جاتے ہیں مثلاً نرویز میں، بھارت،
نیپال، بنگلہ دیش کی کڑھ، پاکستان، بھارت کی کڑھ، روٹین اور جمیکا۔
یہ بات صرف تم پر ہی موقوف ہے کہ تم ان ماسور کے ساتھ کیسے پیشہ کرتے ہو۔

۱۔ جنگل کی افلا روٹیاں لکھ سے چٹا، کاسوں کے دوران پہلے سے افلا روٹیاں لکھ آگے
 آگے جس کو ہم اس وقت ہم سمجھتے ہیں، ابھی ہم اس کے منظر پر اپنا کام منتقل کر کے ہیں

ہا کم از کم تھوڑی دیر کے لیے کسی سستی آنے میں مشغول ہو جاتے ہیں مثلاً گھاس سے رابطہ، کسی تشنہ پینے کی حاجت اور دوسرے کام کو شروع کرنا وغیرہ اس حالت میں یہ عہدہ برائی جہالت پر عمل کرنا ضروری ہے:

۱۰۔ ان کاموں کو قبول نہ کرو کیونکہ یہ وقت ہم دیکھنے والے ہیں۔

۱۱۔ اپنا کام متعلق نہ کرو مگر یہ کہ کسی واقعی ضرورت ہو۔

۱۲۔ ان کاموں کو بعد میں خود کرنے کے لیے کسی کاغذ پر لکھ دو، جب تم اپنا کام مکمل کر لو گھاؤ اس لپیر سے یہ نظر دو کہ تمہیں مقصود ہو جائے گا کہ ان کی کوئی مشیت ہی نہیں ہے۔

۱۳۔ اپنے کاموں کو پانچ منٹ کے بعد سے انجام دو، ہمہ سے کام پانچ منٹ سے زیادہ نہیں ہوتے مثلاً کسی کی رائے معلوم کرنا، مختصر پر سے تیار کرنا وغیرہ۔

۱۴۔ ان کاموں کو بھی انجام دے کر اس سے بچنا چاہیے۔

۱۵۔ ضائع ہونے والے اوقات سے فائدہ اٹھانے، مثلاً سواری کے انتظار میں گزرنے والی وقت اور کاموں کے درمیان ملنے والے اوقات وغیرہ، ضائع ہونے والے اوقات ہمارے قصور و کوتاہیوں سے نہ ہوں، اور ہم بھی عفو سے مستفاد کریں، مگر یہ ہمہ فائدہ ہوگا، ہم ان کاموں کی فہم تیار کر سکتے ہیں جو ضائع ہونے والے اوقات میں بھیج دے، اور جو ممکن ہے مثلاً اخبارات کا مطالعہ، قرآن کی تلاوت، کسی کتاب کا مطالعہ، کچھ شے سننا، ان کی سے رابطہ کرنا، اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کے حالات دریافت کرنا وغیرہ۔

مطلب بلورانی نے فتح ایسی جاکانیا کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ اپنے
 چہرے میں کتاب رکھتے۔ جب ترقی کی محسوسات کر چے ہوتے تو لہجہ ہنسنے لگتے
 تو کتاب کافی تر پڑھتے ہر گز سے کہتے یہاں تک کہ اپنی منزل پر پہنچتے۔ پھر یہ بھی
 میں بھی وہی صریح کرتے۔ اگر ترقی اپنی ضرورت کے لیے کتاب شب بھی اپنے چہرے
 سے کتاب نکال کر ترقی۔ کہ آئے تک پہنچتے رہتے۔

۱۳۔ اپنے دوسرے کام کی طرف متغزل ہو جایاں کہوں۔ کہ وہاں کہ ہذا وقت شائع
 نہ کروا گا شئی شریخ کا گزرجو۔ ہوں کی ترس سے ادا اور تھیل رہے تھے۔ تو شئی نے ان
 سے کہ پھر ترقی کیل کیاں۔ ہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہم اپنے کاموں سے غافل
 ہو گئے ہیں۔ ان کی تھیل صاحب نے فرمایا: آج غافل تھیں کو کسی کا علم دیا گیا ہے
 اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ السلام سے کہا: ہذا زہر غنہ فاصب بہ الہم شریخ (۱)
 ”جب تم غافل ہو جاؤ (یعنی عیادت۔ کر لیرا غافل ہو جاؤ۔“
 ایسے کام اور دوسرے کام کے درمیان وقت کو نہ بچتے کہ

۱۵۔ اپنے اعمال کا تھیل رکھو

۱۶۔ اپنے مقربہ اوقات کا بھی صریح ترتیب دو۔

۱۷۔ وقت۔ جگہ اور سفر یہ جگہ سوچنے کے وسائل۔ سنا بھی طرح کا ترتیب حاصل کرو۔

۱۸۔ پہلے سے اللہ کی قسمیں کے بھی کسی کی ملاقات نہ کرو۔ اور وہاں کو بھی کہ اپنے
 اوقات سے استفادہ کرنے میں تعاون کرو۔

۱۹۔ ملاقات کے آداب کا تھیل رکھو۔

۱۶۔ اکٹھا ہوتے ہیچہ راحت و آرام کے لیے بھی ایک وقت متعین کروں گے اس کی بھی ضرورت ہے۔ یوسف فرخانی فرماتے ہیں: "نکاری زندگی پیچیدہ ہونا ضروری ہے جس کے دوران کچھ راحت کا وقت ہو تاکہ اس کی زندگی راحت میں چائے خورد و نوش کے لیے کچھ وقت دیا جائے۔"

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہی کھانتا تو کچھ دلی بلب تھک جاتے پھر لاتھو مے ہو جاتے ہیں۔

نکاری مشکل یہ ہے کہ راحت اور آرام اسے حق سے نرانا وقت لے لیتے ہیں لیکن عام مطلب یہ ہے کہ راحت کے لیے مناسب وقت ہو اور اس کے مناسب ضرورتوں اور پیکار کی سرنگ نہ ہو جائے بلکہ اگر انہیں شدید چڑھ کے ذریعہ اسے تسکین کو راحت سے روکنا ہے تو آرام کے مقابلہ میں یہ بہتر ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما جب تھکے جاتے تو کہتے: "شعراہ کا دیا جانے والا"۔ حضرت ابن شہر بنہ اللہ علیہ جب حرکت کو رکھ کر تھک جاتے تو اشعار لکھنے لگتے یہ بہتر ہے کہ اسے مضمون کے ضمن میں راحت بھی ہو اس طرح اکٹھا ہونے کا احساس ہی قائم ہو جائے تاکہ راحت کے ساتھ ہی تسکین ہو جائے گی۔

اکٹھا ہونے کا مطلب کو معلوم کر کے اس کا علاج بھی کرنا چاہیے۔ اسی طرح سب کام کرنے کی جگہ اپنی ڈائری میں کی جاتی ہے یہی اکٹھا ہونے کا ہے۔

یہاں۔ درخش بلکہ تمام کو چاہئے کہ اپنے اپنے کام کے لیے درخش پختہ کر دے کہ یہ نا کارہی اور درخش کو صحیح طور پر انجام دے سکے۔ رسول اللہ ﷺ کے قول کو ہمیشہ یاد

رکھو، طاقت ہو تو کسی بجز اور نہ بند رہے۔ بے گزور مولا سن کے مقابلہ میں ”ہر علی کہادت“
 ہے۔ ”تجیح و سالم جسم میں عقل عظیم ہوئی چاہیے“ ”میر علی“ ماقام بخاری کے ہمارے میں
 کہتے ہیں: ”میں بہت سالوں تک اللہ کے ساتھ رہا لیکن میں نے صرف و صرف وہی
 کے حق کا دفاع نہ کیا کرتے دیکھا، روز میں اللہ کے مقابلہ میں کوئی کامیاب نہیں ہوتا تھا“
 و عبادی علم میں اپنی مشغولیت کے باوجود بھی نگاہ بازی و دوزخ میں مصروف مشغول کرتے
 تھے۔ سوچنا چاہیے کہ اس سے لیجان کو کئی کی بات نہ کرنا کتنا ضروری ہے۔

۱۸۔ اس وقت کی ترتیب کی پابندی کیجئے اس وقت تک نہ سوچو چاہے کچھ میر اور
 پابندی کے تھا اس سے سزا نہ ہو وقت قہار سے ملنا شرابیہ آیت کریمہ مختصر ہے
 ”وہو الذین یبغضونہ حبیبہم یبغضونہ“ (المائدہ ۶۹) ”جو ہم میں کوئی
 اور ناپسند کرتے ہیں ہم ان کے لیے اس وقت راستہ کھول دیتے ہیں۔“

بدلیا رکھو برائے نفاق

۱۔ اپنے پیسے و فاقہ کی پابندی کرو۔

۲۔ کاموں کو طرہ کی انجام دینے والے ہو۔

۳۔ حق کاموں سے باز نہ کرو۔

۴۔ بڑی بات نہ رہیں یہ خصوصیت ہو۔

۵۔ کاموں کا انجام دینے والے ہو۔

۶۔ اپنے کاموں میں جتنی بچھا کرو۔

۷۔ مقررہ وقت پر کام مکمل کرو۔

۱۔ کبھی کام نہ کرنے سے احتیاط نہ کرو۔

۲۔ اپنے کام کو منقطع نہ کرو۔

۳۔ وقت ضائع کرنے والی چیزوں سے بچو۔

۴۔ بنگالی مالداروں خیالاً سے بچو۔

۵۔ پاکی صحت کا سوا پاء۔

۶۔ ضائع ہونے والے اوقات سے احتیاج نہ کرو۔

۷۔ اپنی دوسری بار بار کی طرف بھٹک نہ جاؤ۔

۸۔ اپنے دوسروں کی پابندی نہ کرو۔

۹۔ کتا بھٹ سے بچو۔

۱۰۔ ورزش کی پابندی نہ کرو۔

۱۱۔ اپنے وقت کی ترتیب کی پابندی نہ کرو۔

مستحبت اور نگرانی

نگرانی اور مستحبت کا مطلب یہ ہے کہ غلط کاموں اور اس شخص سے
کرنے والی چیزوں کی تعمیل کی جائے اور مثبت امور سے فائدہ اٹھایا جائے اور منفی امور
سے بچا جائے۔

فہم نگرانی کے اسباق مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ فوری نگرانی اور مستحبت: غلط کاموں کے ساتھ عملی اقدامات کی جانے لگی ہیں
۲۔ کہ بہت جلد سے پہلے کوئی چیز اور چیزوں کا علاج کیا جائے۔

- ۴۔ احترام نگرائی مسلسل چاہیے۔ یہ تجوہ تجوہ کا نقطہ کے بعد لگا کر چلی کیا جائے
- ۵۔ کشادگی نگرائی: وقت اور محنت کا نقد سے بچا جا کر حق نہ کیے جائیں۔
- ۶۔ اصلاحی نگرائی: صرف غلطیوں کو نکھینے اور غلٹی کو لانے کے مقصد سے نہ ہو۔
- ۷۔ مضبوط نگرائی: صرف حقیقت سے ہٹ کر جلد کارروائیاں نہ ہوں بلکہ منصوبہ اسی کو نافذ کرنے کے حالات کے مناسب بھی ہو۔

وقت کے انتظامی مراحل

- ☆ وقت کی منصوبہ بندی
- ☆ پرمیکاسوں کی درست
- ☆ نظر
- ☆ قابض اور گرائی

کاموں پر مکمل توجہ

کاموں پر توجہ سے مراد کاموں میں پوری طرح متوجہ اور غرق ہونا ہے تاکہ کام باکلی اور مہمائی کے باطنی وجوہات تک پہنچ سکے۔

نظام کے بارے میں سمجھتے ہیں کہ زندگی میں کوئی بھی کام ایسی نہیں ہوتی جہاں جس کو سخت کام اور بڑی توجہ دینا پڑے۔

ادرا اور کانگو پن کو لائق تھمرا گئے ہیں اور ان میں سے ایک اپنے کاموں پر توجہ دے چکا ہے، انسانی زندگی کی منزلت جتنی ہے برکت، جب سال کے آخر میں امتحان کے دن قریب آتے ہیں تو طلبہ علم حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ان کے پاس کو بھروسہ کرنا، ساری توجہ میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ وہ کتاب کھول دیتے ہیں اور ان کے دلوں کو اپنے آنے کی خواہش کے لیے تھک دیتے ہیں، پھر وہ اپنے دل کے لیے لڑائی لڑتے ہیں اور اسے یامیں لے کر دیکھتے ہیں، ان کا دل دیکھتے ہیں کہ یہ اس لیے ہو رہا ہے، اس طرح وہ تعلیم کو ضائع کر دیتے ہیں، انسانی زندگی کا وہ ہو جاتا ہے، اس کے لیے ایک ہی کام سمجھنا چاہی ہے کہ وہی توجہ دینا ہے۔

سمس اور بیٹا ریل سیم کی طرح ہر انسان دنیا کی مشکلات کو حل کرنے کی کوشش کرتا ہے، وہ اپنی ذاتی مشکلات کو حل کرنے پر توجہ دیتا ہے اور اپنی کوشش کو حل کرنے پر توجہ دیتا ہے، اس کا کام ہوتا ہے اور اپنا بھی نقصان کرتا ہے۔

ہر مسئلہ کے لیے مخصوص وقت رہتا ہے

بعض لوگ تم سے کہتے ہیں: تمہیں میں مطالعہ پر توجہ دینا چاہیے، میں نے
 امتحان کے دوران بہت سی کتابیں پڑھ لی ہیں، ان جیسے لوگوں سے ہم کہیں گے: انہیں
 وقت کے لیے ایک مسئلہ بتا ہے، اس وقت صرف اس لیے توجہ دینا ضروری ہے، طالب
 علم و امتحان سے پہلے مناسب نصیحت کی کتابوں کے مطالعہ پر توجہ دینا ہے تو کامیاب ہوتا
 ہے، انسان کے لیے کھانا کے موسم سے پہلے ضروری ہے کہ ہارٹ کا موسم شروع
 ہونے سے پہلے دھان کاٹنے کے لیے اس طرح سیاست دان و تنظیم ہوا اقتصادی آرڈر کا
 حال ہے، ہر وقت میں اس کے پاس خاص مسئلہ اور ٹیکہ ہی ڈسکہ ہوتی رہتی ہے، وہی
 پر توجہ دینا ضروری ہے۔

بعض قائدین ہر کام پر توجہ دیتے ہیں، ایک کام کے بعض حصے میں ہنگامی
 کرتے ہیں اور اس سے ہٹ کر دوسرے کاموں میں مشغول ہوتے ہیں، اس پر پوری
 توجہ نہیں دیتے، جس کے نتیجے میں کام ضائع ہو جاتے ہیں، ان طرح وقت بھی
 نہ ہار ہو جاتا ہے، اگر وہ اپنی پوری کوشش اور محنت و سزا جیت لیتے، استطاعت کے
 کاموں میں لگاتے اور دوسروں کو ان کی استطاعت کا کام دیتے تو تمام امور اچھے
 اچھے سے سامان و ذرائع کے مطابق انجام پڑتے، سب ڈاک اپنی کوشش کرتے اور
 بھریں نتائج و فرائض حاصل آتے، یہ مسئلہ مرکزی حکومت میں کوئی مسئلہ ہے جو تمام
 کام اپنے ہاتھوں ہی سے انجام دینا پسند کرتے ہیں، نراش کا کام کرتے ہیں اور
 دھوکہ دہا ہر کار کرتے ہیں حالانکہ انتظامی کاموں میں بڑے تجربات اور ذہنی

نرا وقت کی ضرورت ہوتی ہے اس کے پیچھے صرف انا نیت بن کارفرمائیں رہتی تھیں۔
 کبھی کبھار کاموں کو بہترین انداز میں انجام دینے کی خواہش کے ساتھ ہر خیال بھی
 دیتا ہے کہ چکا اس کے ذریعہ ہی صحیح طور پر انجام پائے گا، سب مہم جو اوتھم ہے زمانہ
 کے گزرنے کے ساتھ مائنس میں سے لٹھ و فراء و کام کے پھیرنا جائیں گے، لائن کی
 ایجاد کی صلاحیتیں ختم ہو جائیں گی، لہذا ہر چیز کا انجام دینے کی آپ سے کتاب اور ہر وقت
 حفاظت رہے گا جس کے نتیجہ میں کامل توبہ بخش رہے گی اور عطا اور انشا ہی میں
 کزوری ہوئے گی۔

مستقبل کا سرخیل

تفہات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ بہتری لوگ۔ یعنی مستقبل کا سرخیل
 گروہ مندرجہ ذیل صفات کا حامل ہوتا ہے:

۱۔ ایک وقت میں ایک ہی مقصد پر توجہ دینا (فحص بعد فالحہ من قلبین نو
 جوفہ یح) (الانساب) اللہ تعالیٰ نے کسی کے عین میں دل لکھا جائے۔

۲۔ تجربہ اور عقلی طاقت سے انتخاب یعنی ایک ہی سوچ کو پاتے ہیں، مگر اس سے بہتر
 دوسری سوچ یا عقلی سوچ کا عدم لاندہ انہی کا شیخ ہو جاتا ہے تو اس کو چھوڑا ان کے
 لیے ہار لکھا جاتا "تکنت مؤمن کا تشدد مل ہے۔"

۳۔ ان کے پاس ہر مشکل کے لیے منظم طریقہ کار رہتا ہے یہاں تک کہ ہنگامی مشکل
 کے لیے بھی۔

مندرجہ ذیل چیزیں کسی بھی پر قدم مرکوز کرنے کے لیے معاون ہوتی ہیں:

۱۔ اولیات یعنی اول اول کاموں کی تعیین اور ترتی کا ایسا ارادہ

۲۔ برسرگرمی کے لیے وقت کی تعیین

۳۔ اسباق و ایام کی تعیین اور ترتی

۴۔ موضوع بحث مسئلہ میں کامل دستاویز کام کے ذریعہ اس مسئلہ پر غور و تحقیق کیا جائے اس طرح کام سے غافل ہونے کے بعد بھی کر سکتی ہے چنانچہ اس میں صرف کر سکتا ہے اس کام کو مکمل کرنے سے پہلے اس کو ترک نہ کرے۔

۵۔ اہم سرگرمی کے لیے اچھے وقت کی ضرورت ہوتی ہے جس میں انسان کا ذہن صاف اور شمع چمکتی رہتا ہے مثلاً صبح کھاتے ہوئے وقت (صبحی ہفت کے لیے صبح کے وقت میں برکت دینی لگی ہے)۔

☆ اپنے اولیات کی تعیین کیجئے

☆ برسرگرمی اور کام کے لیے وقت چاہی کیجئے

☆ حتیٰ الامکان کاموں کو ایام و سبب کے حوالہ کیجئے

☆ اپنے اہم مسائل میں مشغول ہو جائیے

☆ چلتی کے وقت سے قانع نہ اٹھائیے

سب بڑی کے قصے میں اسلام پر مسلمان کو صحت نرہ ہے کہ وہ اپنی شخصیت کی
کامیابی اور بدنامی میں کسی شخصیت میں تعاون نہ کرنے والے تمام دینوں میں یہ قیود ہیں
اور یہی طریقہ کار صحیح ہے:

۱۔ ایمانی تہذیبی تربیت: یہ بڑی مہم اور بڑا مسئلہ ہے کہ خیر و شر

کے لیے تہذیب کی تربیت، ایسے اور مادہ کو بہترین طریقے کی تعلیم، مگر یہ تربیت کی جائے

۲۔ انسانی تربیت: جس سے تمام لوگوں پر قیود و چارے والا سماج بن جائے۔ قیود کا ہے

۳۔ آپ صحت اور اخلاق کے لیے دین کے دین اور جہاد کے لیے دین اور جہاد کے لیے دین

(انجیل کے لیے) کہے ہو کہ ہم نے تم کو ایک سربراہ اور ایک گورنر سے یہ دیکھ کر ہر قسم کو

قبیلوں اور مذاہبوں میں تقسیم ہے تاکہ تم ایک دوسرے سے بھی لڑ سکو۔

۴۔ کمال اور شرف تربیت: جو انسان کے دینی اور دنیوی دونوں سطحوں کو نکالتی ہے

۵۔ تعاونی تربیت: انسان کی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لانا اور باقی رکھتی ہے۔

۶۔ دائمی تربیت: حقیقت اور اس کے تمام مطالبات کا نیاں رکھتی ہے۔

۷۔ مسلسل تربیت

۸۔ اخلاقی تربیت

۹۔ اجتماعی تربیت: جو تمام ان صفتوں اور چاروں کی مہم کو نکالتی ہے۔

یہ انسان اپنے ہر درکار کے لیے بہترین ہے، اس کے حقوق و ذمہ داریاں

واقف ہو جاتا ہے، اپنے فرائض کا سوا کر لینا ہے، اپنے وقت کی مناسبت ہے کہ کیا ہے

قبول اپنے تمام مطالبات کو انجام دے سکتا ہے، مگر ان کے ذریعہ اپنی ذات کو بروئے کار

میں بھی تیرا پائی لاسکتا ہے، ہم یہاں پر انسانی ذات کو بروئے کار کر رہے ہیں۔

۱۔ ایمان اور علم و تعلیم

اسلام نے انسانی شخصیت کی تعمیر پر بڑی توجہ دی ہے اور اس کے مادی، روحانی اور عقلی تمام پہلوؤں کی سعادت کی ہے، ہر پہلو کو دیکھنے پر اثر و عمل کرتا ہے اور سعادت و اقبال کا ازلی سے حاصل ہوتی ہے اور اسی صلاحیتوں کو مکمل کرتی ہے اور اسی کا تعاقب کرتی ہے۔

۱۰۔ علم کے ذریعہ فحاشی، خیرات، شر کے درمیان اختیار کرنا ہے۔ اہل علم علیٰ اہل عوام کی تعمیر اور معاشرہ کی تہذیبی کارنامہ ادا کرتے ہیں۔ اچھے لوگوں سے بد لوگوں، بد لوگوں سے اچھوں، بد لوگوں سے اچھوں کی اصلاح ہے۔ (الزمراء) ”کیا علم والے اہل علم علم ہالے کی باتیں جوسکتے ہیں؟“

قصود مطلب دین اور دنیا دونوں کا علم ہے۔ اسلامی تہذیب کا ستارہ دونوں جہاں میں اس وقت تک بچھڑے گا جب تک مسلمان علم حاصل کرنے میں سہجہ نہ کریں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فرشتے طلب علم کو پہنچے گا۔ گھر سے اٹھنے والے ہر شخص کے لیے اس کے اس عمل سے خوش ہو گا۔ چاہے پوچھنا ہے یا دینا ہے۔

مسلمانوں کے لیے علم فتن کے اعلیٰ درجہ تک پہنچنا ضروری ہے تاکہ علم اور ایمان کی بنیاد پر آئینوں اور معجزوں کی محفل پر غور کرتے ہوئے اپنی شخصیت اور اپنے معاشرہ کی تعمیر کر سکیں۔ یہی علموں کی ضروریات و اختلافات اور ان کے استعمال و تقویت کے لیے ان کی تعلیمات و اصولوں پر غور و تامل اور خود

موجباتی جسوسم سم مرتفقہ میں فی نفس السورۃ برحقہ فی ارجاء ما خلقت
 من بعدہ من سجدۃ فی نفسہ من ذہب منہ (قل لہن، ۱۵۱-۱۵۲) یہ ایک
 تہہ بانوں اور ریلوں کی تحقیق میں۔ ماٹ اور دن۔ کونے جاتے ہیں محلہ میں۔ کہ
 لیے بنا ہاں ہیں جو کمرے میں اور لیے منہ کا ذکر کرتے ہیں۔ اور آجانی و ریلوں
 کی تحقیق پر نو کرتے ہیں (وہ کہتے ہیں) سے تار سے پرہیز کرتے ہیں یہ بنایا
 نہیں کیا۔ تیری ذات پاک ہے۔ ایسی بہیم۔ کھٹاب سے بچا۔

بنا ایک وقت منہ کے ذکر کے لیے جو "تہذیبی ذہان اللہ کی ذکر۔ تہذیبی ذہان (وہ)
 بنا ایک وقت ظنی کتابوں۔ کو طبع۔ کہ لم ہو" میں۔ کہ ساتھ منہ ٹیو کا معاملہ
 چاہتا ہے اس کو دین کی کھجور کرنا ہے۔

بنا ایک وقت قرآنی ہے اور پڑھانے کے لیے جو "تم میں پھر وہ شخص ہے جو
 قرآن پڑھتا اور پڑھاتا ہے" (بخاری)۔

بنا ایک وقت پورے شروع و ختم کے ساتھ عبادت اور فراغت کی اور تہذیب کے لیے
 ہو "تہذیبی ذہان"۔ کو دین جو ہے۔ قرآن دیکھ رہا ہے یہی تک کہ میں اس سے
 محبت کرنے لگا ہوں (بخاری)۔

بنا ایک وقت اپنے انتہاس کے میدان میں غمی نہ کر کے لیے نو دنا کہ وہ اپنے
 انتہاس میں پہلی بار کو دینا کر ہے "منہ کہ بہ بات چند ہے کہ جب تم میں سے
 کوئی کسی کام کو انجام دے تو اس کو پہلی کے ساتھ کرے"۔ سزا و عظم کی کتنی ہے
 (بخاری)۔ (علی) "تہذیبی ذہان" کے نام سے اس نے تم کو

بیجا کہا۔ ”اسی طرح متکرم ٹھونکتا ہو وعلومِ ہنر سے کی گئی ہے۔

صالح معاشرہ مسلمانوں کے صلاح میں اضافہ کرتا ہے۔ اس پر توجہ دینا ہے اور اس کی معایت کرتا ہے، قبیح کے مذہب معاشرے میں کے پاس سوچنا اور انکار کے وسائل، اسلام سے دور کرنے والے بلکہ اسلام سے حقارت میں تالیفِ تعلیم، مختلف قسم کے لوازمِ ابدان اور اس کے ذریعہ پھیلانے جانے والے جوڑے مٹا کر اور بچہ صلی کو طالب علم کے ذہن پر سب چیزوں کے مطالعہ میں کم وجہ کی چیز دیا گیا ہے، جب طلبہ کوئی چیز پڑھتے ہوئے نظر آتے ہیں تو ان کے ہاتھوں میں پٹیوں کی کتابیں، جاسوسی ناول، عوامی صحبت کے افسانے، اخلاقی پگالنے والے ایسی ایسا نظر آتے ہیں۔

جب کوئی فرقہ وارانہ پارتی حركات کے خلاف بیعت کرتا ہے تو ان کو بکھری میں نشانہ کیا جاتا ہے، ان کا سبب صرف یہ تھا کہ ان کے اس اسلامی کتابوں کو پائی جاتی ہیں ان تمام چیزوں کو دیکھتے ہوئے مسلم طالب علم اسلامی عملِ اسلامی ہو یا اسلامی تعزیرات کے لیے ضروری ہے کہ وہ مذہبِ زلی، انویں پر خصوصی توجہ دینے

✽ مسلمان اور اس کے مسائل میں آگے بڑھنے پر توجہ دی جائے۔

✽ محضرات ہونے والی نسلوں پر عملِ ذہن اور کدھت دینے اور مختلف شاخوں کے حصول کے لیے توجہ دی جائے۔

✽ کچھ مشق کیے جائیں تاکہ اسلامی ملک کے ماحول کو بچاؤ کی کڑی نیت دلی جائے

✽ ایمانی اجتماعات مشق کیے جائیں تاکہ انکوں میں اور تالیفِ تعلیم میں موجود کچھ اس کے ذریعہ پر مبنی کی جائیں۔

ہو۔ علمی اختصاص پر اس طرح توجہ دی جائے گا سیکشلسے مسلم نو جوان اپنے معاشرہ میں اپنے علم، ماحول، اور اختصاص کی وجہ سے ممتاز قائم رہیں گے۔

ہو۔ نیک صحبت پر توجہ دی جائے، جب بھول جاؤ تو وہ نصیحتیں یاد دلانے اور نیک کام کرنے میں تمہارا تعاون کرے، ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”آؤی کا اندازہ اس شخص سے لگاؤ جس کی وہ صحبت اختیار کیے ہوئے ہے کیونکہ آؤی اپنے جیسے آدمی کی ہی صحبت اختیار کرتا ہے“، آج کل یہ محاورہ عام ہو گیا ہے ”مجھے بتاؤ کہ تمہارا ساتھی اور دوست کون ہے، میں تم کو بتا دوں گا کہ تم کون ہو“۔

یہ تمام اسباب دو سال کی ایک مسلمان کو اپنا طریقہ کار متعین کرنے اور جب کوئی ہی ہو جائے تو اپنے لمس کا محاسبہ کرنے میں تعاون کرتے ہیں، اسی طرح اس کو اپنی طبیعت سے یہ سوال کرنے والا ملتا ہے کہ تم نے یہ کیا کیا؟ تم نے اپنا وقت کہاں صرف کیا؟

بہترین دوست مفید کتاب

ضروری ہے جو بعد میں ملے ہیں :

۱۔ جب کام کے لیے جائزہ قیہاری مبحث ہو چکی ہو اور اس کام کے لیے اپنی مکمل لیاقت و صلاحیت کا احساس ہو، اگر محنت سرور و عطا علیہ لیا جائے تو محکمہ کا احساس بھٹک کر صورت میں بھی قیہار کا کام مکمل نہیں ہو گا۔ کام پر مکمل توجہ نہیں ہوتی یا کام ہی نہیں کر پاؤ گے اور اپنے وقت کو حلال نظر میں منظر نہیں کر سکو گے یا وہی ملزوم جاؤ گے چھٹی کی غلطی پر غصہ ہائے گا قیہار سے لیے بہتر یہ ہے کہ مناسب وقت تک آرام کر لیجئے اور اسے سرخس سے شکایاں ہو جانے کے بعد کام کے لیے راہیں آجائیں۔

۲۔ جس کام کو شروع کیا ہے اس کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کا ایک کام کے مکمل ہونے سے پہلے دوسرے کام میں ہاتھ ڈالنے سے وقت ضائع ہوتا ہے اور ایک کام کے مکمل ہونے سے دوسرا کام کرنے کی خرابی وجہ ہا اور شکاٹ میں اضافہ ہوتا ہے۔

۳۔ ہر کام کے اخیر میں محکمہ تک جاتی ہے اور ہر چور چور ہو جاتا ہے اور جوڑی ہی راحت کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس صورت میں سب سے بہتر یہ ہے کہ جس کام کو تمام دے دے رہے ہیں اس سے پہلے کہ دوسرے قسم کے کام یا ایک مونسور سے دوسرے مونسور میں منتقل ہو جائے اور اس کا کام دے دے مونسور میں کام پر لگ جائے کہ اس سے کام مکمل ہو کر آرام سے آگے بڑھ کر دوسرے کام میں مشغول ہونا بہتر ہے۔

۴۔ شکاٹ پر توجہ پانا : مونسور اور مونسور وقت کو منظم کرنے کا یہ لازمی کام ہے ہر وقت شکاٹ اور مونسور کے متعلقہ کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ لیکن اس طرح وقت گزارنے کے ساتھ قیہار موقوفہ وقت ہو جائے گا جس سے تمام شکاٹ کو حل کر دینا

عمل کرنے پر قادر ہو جائے۔

۵۔ اگر تم بعض لوگوں کے ساتھ جس کام کرتے ہو پورا اقدار کے ڈر دہن ہو
دوسروں سے کم از کم آدھا ٹکٹ پہلے نام پر پہنچ چاہیے اس قدر وقتی وقت میں نام میں نام
کاموں کو تیار رکھ سکتے ہو جن پر نڈر حلقہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے اور اپنے باقی
کام کرنے والوں کے لئے کرتے کے کام بھی تیار رکھ سکتے ہو اس طرح فخر ہو چلے
عملی ہر ایک کو اپنا کام سامنے نظر آئے گا۔

۶۔ اپنے وقت کی قیمت بچاؤ، اگر تم اس وقت کے ڈر دار ہو اور آٹھ گھنٹے کام کرتے
ہو اس کا مطلب ہے کہ ان کے فخری کام کا ٹکٹ پر ۸۰ گھنٹے میں ہو تم ان سے
بہتر ہیں ان کا اس کام لینے کے ڈر دار ہو، اگر وہ لوگ تمہاری جگہ سے تمہاری تعلیمات
ابہرہ لواتے گئے ان کا اس کام لینے فخر نہیں رہے گا، تمہاری بہت بڑی غلطی ہے اس
کام کے وقت کا بہت بڑا نقصان ہے کیونکہ اس طرح وہ کام کے نظیر دیا جائے گا جس
اوقات کو سرگرم ہر شخص ادارہ میں مشغول رہے گا سب سے بڑی طرح سے ہو کہ تمام
رقم کارکن سرے میں بلاؤ جانے اور اس چھوٹی سی کاٹھن کے دکان
کاموں کو تقسیم کیا جائے، پھر ان کی ثقہ مرکزوں کے درمیان تقابلی کیا جائے اور اس
سے پہلے دے گئے کاموں کی انجام دہی کے مسئلہ میں سرگرمی رہت لی جائے، یہ بات
نکلی ہوئی بات ہے کہ کتنا کٹھن اور کتنا بڑا ہے جو یہ بکھیرا ہے میں نہیں جانتا ہے۔
منا سب سے کہ ایک ایک رشتہ کار کو اپنی رشتوں سے اس کے حوالے دے گئے
کاموں کی عدم انجام دہی پر غصہ کیا جائے۔

۷۔ سب لوگوں کے منہ سب کا عزیز ہوا ہے۔ آج کا کام کل پر ہٹا لیا جائے اس کے ساتھ اپنے ہٹا لیا ہوگا۔ کو بھڑکی کرینگے۔ چاہی ضروری ہے تاکہ ایک ہی بندہ کے ساتھ کام کر ہی۔

۸۔ تیار ہو کر توجہ دینا مناسب رہتا ہے ضروری ہے جو غرض مقصود پر تیار ہی طرف رجوع کیے بغیر مناسب تیار رجوع اختیار کر سکتے ہو کیونکہ اس طرح کے مناسب سے تیار رہتے ہوئے ہی ہر گز اس کو اپنے دوسرے کاموں میں لگ سکتے ہو۔

۹۔ نئی تکنیکی کی۔ یہی حلقہ آواز کا استعمل ضروری ہے مشقوں کی گہرے، بے شمار کیڑوں، کھلکھلیوں، پس، تھکنے وغیرہ دوسرے آلات جن سے کام لیا جاتا ہے اور ان سے وقت بچانے اور اس کو مستحکم کرنے میں تعاون کرتے ہیں۔

۱۰۔ فائلوں اور مشروبات کو تھپ رہا ضروری ہے، تم کو بہت سے بڑے بڑے کاموں اور نظروں کیے ہوئے متعلقہ پر چلا کر رہتے ہیں تو ان کو مائنس لکھ دوہیں اور کمالات کو اس مقصد سے مٹا دیں کہ وہ رکھ سکے، یہی نہیں رہے، ایک بھڑکی کہا وہ ہے، ہر چیز اپنی جگہ پر ہے کیونکہ ہر چیز کی ایک جگہ ٹھیک رہتی ہے، یہی بہت ہی اچھا اصول ہے اس سے مشقوں کی آواز کا وقت بچتا ہے، اگر کہہ سکتے ہیں کہ سب سے زیادہ وقت کو بچانے کرنے کا، تمہارے اس کام کا حق ہے، غیر مرعب ہو، اور دوسرے بچنے ہوئے کا تھکاہٹ وغیرہ۔

کام کے دن :

☆ ہمت اور قیطر ہو

☆ جس کام کو شروع کیا ہے پاپہ تکمیل تک پہنچاؤ

☆ کام اور راحت کی ترکیب کی پابندی کرو

☆ مشکلات کو حل کرنے کا فن سیکھو

☆ دفتر سے پہلے تم پہنچو

☆ اپنے موردیوں کے اوقات کی قیمت پہچانو

☆ آج کا کام کل پر نہ لو

☆ اپنے نائب کو ہر چنگ دو

☆ نئے آلات کو استعمال کرو

☆ اپنے کام باپنی خاکلوں باپنے موصومات کو مرتب رکھو

بعض سرگرمیاں

۱۔ غلط

”جب تم کو سلام کیا جائے تو اس کا بھر جواب دو اس ادب کی اسلام نے ہم کو تعلیم دی ہے۔ سلام کی طرح ہی بے ادبی کا بڑا ترین عیادہ ہے۔ استقبال کرنا اس میں ٹھیک ہوئی باتوں پر توجہ دینا اور جواب دینا اس کا جواب دینا ضروری ہے یہ بات پھر یہ نہیں ہے کہ تم اپنے کسی ساتھی کے بارے میں یہ سنو کہ وہ صرف اپنے مزاج کی آواز کی سمجھنے کی وجہ سے غلط کا جواب نہیں دیتا اس مسئلہ میں مزاج اور تعارض پر عمل کرنا تمہارے کاموں کے لیے نقصان دہ ہے سوچو کہ اگر تم نے اپنے کسی ساتھی سے بعض مسائل پر بات کی ہے اور تمنا ہے کہ وہ تمہارا جواب دے گا مگر اس مسئلہ میں اس کے نام اور جنت کا بھجوا دیا اس کے جواب کا انتظار کرنے لگے۔ یہاں دونوں تک انتظار کرنے کے باوجود کوئی جواب موصول نہیں ہوا کیونکہ تمہارے اس ساتھی کا دل کھٹکا مروج نہیں ہے۔

کیا تم بہت دن گزرنے اور طویل انتظار کے بعد اپنے احباب سے ملنا کر سکتے ہو؟ کیا تم اس کا یہ رد قبول کر لو گے کہ میں جواب اس لیے نہیں دے سکا کہ میں غلط کیونکہ عادی نہیں ہوں؟

بہت سے موقعوں پر غلط کرتے ہیں جن کے کھٹے دلوں کو تمہارے جواب کا انتظار دیتا ہے۔ چاہے تمہارے حالات کچھ بھی ہوں اور جواب کسی بھی اعذار میں دیا

باغے، جب تم ان کو جواب دو گے چاہے اس میں ضرورت ہی کیوں نہ ہو، جن کو
 اطمینان نہ جائے گا اور تم پر اور تمہارے کاموں پر ان کے غمزدہ شیعہ اضافہ ہو جائے
 گا، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ اپنے دوسرے خط میں تمہارے صرف جواب لکھنے کی وجہ سے
 تمہارا شکریہ ادا کریں۔

ایک کہاوت مشہور ہے 'خط نصف ملاقات ہے'، میرا خیال ہے کہ جن
 دلوں میں محاورہ کی ضرورت زیادہ ہے، کیونکہ مساجدوں کی دوری اور کاموں کی کثرت
 کی وجہ سے تمہارے ساتھ کسی یا دوست کے لیے ایک سے زیادہ خط لکھنا مشکل ہے ۱۱
 خط۔ کماز پوری ہم سب کا خیال کرتے ہیں

خط کے ذریعہ ہی کسی منصوبہ یا کاغذوں کے پر ورام پر اتفاق کرتے ہیں اور
 اس کے ذریعہ ہی ہم مجھے دلوں اور مجھے موقعوں کو جیسے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔
 پر کاغذوں۔ کہیں جب میرا ہے مگر یہ پتہ کس میں پتہ کس میں پتہ کس میں پتہ کس میں
 کی بہترین مہمان نوازی یا استقبال ملاقات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے خط لکھتے ہیں،
 میں ان کے ساتھ تڑپے ہوئے بہترین لحاظ پر اپنی احسان مند کی کا تمہارا کہہ دوں
 اور میں وضاحت کر دوں کہ یہ کاغذوں مختلف شکل و طرح کے ہوا کہ بہترین اور مفید موقع
 تمام میں افراد میں بعض لوگوں کے جوابات بھی آتے ہیں اور بڑے مفید تعلقات کی
 ابتدا ہوتی ہے۔

اس طرح سرسری ملاقات یا کسی مفید ملاقات میں تہد لی ہو جاتی ہے اور اگر
 کاغذات یہ ہے کہ وہ دوسرے شعائر کی ایک قسم ہے ہر اہمیت کرنے والے ہر شخص کی

فالک نے کاراجانا ضروری ہے، جس میں ان کے خطوط کا خلاصہ ہوا، کتاب کی طرف دوبارہ
 بارخط لکھا جائے جس کے نتیجے میں دلتے تزلزلے کے ساتھ قہار سے خطوط پر اس کی
 توجہ ختم ہو جاتی ہے۔

خطوط کھینچے۔ کہ، یہ ایک وقت تکھی کرتا ہے، یہ اس وقت تمام خطوط کا
 جواب لکھا جائے، خط نکلتے ہاتھ کا جواب دینے میں خیریت کی بجائے قریب کتاب خیریت
 کوئی چھو۔

بہت سے لوگ اس طرح مختصر بہت خطوط لکھتے ہیں، یہ بھی ممکن ہے کہ ایک
 خط رہے کتاب ایک اہم عنصر ہے اور خط لکھنا ممکن ہے، عبارت کی خوبصورتی، اس کی
 گہرائی، ماسوش، کتاب نگار، کرسن اور کام میں ملتی۔ کہ مختصر نہ، حاصل ہوتا ہے
 منجانب سے ہاتھ پر انیسرے تمام لفظوں اور نکلنے سے بچنے سے کیا کتابوں نے
 ترکی کے ایک اور انداز میں لکھا، ایک درست کی ملاقات کے دلتے میں نے
 دیکھا کہ وہ ہر ایک خط کو بے انتہا سے تمام سے لے کر چھوٹا کر دیتا ہے۔

کیا جانی معذرت اس پر توجہ دیتے ہیں؟

۲۔ خون کا استعمال

خون لہڑائی جھانڈا، نظمیں فکروں میں سے ہے، خط سے ماسوش الفاظ اور
 مرحلہ کا خط مختلف ہے، خون سے آواز کی ترقی اور محبت کی مراد، مختلف ہوتی ہے۔
 بہت سے لوگ، ہمارے اس زمانہ کو گناہوں اور ہوائی جہاز پر قیوں لہڑتے آئے تیزی
 کے زمانہ سے مشورہ کرتے ہیں، انہوں نے تیسرا، اعلیٰ مرتبہ کی معلوم ہے، ماسوش ہوا جاتا

ہے، آجکے میں گفتگو ہوتی ہے جو دل خیزاں ہوتا ہے اور کسی مسئلہ پر اتفاق ہوتا ہے

قانون استعمال کرنے کے لیے چند جادوئے قیام میں پیش کی جا رہی ہیں۔

ہاں اسے قانون کو انٹرکٹری سے مراد طے کیا جاسکتا ہے جس میں ہدفوں نمبر لکھے جائیں
اپنی ضرورت کے قیامی کا نمبر جوتی کرنے کے لیے صرف قیامی دیا جاتا ہے ہاں ہے جس
کے بعد ایک ہی نمبر دیتے ہی اس آدلی کا نمبر خود بخود واکل ہو جاتا ہے، اس سے
محنت بھی بچتی ہے ضرورت کو حل کرنے میں بھی مدد دیتی ہے۔

ہاں اسے قانون کا ایسے نمبر سے مراد طے کیا جاسکتا ہے جس میں قیامی دیا جاتا ہے
مرکبہ دیا جاتی ہیں جس کو مناسب وقت پر دیا جاسکتا ہے، اسی طرح انٹرنیکٹ بھی
نیمپ کر کے دکھا جاسکتا ہے کہ بعد میں قانون کیا جائے یا قیامی وقت یا دوسرے نمبر ہدفوں
ملا دیا جائے یا کوئی پیغام دینا ہوتا ہے دیکھو۔

ہاں جن لوگوں سے رجوع کرنا چاہا جائے قانون نمبر اپنے معاون کے حوالہ کیا جاسکتا ہے
کہ یہ نمبر داخل کر کے اور جب مطلوبہ شخص ملے مشترک قانون پر مامور کرے۔

ہاں اگر تم کو کسی اہم مسئلہ کے بارے میں گفتگو کرنا ہو تو اس کے ضروری کاغذات پہلے
ہی ایک جگہ جمع کر لیں تاکہ تم سے کم وقت میں مطلوبہ بات مکمل کی جاسکے، گفتگو کے
اہم نکتوں کو لکھنے کے لیے قلم کار کا پی قانون کے آخر پر مامور کرنا چاہیے۔

مناسب مہلات میں قانون سے رابطہ کر کے اسی طرح رجوع کرنے والوں کو
بھی بتایا جاسکتا ہے کہ رابطہ کا بہترین وقت کون سا ہے۔

اس طرح تم اس عظیم محنت سے استفادہ کر سکتے ہو جو دیا دینے والے کو

قریب اور مشکل کام کی آسان کرتی ہے اور بالفاظِ دہانہ کی گفتگو کی جاسکتی ہے۔

وقت کا استعمال اس کے عقلی مقصد کو چھوڑ کر دوسرے مقاصد کے لیے کیا جاتا ہے تو یہی لغتِ طرابیح ہوتی ہے، خلافتِ اہل سنت سے کبھی یہ حکامدانوں ہوتے مگر اسی ایسا قانون و افرائیکہ پیمانہ کرنے کے لیے استعمال کیا جائے تو کام غلط پڑے ہیں بدولتِ خائن ہو جاتا ہے، اخیر محمد گفتگو کرنا، وقت گزاری کے لیے بولا ہوا اس کے ضمن میں ہونے والی گفتگو اور چٹھا ہوا لہجہ ہائے غی میں غی سے اسلام کے مصلح کیا ہے؟ محمد شہیدؑ، کھرمون، شہرہ، محمد بن عمرو، حضرت ابو عمروؑ اور اسلحہ بین القاسم (۱۹۴۷ء) ان کی بہت سی سرگوشیوں میں کوئی خیر نہیں دیتا، مگر اس شخص کی سرگوشی میں جو صدقہ کلامی لڑائیوں کے بعد پورا کلام کے کاغذ ہوتا ہے۔

حبیب اللہ ابن مسعودؓ شیخ عبدعزیز کے سامنے ایسے لوگوں کا ذکر کیا تھا جو علیہ مقصد بہت زیادہ بولتے ہیں، آپ نے فرمایا: میں لوگوں کے لیے کام کرنا مشکل ہے اور ان کے لیے گفتگو کرنا آسان ہوا، انسان اس مصیبت سے کسی سوچے کام میں مشغول نہ کر اور نہ لکھ و بدلی سے اجتناب کرے کسی کا شک ہے چاہے وہ حق میں ہو کھلی شہادت۔

۴۔ ملاقات کے لیے آنے والے

کام کرنے والے شخص کے لیے ملاقاتیں اس کو پیش آنے والی اہم ملاقاتیں ہیں، یہ مصیبت مصیبتوں میں دوسری کی جگہ پر دوسری آتی ہے۔
۵۔ وقت کی نیک دہائی کی حد سے ملاقات کا کوئی وقت نہیں ذکر کیا۔

۶۔ ملاقات کے لیے آنے والا فرد اس بات کو نہیں سمجھتا کہ کام کی جگہ گھر یا مکان

قلب و غیرہ جگہوں کے درمیان فرق ہے، وافر میں کھنگھوڑی کاموں سے مشغول ہوا ہے، مگر باقی جگہوں میں کھنگھوڑا وقت گزر رہا ہے اور اس کا کچھ بھی دوسری بات ہے۔
۵۔ آخر میں ملاجعت کا کوئی اہم نتیجہ یعنی مہمت کی تعمیل، کسی سفار کی طوائف یا سموت و اخوت میں نہایت غیر متعلق اس سے تھا خدا سے لیا کہ کھانا ہوتا ہے۔

ابھی تمام مسائل کے حل کے لیے اور ملاجعت کے جتنی مفید نکات نکلتے ہیں
لیے چند مثالیں حالات پر عمل کرنا ضروری ہے۔

۱۔ اگر تمہارے کاموں کا کوئی وافر وقت نہ ہو سکر مگر ان کی ادائیگی پر مجبور ہو جاؤ تو یہ تمہارے
ساتھ ملنے والے کامیاب افراد کے نام ہوں ان کی ضرورتوں کو نوٹ کرنا چاہیے جس کی
ملاحظہ کا وقت ضرور ہو اس کو پہلے سمجھا جائے بعض افراد میں کئی دن وقت کی ضرورت
رہتی ہے اور بعض افراد اپنی ضرورتوں کو حل کرنا چاہتے ہیں مثلاً کوئی وصیت نامہ لکھنا یا کسی
شخص سے ملنے پر کھنگھوڑا وغیرہ۔

جلد ہی بنائی جائے والی ضرورتوں کے افراد کو پہلے موقع دیا جائے۔

۲۔ والا اگر ایک ساتھ اندر نہ ملا جائے، اگر دونوں کا مسئلہ یکساں ہو تو کوئی حرج
نہیں، ایک کا کام ہوئے ہی اسے دوسرے سے دوسرے شخص کا مسئلہ بھیجے کے لیے کہا
جائے گا اس سے اندر دوسرے شخص کو اپنی ملاحظہ کے ختم ہونے کا احساس ہو جائے گا۔

۳۔ جب تمہارے پاس دو آدمی بیٹھے ہوں، دونوں کے مسائل ایک ایک ہوں تو
ایک سے دوسرے جانے کی درخواست کر کے ایک کا مسئلہ حل ہونے کے بعد دوسرے کو
بلانے یا اگر شروع میں اس کو دوسرے جانے کی وجہ سے کھنگھوڑی ہوئی ہوگی تو اپنا مسئلہ حل

ہونے کے بعد اس کھادھت لے گئی اور اس کا احساس ہوگا کہ غطوں کے مسائل حل کرنے کے لیے کیا کرنا ضروری تھا۔

۴۔ اہل مذاہب کا وقت متعین کرنے کی کوشش کیجیے، غلطیروقت ملاقات سے کہا جائے کہ کبھی کے بعد ملاقات ہوگی اس طرح وقت کی بڑا حصہ بچ جائے گا۔

ملاقات کی اہمیت

ملاقات کو منظم کرنے اور وقت بچانے کے لیے یہ سب کام دراپس کی جاسکتی ہیں لیکن اس کے ساتھ ہر ایک کے لیے ضروری ہے کہ آنے والے شخص کا استقبال کرے اور منگواتے ہوئے اس کے ساتھ ملے (بچے بھائی کے سامنے منگوانا بھی ضرور ہے) اس اعزاز سے نکلے آئے کسی کو بھوت اور ماتحت کا احساس ہو چکا ہو۔
 صدرِ عالم طبریز نے صدرِ مجلسِ علماء کے (المقررہ ۲۶۳۶) ”مکتبہ میں باہر اس صورت سے بکتر ہے جس کے بعد تکلیف دی جائے“ ملاقات کے لیے آنے والے کی بابت دلچسپی سے منہ مایا ہے۔ چاہے اس بات کا نام سے کوئی تعلق ہی کیوں نہ ہو۔

☆ ایک مہرج ایک یوزر صاحب جس سے سب اس آواز وہ چوتھی منزل تک چڑھ کر آنے کی وجہ سے تنکڑاٹ سے باہر رہا تھا اس نے مجھ سے پوچھا یہاں سامیوں کے لیے درخواستیں دی جاتی ہیں؟ میں نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا بلکہ اس کو بیٹھنے کے لیے کہہ دیا ایک لحاظ پائے جاتی ہیں وہاں اس کی محکمہ دوسری ماس کے بعد میں نے اس کو درخواستیں جمع کرنے کی ہنگامہ نہ لیا۔

☆ کبھی میرا بھی ہوتا ہے کہ کوئی شخص تمہارا سہا سہا آتا ہے وہ یہ بھی کہیں مطلب سے

اور پاور ہوتے ہیں اور جانتا بھی ہے کہ یہ تو اس مشکل کو حل نہیں کر سکتے، اس کے باوجود وہ
 جانتے ہیں کہ تم اس کا مسئلہ سنا اور کوئی نہ کوئی مشورہ دیں یہ مسئلہ اس کو حل نہیں کر سکتے
 ہوتا ہے، ایسے وقت اس کے حسن نہیں کہ معافی بخود ان کا مشورہ ہی ہے (ختم میں سے
 کوئی اپنے معافی کی ضرورت پر راز کرنے کے لیے کوئی شکر کرے اس کے لیے یہ بہتر ہے
 اس سے کہہ میری اس مسجد میں ایک مہینہ عطا کر۔

پھر اسے بڑا کرتا، بہت کا ٹکڑہ رکھتا اور دوسروں کو تعارف کتا مشورہ ہی ہے
 تاکہ لوگوں کو طبیعت میں اور یقین نہ ہوئے کہ نہایت ہی اچھی خبر آتی ہے۔
 جب آپ تم دوسروں سے عاقبت کرنے چاہیں

جس طرح تم چاہتے ہو کہ اوقات نے تمہاری عاقبت کی ہا، عاقبات
 تنہا: وہ اور نظام کے مطابق قیادی ضرورت کی جائے، اور وہ اس سے عاقبت کرنے
 جانتے ہیں، یہی چیزیں ہیں کہ تم نے ہی کوئی شکر کرنا، ان کے عاقبت کا منہ نہ
 وقت معلوم کرنا، تمام وقت وہ اسات اور سبقت و قاتل میں ہوئی، تنگ کو کا خاص یہ سمجھ کر
 اپنے ساتھ لوگ یہ قادی کو صوبہ تنگ کو بھول بھی سکتا ہے اور اس سے بوسٹوں پر نظر پانی
 کہ بھی آسان ہوتا ہے، انتقام میں، دشمنوں نے ان اعلان لوگوں کی عروج نہ ہو جانتے
 لیے بہتر اور اجازت۔ کے بغیر ہی انکار دیش، ہو جاتے ہیں اور بچے آپ کو نظام سے
 بالآخر سمجھتے ہیں، اس دربان سکرٹری کے ساتھ رابطہ ہی کوئی شکر کرنا، ایک طرف اس
 کا کام آسان ہو جائے گا اور دوسری طرف شہر کا کام بھی آسان ہو جائے گا۔

لیکن معافی ملی، عاقبتیں نہ ہوں، اپنی اور، دشمن، چاہے وہ اس کا دوسرے

قرہی لوگوں کے ساتھ کرتے چہرہ انسانی ، دھ میں شامل ہیں ، خدائی اور معاشرتی تعلک کو پانچا اور منظم بناتے ہیں اس کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے ، اگر ہم ان ملاقاتوں میں کسی مستعد کو پیش نظر رکھیں ، یہی نہ سمجھنے کے لئے فرمایا : ”جو کوئی صرف اللہ کے سامنے اپنے ہمائی کی ملاقات کو بہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس ایک قریشی کو بھیجتا ہے جو کہتا ہے : تم اچھے ہو ، تمہارا چلنا اچھا ہے اور تم نے جنت میں اپنا مکان بنالیا “ ان ملاقاتوں کو غیبی دے اور انسانی اثرات سے ہم کو کرسنے کے لئے مدد دے

۱۰۔ ملاقات سے پہلے اچھوت جو ان کا قریبی رشتہ ہے خود ان کے گھر سے غصہ نہ کرنا۔
 ۱۱۔ جو ان کے گھر سے غصہ نہ کرے۔ (تورہ ۱۲) اس کے برعکس والوں اپنے غلاموں
 و برہمن کے گھروں میں ان وقت تک داخل نہ ہونا جب تک تم ان سے یہ کہو نہ ہو جاؤ۔
 ۱۲۔ حتیٰ ان زمان میں کہ ملاقات نہ ہو اس وقت ملاقات کو روک دو کہ تم ان کی زندگی میں
 نہ جاؤ۔ (تورہ ۱۳) ان کو اس کام سے منع کیا گیا کہ تم ان کے گھر سے غصہ نہ کرنا۔

U.S. 1

یہ سب کا اہم مسئلہ ہے جو منظم کرنے اور انفرادی کو سب سے زیادہ متعلق ہے۔ اسی پر تمام کام بہت سے کام اور سرگرمیوں متوقف رہتی ہیں، لہذا بعض حالات میں پرتحرکوں اور جماعتوں کا اہتمام متوقف رہتا ہے۔ اس سے بھی تو مجھے برا حالہ لازم کہہ سکتے ہیں کہ قوموں اور خدائوں کا اتحاد - متوقف رہتا ہے، اس میں مختلف شعبوں کے سربراہوں کے ساتھ کاموں کی قربانی پر غور اور اس کے مثبت عقلی اثرات پر جانے

خیال کے لیے منعقد کی ہوتے وہاں میٹنگیں بھی شام ۵ بجے ہیں اور حکومتی کے سربراہوں کے اجتماعات بھی داخل چوبیس بجے کی دینا ہیں یہ تمام اجتماعات شہر انداز میں منعقد ہوتے ہیں جو ہمارے غلوں کی ہوسہ زندگی اور اداریہ تحریک کے قومی امور پر روشنی ڈالتے ہیں۔

ان کھیلوں کے کوئی امور ان کی تنظیمات علی میں چلے رہے ہیں، دراصل پچھلے سالوں میں جس طرح کے جلسے کیے جاتا تھا چاہے اس کی تربیت اور نظارت کی نگرانی کے لیے محسوس ملتی تھی اس کے خلاف کیا جاتا ہے، اس طرح یہ بھی ہوئے اور ان کے کاموں کی تکمیل اور انجام دہی میں معاون ملتی ہیں جس سے آج بھی متوسط اور کم ہوش کی تمام کمپنیوں میں ایک ہی قسم کے افراد چھپے ہیں اور ان کی میٹنگوں میں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتے رہتے ہیں، یا انٹرپرائیڈز کو کرشمہ ہوتی ہیں۔

میں نے یہی نام میٹنگوں میں شرکت کی ہے، یا نہ۔ کہ ایک شعبہ کہ لوگ شریک ہو گئے تو دوسرے شعبہ کے لوگ غیر حاضر رہتے ہیں، یا تنگ رہتے یا سارا ایجنڈا انہیں تک نہیں پہنچتا، جب میٹنگ کو وقت ملتا ہے تو وہ وقت انہیں ملتا ہے ایک دن یا دوسری پہلے خبر دی جاتی ہے جس کی وجہ سے دوسرے کاموں میں مشغول رہتے ہیں اور ان کی میٹنگ میں حاضر نہیں ہو سکتے۔

کبھی ایجنڈا کہ خبر ہی میٹنگ شروع ہوتی ہے جب کہ حاضرین بھی کبھی جاہ خیال کیے جانے والے امور پر غور و خوض کیے بغیر حاضر ہوتے ہیں، کبھی سب سے پہلے ہوتے ہیں، یا سارا کام کاغذات بھی میٹنگ میں موجود نہیں رہتے۔

باہرین کی خبر سوچو، پھر ان کی تیار کی کے ساتھ حاضر ہوتے، تو وہ ایجنڈا اور کبھی

لیکن قریب ہی اوروں پر مشتمل ہیں سائر کرسچن اور کچھ مسلمانوں میں ایسی تعلقات
 صادر کرتا ہے تو وہ پوری دنیا کے لاکھوں لڑائیوں کی مثال بن کر رہتا ہے۔ اسی طریق
 کار کو اپنا کر دنیا کی تمام قوموں میں پیدا کی سب سے زیادہ اثر انداز ہو رہے ہیں وہ
 بیکاروں کی باتیں کرنا اچھے نہیں رہتے۔

مجھے اتنا افسوس ہے اور اتنا غم ہے کہ ان کی قوم کی سلامتی کو کسی کی مشینوں
 میں کاموں کی خبر سے پہلے ہی ضرور ہوتی ہے، اس خبر سے کہ ہر پہنچنے والے سے متعلق
 کوئی کام کرنا ہی ایک عمل بن کر رہتا ہے، ہر کسی کو سامنے آتے ہیں، اس طرح ہر
 پہنچنے والے سے پہلے ہی کاموں کی خبر سے پہلے اثر انداز ہونا ہی ہوتا ہے اور ہر
 معاملہ کے تمام متعلقہ افراد کو جمع کیا جاتا ہے۔

ہم اپنے اقتصادی فکر پر کس طرح قائم ہیں؟

ہم اپنے سیاسی خیالات کس طرح صادر کرتے ہیں؟

کیا ہم نے کبھی اپنے پاس ہر لمحے والی خبروں کی تحقیق کی ہے کہ ہر بات
 حقیقت کی ہے یا صرف خیال و جذبات ہیں؟ ان کو دشمنوں نے ہماری پالیسیوں پر
 جھوٹ پر اثر انداز ہونے کے لیے مشغول کر دیا ہے؟

اور سب سے واضح ایسا ہی کیا ہے؟

کیا ان کو تو یہ بھی ہمارے ساتھ ہو رہے ہیں جہاں مسلمانوں کی ساری
 کاری طرح کر رہے ہیں؟ یہ انہوں کے سلسلے میں اور کیا بات اور موقف
 میں آتا ہے؟

کیا ہم قہا پائن۔ شمشیر چمک دیا اور قلہ سین کی کھنکھار تھری۔ آواز وہی مہرمان سے
تسک تمام افراتوفا یک حق نکلا۔ سے دیکھتے ہیں؟

ہوا میں ہوائی بانے، ان مسلم اقصیوں کے، دے شرے کیا دار اموالہ اقصیٰ ہی ہے، ان کا تہ و نیا اور اپنے ملکوں میں ان۔ کہ کر بار۔ کہ سلسلہ میں دہائی شتر آندہ نہ ہے، بڑا رہی۔ والہاتے کیے جا سکتے ہیں، سب کے جوامتہ تجب کے آئی نکات، پر مشکل ہوں گے، یہ سب وہاں اور مسیتوں کی کمی کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ بعض مرتبہ ہونے کی زیادتی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

کسی بھی ادارے، عترت، جماعت، حکومت اور پارٹی کی فکری اور سیاسی
انحراف کی دلیل یہ ہے کہ اللہ میں ایسی مخصوص اشیاء اور ادارے ہوں جو حقائق کی
نگہداشت، اللہ کے تجویز، ان کے رتبہ کرنے اور توجہ دینے والی ایک ایسی
سوچنے والے کے کام آئے ہیں، اسی وقت ان کی توجہ خدائی ہونے کے
جوازی میں پرکھنا اور حقائق کا تہہ بہہ ہے حقیقی اور نامی۔ مرکز حقیقی توجہ ہے۔

۱۰۰

پھر اس ترقی و تخیل و روح کی دیں ہے جس میں جلا رہ سڑ کر میوں اور میلا لے کے لوگ قیلے کی جگہ پر مقبرہ تاری میں مقبرہ پر ہزارم کے مطابق جھٹکتے ہیں، وہی میں ٹھکریں آتے ہیں اور اپنی سر کر میوں رکھا رہے میں ٹھکرتے ہیں، وہی دورانی چارہ فیہ اور مہلجے ہوتے ہیں جس سے ٹھکری کی ٹھکرا ہوجا رہا واضح ہو کر سامنے آتی ہے، اب پھر اس میں کی جاتے دانی صرف تقریر وہی اور جھٹکتے

و ساتھ سے ہی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ فطرت کی نیت، اس میں شریک افراد اور قیام دارین کے ملوک سے فائدہ اٹھا کر شریک ہوتے۔ برتر فطرتی روح، عارض تصور سے جدا اور جدا فعال نفسیات کو اپنے دامن میں سمیت کر رہا نہیں ہوتا ہے، اس میں بدعتی طرہ سرگرمی اور لحاظ کو اخذ کرتا ہے گویا اس حیثیت سے اس کی نئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے۔

ان دونوں پر ایک موضوع بحث اسماء کی پیدائش ہے، یہ اسماء کی پیدائش تو جو انہوں کے ذریعہ ہی آتی ہے، جب تم کسی مہر میں جاؤ گے اور اس کو بوزھوں سے بھری پاؤ گے تو منتفی ہونے لگے گا جس آگے کیونکہ بوزھ مسجد کے علاوہ کسی دوسرے مسجد میں کے نام کا ہے ہی جس دگر مہر فوجانوں سے بھری گئے گی تو خدا کی تعریف اور شکر کہ محمد اور قسبیں یقین ہوگا کہ اس شہر میں خبر ہے کیونکہ اس کا مطلب ہے ہونا کا بھرے ہوئے خوبیاں نے، انہیں کی تمام چیزوں کو لے لے۔ اگر مسجد کا سٹ کیا ہے تاکہ اپنی اسماء کی خصوصیت کو نشانی دے، مگر جو انہوں کی پیدائش کی فطرتوں کے ذریعہ وجود میں آئی ہے۔ مسلم علماء، عیسویوں کے عالمی فیڈریشن نے اس طرح کی فطرتیں مستحق کی ہے اور اس میں قبول کیا ہے تاکہ اس پیدائش کو خدا اور حق سے منسوب نہ کر دے اور اس نے اسماء کی تحریکات کو فطری گوارا کی طرح دیا ہے۔

فطرت سے اس کے متعلق حتمی شرائط حاصل کرنے اور اس کے مقاصد کو مددگار لانے کے لیے مندرجہ ذیل شرائط کو برقرار ضروری ہے:

- ۱۔ فطرت کی منسوب بندی ہو، اچانک فطرت نہ بدلتی جائے بلکہ اس کے مقاصد اور ہر دگر کام ملے ہو۔

۲۔ کانفرنس: سچے موضوع کے اعتبار سے کال ہو، ایک ہی موضوع پر، اس کا کانفرنس نہ رکھی جائے بلکہ مروجہ بحث کے موضوع پر الگ کانفرنس ہو، کسی نظریہ کے لیے الگ کانفرنس ہو، مخصوص بنیادی کے لیے الگ، خاصیت کے لیے الگ اور غیر۔

۳۔ کانفرنس سے خطاب کرنے والوں کا خطاب کوئی تقبیح یا تہنیت سے کیا جائے، کانفرنس کے سبھی ماس بائٹ کے عادی ہو گئے ہیں کہ صرف علم و شہرت یا علمی و اسلامی مروجہ و مقام یا مشہور و غلبہ ہونے کی وجہ سے اپنے فکروں سے ضروری کو بولتے ہیں، بلاشبہ یہ کام بڑا مضرب ہے جس سے ملی نسلی اسچہ اساتذہ سے دھیلہ کرتی ہے اور ضروری کی نسلی کی سرگرمیوں سے واقف ہوتے ہیں جس کے تجویز و فکروں کو کافہ ہوتا ہے جس کا خطاب میں گہرائی سے کام نہ لینے کی صورت میں کانفرنس کو کبھی کبھار شکست کا سامنا کرنا پڑتا ہے جو نہ چھوٹا لیا جاتا۔

۴۔ اس ضرورت کے لیے ملک میں کئی مسائل درپیش ہوتی ہیں جو کانفرنس میں اس کا پیش کرتا ہے جس کے تجویز کانفرنس پر مبنی اثرات پڑتے ہیں کیونکہ اس کانفرنس کا موضوع بحث ہی نہیں رہتا، جس سے ملک مت جاتے ہیں ایمان کی وجہ سے اولیٰ و آخری اثرات لگتی ہے۔

۵۔ کئی مقرر یا ایسے ملک کا شخص درج ہے جہاں کے مسائل اور طریقے غیر برتری یا خود سچ ہیں جس کے تجویز میں اس کی ضرورت و عملی کرنے کا اسلوب محدود رہتا ہے وہ ایسے فکری مسائل کو پیش کرتا ہے جن کی انتہائی حدی احوالوں سے انحراف کی وجہ سے ذاتی کے قسم ہونے کا فیصلہ کب کا سنا چکا تھا ہے لیکن یہ مقرر کرکھوں کی تہہ یا اسچہ

ملک کی پس ماندگی کے دائرہ سے ہیں لکھنؤ کو دیکھ کر لگتا ہے ہا کہ ان کے کانفرنس میں
 نہیں کیا جائے جہاں اسلامی دنیا کے بہترین لوگ مل جاتے ہیں۔ بعد ازاں کی بڑی بڑی
 بے تحاشیوں میں ترقی یافتہ ممالک پر صدر ہے۔ ہوتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں کانفرنس میں
 ایسے حالات آتے ہیں جس سے اس کی تاریخ کی برائیاں سامنے آتی ہیں۔ یہ
 مسلمانوں کی حالت پر غور و فکر اور اعلان کیا جاتا ہے۔

اسی وجہ سے بلا سے اہتمام سے تقریر کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ پہلے اس کے
 ساتھ موضوع پر تحقیق کیا جائے اور اس پر مقالہ تیار کر کے کانفرنس کے دستاویز
 بنائے۔ پھر اس کا مقالہ منظور کیا جائے تو تقریر کا مضمون طے پا جائے ورنہ اس
 سے خطرہ کی بجائے۔

تقریر کا مضمون کا چار نکات انتخاب سے دستاویز بن جائے اس کی بہت سی مثالیں
 ملتی ہیں اور کئی بار ان کے مضامین پچھلے تھے ہیں۔ جس کے نتیجے میں ایک جماعت کی
 جماعتوں اور ایک تنظیم کا انتخاب کیا جاتا ہے۔

۳۔ کانفرنس کے لیے قوم کے مختلف طبقات پر توجہ دینے والے موضوعات چنیں گے
 جائیں گے۔ جن سے امت کے مختلف مسائل کا علاج ہو سکے اور ان موضوعات میں حاضر ہونے
 کی جگہاں چھٹی کی طرف دلی جائے جو حاضر ہو سکیں، اور ان میں ہر شخص کے ساتھ
 بحث اور تبادلہ خیال کیا جائے، اور پھر اور گروہ بندی سے چھا جائے۔ کانفرنس میں
 بہترین بات کو بلند میدان تک پہنچانے کا موقع رہتا ہے اس کے ساتھ ہی ہر شخص ہم
 آہنگ رہتا ہے۔ اس کی کھلائی جاتا ہے اور ہم ان موضوعات پر غور کریں جن

ہمارے ہی اور طلباء کی کانفرنسوں میں بھی سرفہرست کے ذہنی جتلا خیال ہوا ہے اور ان کے حلقے تحریک اسلامی کے اثبات کا ہے۔ میں کنگڑا ہوتی ہے تو میں معلوم ہوا کہ وہ عملی طور پر ہی موضوعات میں نہیں کے بارے میں اسلامی ذہن رکھنے والے افراد ہیں۔ کمزور اور غلطوں میں چودہ خیال کرتے رہے ہیں، ان کے حقائق سے واقف ہوں۔ ان کو بھی غیر اسلامی کانفرنسوں کے بعد غمناک رہا ہے، یہ تعلیمات بہت ہی اہم ہیں، ان میں گہرے اور خفیہ موضوعات بہت کی گئی ہے اور یہ تعلیمات کتابوں کی شکل میں شائع بھی ہوئی ہیں، آج مفسرین کے لیے مراجع کی حیثیت رکھتی ہیں، اس کے مقابلہ میں امامی کانفرنسوں نے غم، معرفت اور تینہ نوری کے میدان میں کوئی سی تعلیمات پیش کیا ہیں، ہمارے ہم ادنیٰ ایسی ہی اور انصافی مسائل کا کیا حل پیش کیا ہے؟

کانفرنس اسلامی (میں رکھنے والے افراد کے لیے ایک دوسرے کے ساتھ اور غیر مسلموں کے ساتھ معاملات کرنے اور ایک ہی بات پر تمام لوگوں کے اتفاق کا موقع فراہم کرتی ہے، جس سے اس پر مبنی امت کی رکھیں میں بہترین ادیانک صاف شدہ ملی کا خرم دہانے لگتا ہے۔

۱۲۔ مذاکرہ و مذاکرہ خیال کے آداب سے مراد ذہنی تحقیر کی سہجی، جس کی وجہ سے تمام فکری معاملات نے سمجھنا چاہا اور اس کے بارے میں آپ کو ترقی دینے لگے ہیں، لیکن اسلامی ذہن رکھنے والے افراد نے اس کو بھی تک متعلق ہی نہیں کیا ہے بلکہ بعض لوگ اس کو امتداد میں شکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس سے قویہ اور دینی کا خرم دہانے لگتا ہے۔ یہ ذہنی غفلت طور پر اسلامی ہے، میں دیکھ رہی ہوں کہ یہ

کی نمائندگی ہو (شریک کا مول ہو طلبہ کا مول ہو جو) کیونکہ ان دونوں کے قریب سے جاؤ تو چل کر سوچو کہ دور سے ان کی دشمنی کون تو پیدا نہیں کرتے۔

کافران کا غلبہ یہ ہے، اہل حق اور دینی کی زندگی شے ہی کی برائی سمجھتی ہوئی ہے، ان کے یہ شروری ہے کہ اس پر قوی نہیں اور پھر دے دے اور ان کے ساتھ اس کو منہ نہ کریں، یہ بات بھی نہیں بھولنی چاہیے کہ اہل حق نے اپنے مخالفین کو قتل کا قیوم نہیں کیا کافران نے ملے ہوئے، بہت سی انتہائی حرکت کی اور ان کا غلبہ ہی سے ہوتی ہے پھر وہ اپنے آپ کو ثابت کرتی ہیں۔

۶۔ اخطار

میں دینی اور شرعی سے غلبہ نہیں کرے ہے ضروری ہے، اسی طرح کہیں، کافران اور یہ بھی نہ کرانی، ان میں شریک ہوتے، غلبہ دے دے یا ان کا انتقام کرنے کا۔ اور اگر یہ بھی ضروری ہے، انجائی ہو، یہ غلبہ اب کا ایک نچوڑ ہے جیسا تو میں کر رہا تھا، نے قریب، بہت سے موتوں کے ساتھ تو نہیں ہو رہی جیانی کا احساس ہے، اس کو یہ طریقہ سے مشورہ کا سامنا کرنا چاہیے، اسی ہے۔ یہ ہماری بھائیوں کو منہ بھر دینی اور دین کے قریب سے نہ ہوتے، یہ جو مسلمانی میں ہے جیسا کہ بہت دیر پہلے ہی اپنے سفر کی منسوختی کر رہی، وہ یہاں کا بہت دور سے کریں اور مناسب وقت پر اپنا گھر چک کر آئیں، یہاں کا سفر بہت دور ہے کہ لوگوں سے دھیل کر کے اپنے آگے کے دھتے کے بارے میں نہ کہہ دے، ان کے پیرے پر مستقبل کے لیے آئیں اور مٹی الا مکان کیا، اور یہ اگر انہوں کا انتقام نہ کریں، ان تمام امور سے

مسافر کو یہ بتا دینا چاہیے کہ وہ اس کا بیڑا دھتکتی جا رہا ہے۔

۴۔ سفر کا کل بیڑا بیچ بکھریا ہوا ہے اور مسافروں سے متعلق ہونے کے لیے ہمارے دلچسپ اور دلکش بیڑے اور چال چلن کے لیے ہر قسم کی ضرورتیں رکھیں گے۔ ہمارے بیڑے کے لیے ہمارے دلچسپ اور دلکش بیڑے اور چال چلن کے لیے ہر قسم کی ضرورتیں رکھیں گے۔ ہمارے بیڑے کے لیے ہمارے دلچسپ اور دلکش بیڑے اور چال چلن کے لیے ہر قسم کی ضرورتیں رکھیں گے۔

۵۔ سفر زندگی کے ہر لمحہ کا بیڑا ہے اور ہر لمحہ سے مسافر کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی جان کی حفاظت کرے۔ ہمارے دلچسپ اور دلکش بیڑے اور چال چلن کے لیے ہر قسم کی ضرورتیں رکھیں گے۔ ہمارے بیڑے کے لیے ہمارے دلچسپ اور دلکش بیڑے اور چال چلن کے لیے ہر قسم کی ضرورتیں رکھیں گے۔

۶۔ مسافر ہمارے دلچسپ اور دلکش بیڑے اور چال چلن کے لیے ہر قسم کی ضرورتیں رکھیں گے۔ ہمارے بیڑے کے لیے ہمارے دلچسپ اور دلکش بیڑے اور چال چلن کے لیے ہر قسم کی ضرورتیں رکھیں گے۔ ہمارے بیڑے کے لیے ہمارے دلچسپ اور دلکش بیڑے اور چال چلن کے لیے ہر قسم کی ضرورتیں رکھیں گے۔

۷۔ بہت سے مسافروں پر مسافر کے دلچسپ اور دلکش بیڑے اور چال چلن کے لیے ہر قسم کی ضرورتیں رکھیں گے۔ ہمارے بیڑے کے لیے ہمارے دلچسپ اور دلکش بیڑے اور چال چلن کے لیے ہر قسم کی ضرورتیں رکھیں گے۔ ہمارے بیڑے کے لیے ہمارے دلچسپ اور دلکش بیڑے اور چال چلن کے لیے ہر قسم کی ضرورتیں رکھیں گے۔

۹۔ جس ملک کا آپ سفر کر رہے ہیں وہاں سے گزرو، چہرہ پہن کے جانے کا ایسا کر پتہ اور فائدہ ضرور ملے۔ انگریزوں سے ان حقیقتوں اور پھنچوں سے واقف کرنا آپ کے سفر کا تمام فائدہ ہو گا۔

خبر ملی شکست اور تھکاوٹ ہونے لگی۔ کہہ دیجو اس سے آپ طاقت لگتی ہے
 ہر جہز پہ کوئی قوت نہ رہی تھی کہ وہ بھی جہاز سے لڑ سکے۔ جہازیں ہوتے ہیں ان کے
 اس کی تیج منہ پر نہ دی گیا ہونے اور قمر کے اٹھنے۔ کیا خدا کو کیا پائے تو اس کے بے
 اختیارانہ۔۔۔ میں بھی ایک بہت پرانی کہانت ہے "خبر نہ۔۔۔ نہ نہ نہ نہ۔۔۔"

فصل ۱۰

اپنے اوقات ہذا ان الزبوں نے والی چیز دوسا کے ساتھ
 بہترین معائنہ کر:

☆ خطوط	☆ قون	☆ ملاقات
☆ احوالی	☆ گفتگو	☆ سفر

۳۔ راحت اور آرام کے لیے وقت

راحت و آرام، علیٰ بہدے اور ہڈیوں، سر، گردنوں اور کھوپڑیوں پر عام طور پر توجہ نہیں دی جاتی اور اس کو ہم نہیں سمجھا جاتا اور اس کے لیے مناسب اور کافی وقت مخصوص نہیں کیا جاتا، جب کہ اسے پر اثر اسلوب میں اس کا تذکرہ کیا جاتا ہے تو اس رنکل و راحت سے اس کو چھوڑ دیا جاتا ہے کہ اس سے پاس وقت نہیں ہے، اہم کام راحت کے اوقات میں کر جاتے ہیں اور اس طرح کی دھیر بکواتیں کی جاتی ہیں۔

اس موضوع پر ٹھوڑی بہت روشنی لائے ضروری ہے۔

اسلام کے عقلی و ادبی حضرات یہ خیال کرتے ہیں کہ یہاں کے لائق عبادوں کی سچیگی کے لیے مناسب نہیں ہے اور ان کے اوقات بہت قیمتی ہیں، اس کا کوئی حصہ دینا ان کے لیے کافی نہیں ہو سکتا، اگر اس کیلئے آسمانوں کے لیے چاند کہا جائے تو اہم کاموں کے لیے اپنا وقت اور دین کے لیے نکالنا بہ ترعی نہیں ہے۔

اس طرح کے علاوہ ضرورت کا حقیقت سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے بلکہ ہر ملوک اور تعلیمی چارہوں کا ایک حصہ ہے، تعلیمی امور کے، برعلاء کہتے ہیں کہ جب ہم خود کو کوئی کام اور بہت غالی کرنے کی ضرورت کا احساس دیتا ہے تو ایسے ہی کھانے کی طرح ورزش بھی ضروری ہے اس سے چھٹا دانیشن، وقت کا نظم کرنے والے کسی بھی منصوبہ کا لازمی جز ہے، ہم سے کام کرنے والے لوگوں کی کامیابی کا فیاضی

سید ہوداد علیہ ہے کہ وہ منظم وراثی سرگرمیوں اور ٹھنوں کے ارد گرد اپنے جسم کی حفاظت کرتے ہیں اور اس پر خصوصی توجہ دیتے ہیں۔

اگر اتنے لی اسور کے باہریت یہ بات سمجھتے ہیں تو اس سے دین کے دوسرے تمام نکاحوں سے پہلے اس پر توجہ دینی ہے اور اس کا اپنی تعلیمات کا اثر بڑا، مثلاً یہ کہ اسی دین نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم اپنی اور دیگر اشیاء ازی، حیرا کی اور دیگر اشیاء کی نگہداشت میں صرف دایم مروجہ نہیں بلکہ مسلسل پر انعام کے تحت نگہداشت کریں جس میں اور اور والدین اور دیگر شریک و چہرہ میں آتا ہے کہ جس نے خود ہوداد علیہ کی بھی بھرہ کو بھول گیا تو اوکھ گھار ہے۔

سید باطنی دینی انداز سے لکھا: "تھوڑی تھوڑی ہم بعد اپنے دلوں کو راحت کا پتلا دیکھنے والی کو لب بھر کر دے تو اور ہوجاے" ہے، اور دوسرے دلوں کی مبادئی صرف ازاں اور موت سے مبادئی ہیں تو دوسرے اپنے میں ہم امت کو امت سے مبادئی ہے، نماز شریعت، کتب، کتب، کتب، اور دین کی مبادئی مبادئی کی حرکت اور قیامت تک چلتے اور بھروسہ کی زندگی کو مسلسل فکر کی اور مسافری کاموں میں مشغول رکھتا ہے۔

تھوڑی تھوڑی دیر بعد اپنے دلوں کو راحت پہنچاؤ

۴۔ مسلم نو جوان کا معاشرتی وقت

ہمارے معاشرہ میں ایک غیر معمولی تباہی مچا رہا ہے۔ یہاں پر خود بخود گمراہی اور
اس کا تجزیہ کرنے کی ضرورت ہے۔ وہ یہ کہ بہت سے مسلمان بال بچرات اپنے گھروں
میں اپنی اولاد کی تربیت میں کامیاب نہیں رہ رہے۔ ان لوگوں کا دل لگے نہیں رہا ہے۔ لیکن
یہ تعداد گامیوں کا پانی طرف متوجہ کیا جا رہا ہے۔ اس میں اس قدر کمی ہے کہ
تعداد سے ایک مدت بعد اس کی کمی کا پتہ چلتا ہے۔ اولاد کو سامنے رکھ کر معاشرہ
کے سامنے رکھ دیا۔ یہی مسئلہ ہے کہ ہمارا معاشرہ ہے جس کے بچے میں روایت کے کام
ہے۔ آج کل کے بچے گمراہی میں کود رہے ہیں۔ یہ سب کچھ دیکھ کر ہمارے

میں نے ان کی بھینک دلی۔ کہ سوائے کچھ کی وہ کچھ ہی ہے۔ کہ سامنے

ٹوٹ کر رہا ہے:

۱۔ اس طرح کہ کاموں کے لیے دیر سے ہر ایک نہیں ہے۔ میں نے اس کو کیا کر
اس کے گمراہیوں کا کیا کیا ہے؟ اس کی اولاد کے اس پہلو کو دیکھتے ہیں، یہ بات سمجھ
نہیں ہے کہ ہم دیر کے بچوں پر توجہ دیا رہا ہے اور ہمارے ہر بچے کو ہم ان کے
ہارے میں رکھ دیتے ہیں۔ یہی نہیں کیا کرتے ہیں۔ انہی میں تو اس نے جواب دیا۔

۲۔ بچے سے بڑے اور بچپن میں بڑے کے بعد اپنے باپ کی پڑائی کرتے ہیں، میں

نے اس سے کہا کہ معاشرتی لحاظ سے یہ نئی اور عجیب کے سلوک میں قیود و ضوابط
 پیدا ہوتی ہے، ان کی اصلاح ہوتی ہے اور خاندان کے افراد ایک دوسرے سے واقف
 ہوتے ہیں، سلوک کا حد کرنے والوں کے درمیان محبت، مشاقت اور ہوتا ہے، اس میں گہری
 آئی ہے، اس نے جواب میں کہا کہ ان تعلقات کے لیے وقت کی ضرورت ہوتی ہے، اب
 اس طرح کے بنیاد کاموں کے لیے عالمی کے پاس ضابطہ کرنے کے لیے وقت نہیں رہتا۔
 اس کا نتیجہ کیا ہوتا ہے؟

بچوں کی سرجنری میں بگاڑ ہوتا ہے جس کا اثر گھر کے ماحول پر پڑتا ہے، جس کی
 بدکشتی تمام لوگوں میں پھیل جاتی ہے، یہ واضح ہے کہ خاندان کے ماحول سے اس
 فکری علاج سے بہت حد تک متاثر ہوتا ہے، جس کو ہم جانتے ہو، بداعت نکلیں، وہ کہتے ہیں کہ ان
 کو چاہتا ہے، بداعت و بگاڑ ہے، لیکن کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ ہم بداعت کے آسمان
 سے اترنے کے انتظام میں گھر میں میں بیٹھے، ہیں یا دوسروں کو بداعت و بگاڑ سے پہلے
 اپنے گھر والوں کو بداعت و بگاڑ سے بھرنے والے ہے کہ ہم حقیقت کی طرف
 لوٹ آئیں، اور اپنی اولاد اور گھر والوں کے لیے ایک دھت شمعیں کریں اور بدعتی کام
 کے ساتھ ساتھ معاشرتی طور پر اجتماعی کام بھی کریں، امر معروف کی حمایت کریں، رشتہ
 وادوں کی ملاقات کریں، کھانے پر عرب لوگوں کی عادی کریں اور بدعتی
 ضرورتیں چری کریں، اس معاشرتی سلوک سے ہمارے دلوں میں نیک اور شراب
 ہند پ پیدا ہوگا، آج کے خاندان میں بدعت سے خالی ہو چکے ہیں، خالی ہونے کے
 قریب ہیں، اس طرح کرنے سے حالات سے بھی واقف ہو جائے گی، ہمارے

آکر رہائی چاہوں میں مبتلا نے سچے ہیں ہوا کی باتیں کرنے ہیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق ہی نہیں رہتا اس کا سبب کیا ہے؟ اس کا سبب یہی ہے کہ وہ لوگوں سے دور رہ رہتے ہیں اور ان کی مشکلات و مسائل سے واقف نہیں رہتے۔

بیس سالوں سے مہرئی ایکہ آبادی۔ کہ ساخو روٹی تھی۔ پھر ہم دونوں جدا ہو گئے تھے۔ اس کے بارے میں جاننے والوں کے گھر جا کر عاقبت کرنے کی کوشش کی، ہم دونوں ایک ہی جگہ کام کرتے تھے، میں نے اپنا کام پھوڑا دیا تھا، کے ساتھ سرے تعلقات متعلق ہو گئے۔ سب سے پہلے ہاں کام کر رہا تھا تو ہم دونوں کی عادتیں ہوتی رہتی تھیں۔ لیکن میں کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ مجھ سے جدا ہو گیا، اگرچہ ایک کسب و کار سے ہو جاتی تھیں اس سے علاوہ کچھ نہ تھا اس سے اپنے گھر پر مجھ سے کیا کوئی فرق نہ تھا، تم اپنے گھر پر۔ کہ علاوہ دوسرے لوگوں سے متعلق نہیں کر۔ تو وہیں۔ کہ علاوہ دوسروں پر پھر وہ بھی نہیں کرتے، میں نے اس سے کہا کہ سلام ہوں۔ سے اہل اور بلند ہو، اس نے کہا بات نہ بھلی ہے لیکن تم لوگ اس کو متعلق نہیں کر۔ تو رہی ہیں اس دوست کی بات سمجھ سکتا ہوں کہ وہ اور مزاج کے علاوہ لوگوں سے جدا رہے تعلقات متعلق ہو گئے ہیں اور ہم اپنے گھر پر کے علاوہ دوسرے لوگوں پر پھر وہ بھی نہیں کرتے، علاوہ خیال سے نہ ہم ہی حق پر ہیں۔ اس میں بھی سوال کی کونجش کی نہیں کہ یہ ہم حق پر ہیں نہ ہی طرفہ ہمارے علاوہ دوسرے یا اصل پر ہیں اس میں بھی کسی سوال کی کونجش نہیں ہے، اس سلسلہ میں بیٹھی باتیں اور تعلیمات تحریری شکل میں ملتی ہیں اور دونوں میں سے کسی ایک میں جن سے اس لحاظ سے سوال مددگار کی مدد ہوتی ہے۔

خود اسلام کے لیے کام کرنے والے افراد کے دو بیان بھی تعلقات میں
 نہیں جیسا کہ ہرگز دوسرے گروہ سے دشمنی اور بغض رکھتا ہے، اس پر حرام لگا ہے
 اور اس میں کام کرنے والے افراد کی فتویٰ پر حسرت لگا ہے کہ انہیں میں اسلام ہوتا
 پہلے بھی اسلام بھی نہیں ہوتا اور اس کو ہٹانے کے راست میں شوق کا کام سمجھا جاتا ہے
 کوئی اس طوق میں داخل کچھ ڈسکتا ہے؟

ہم میں سے ہر ایک اس طوق کچھ ڈسکتا ہے جس کو ہم نے اپنے ہاتھوں سے
 پہنا ہے اب اس کے جائزہ میں مجھ دو ہو گئے ہیں، جب ہم دوسروں سے اخوت و محبت
 سے غافل آئیں گے تو ہم بھی ان کے خلاف دشمنی کے مظاہر سے بچیں اور شریعت ٹھیک پائیں
 گے اور جیسی معلوم ہوگا کہ ان کے ساتھ پوری سلاحت اور کالی اسلحہ ہے اب اسلحہ
 کلمہ کی حیثیت جڑی ہے اور جادو خیال سے اس کا کفار ہونے کی ٹیم ہو جائے گی جس
 کے بعد تمام مسلمانوں میں نمونہ اور اسلامی انہیں رکھنے والوں میں خصوصاً کھانی چارنگی
 اور محبت عام ہو جائے گی۔

میں اس موضوع کو طویل کرتا اور پھیلاتا نہیں چاہتا، لیکن میں یہ بات دنیا
 تا کیہ کے ساتھ کہتا ہوں کہ عالمی کے لیے اجتماعی و معاشرتی تعلقات ہر واقعہ کے لیے
 ایک حقت مبین کرنا ضروری ہے اور یہ بات سمجھنی چاہیے کہ ان ہی تعلقات سے اس کا
 اسلوب صحیح ہوگا اور اس کا طریقہ کار مضبوط ہوگا اس کی حیثیت عالمی نہیں ہے اور نہ
 جائزہ کی ہے بلکہ بلا ذی ہے جیسا کہ بعض لوگ اس کو انوی سے دیکھتے ہیں۔

کیا تمہیں اپنے چھوٹے بچوں کے ساتھ فنی خالی کرنے اور تھیلے کا تجربہ

ہے؟ کیا مجھے معلوم نہیں کہ فی کرمہ پچھلے سہوہ کرتے تو حضرت مسیح اہل حسین آپ کی بیٹے پر چڑھ جاتے، آپ سہوہ طویل کرتے تاکہ ان کو اگوا کر لیں نہ ہوا اور اپنی مرضی خیراتوں سے ہی بچتے سے ہوتی۔ بعدوں کو طویل کرنا مشکل نمازوں میں نہیں ہوتا بلکہ جماعت کی نماز میں طویل کرتے تاکہ مسلمانوں کو بھی اس کی تربیت دیں۔

کیا تم نے اس صحابی کے بارے میں نہیں سنا جنہوں نے نبی کریم ﷺ کا بچوں کے ساتھ تعلق، بھی کے ساتھ بھی مذاق ادا کیا کوہ سہوہ کو حبب سمجھے ہوئے کہا تھا: میرے دل بچے پر بہت شریان میں سے کسی کیڑے سمجھتا تھا، اس کے بڑھاپے میں حضور کریم ﷺ نے لڑ لیا: بچوں کے ساتھ بھی مذاق کرنے میں بڑوں کے لیے اسیبت، تاہذا ان باتوں کے لیے تربیت ہے اور یہ تاہذا ان کنشوں کے ذریعہ تربیت کے بعد صحت میں نافع ہے۔

کیا تم نے اپنی اولاد کے بڑے ہونے کے بعد بھی کے ساتھ درست کی طرح رہنے کی کوشش کی ہے؟ تم کو بچے دوران کے مطالعہ میں بھی مشورہ کرتا جا سچے وہ تم سے مطمئن ہوں بعد تم میں سے، مسخوئی گفتار تمہارے درمیان سے ختم ہو جاتا جا سچے، اگر وہ حکامات کی جگہ محبت پر دان چڑھتا جا سچے، بھی کے کچھ حقوق پر بھی طرح ان کی جگہ دے، تاہذا یہ نہ شمر طرح تم چاہتے ہو کہ وہ اپنی دے داروں کا کریں، یہ بھی چاہتے ہیں کہ سچے حقوق حاصل کریں۔

کیا تم نے عورت کے مسئلہ پر توجہ دینے کی کوشش کی ہے؟

اپنی حق سے یہ بات نکال دینی چاہیے کہ یہ انسانی کی پرماجہ نوع ہے۔

ہمارے لیے جا بچہ صرف ملاوت و شب زکات اور مرے کے اہل قریبے جانے
 وقت ہی پہنچ کر سے ملتی ہے۔ کسی کام کوئی مائے غش نہ کرنے کی سرگرمی کا انجام
 اپنے میں شریک نہیں ہو سکتی، کیا تمہیں اس بات کا احساس تھا ہے کہ تم مصر دان سے
 پہلے اس جا ملی تصویر کی اصلاح کرنے کے لئے کام کرنا ہو تم کو پھر اسلامی آداب کے حدود
 اور روحانی تسلیم اور بھی تھوڑی سی کی مکمل غفلت کرتے ہوئے عمل نہ کر کے اس غلط پائی
 انفرادیت پر تکیہ کرنے کی کوشش کر لی جا رہی ہے؟

کیا تم بھی کو صرف دنیا کا بہترین علاج سمجھتے ہو، جس کے ساتھ جسمانی
 طور پر ملک وادیں سے ملک اقلیتوں کے ہیں اور اس کو صرف اپنی زندگی کی تہیہ
 اور خیر و سربلانی والی چیز و تمہارے گمراہ تمہاری اولاد کی خاطر سمجھتے ہو؟ اس
 کے ساتھ اسی طرح منظور کرتے ہو جس طرح نبی کریم ﷺ نے حضور کو کیا کرتے تھے مگر
 اس کی رائے بھی جتنی اس کو سمجھتے تھے اس سے غلط کہادت کو نقل دیتے ہو
 "ان سے حضور کو دیکھیں اس کے حضور کے خلاف کرو؟ کیا سخت جلات میں اس کی
 پتہ لیتے ہو جس طرح نبی کریم ﷺ نے پہلی وحی اتارنے کے بعد گھبراہٹ کے عالم
 میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پناہ لی تھی، وہ آپ کو بلا سے دے دیتی تھی، حضور دے دیتی
 تھی بلا کہ بہترین مائے دے دیتی تھی؟

کیا تمہارا دماغ اس میں یہ بات سمجھتی تھی ہے کہ اس کو حضور کے میدان میں
 اور معاشرتی کاموں میں سرگرم مل دینا چاہیے، دولت جس طرح تم پر ضروری ہے اسی
 طرح اس پر بھی ضروری ہے؟ کیا تم نے اپنے بچوں کی بھی دیکھ کمال کی ہے تاکہ اس

حقیقت اس کے لیے مناسب تھا مہیا ہو جس طرح وہ دوسرے تمام عورتوں کی طرح
اولاد دے گا۔ اس کے کاموں میں مشغول نہ کرے گا۔ اس کے لیے مناسب تھا فراہم کرتی
ہے۔

ہمارے گھروں میں رہنے والی عورتیں کہ اگر ان کی بیویوں کو دیکھیں تو یہ پتہ
چلے گا کہ کتنا کاموں کی ضرورت ہوگی۔ جو اس کی طبیعت کی طبیعت ظاہر کرنے
کے لیے اس کی ضرورت نہیں ہے بلکہ یہ بھی اس کی پسند کی بات ہوگی جو چاہتا ہے۔

کیا تم نے اس عورت کو دیکھا جس کے والد اپنے چچا کو بھائی کے
ساتھ اس کا سفر کر رہے ہیں تو وہ اس کو بول نہیں سکتی اور رسول اللہ ﷺ کے پاس
اپنا حق لے کر ہو جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ اس کے شرف و حریم کا احترام کرتے
ہے یہ علاج صحیح کر رہے ہیں؟ جب وہ اتنی بڑی کھلی ہے تو اس کی سہیلی بہنوں
کو بتانا چاہتی ہوں کہ اس معاملہ میں صاحب الرائے ہیں اور شریعت ان کی رائے
کا احترام کرتی ہے۔

کیا تم نے انھیں سنا اور انھیں دیکھا کہ وہ چاہے مسلم ہو یا کسی دوسری گزشتہ
ہیں؟ انہوں نے کیا کہا؟ وہ مقام کاموں میں مردوں کے شانہ بہا نہ کیے شریک ہو گئی؟
ان کی تربیت کیسے ہوئی؟ ہم اس طرح کی نسل چاہتے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ ان کی اس
کے لیے کوشش کریں اور اس وقت تک اس کے لیے کوشش کریں۔

کیا تم اپنے والدین اور اپنے رشتہ داروں کے بارے میں کچھ جانتے ہو؟
حالانکہ قرعی رشتہ داروں کی اصلاح و ترقی کے لیے یہ حق ہے کہ اس کو پتہ کرنا

ہے کہ اس کے مرتقی میں دوست دلی جائے اور اس کی عمر میں اٹھانے کیا جائے تو اس کو صلہ بھی کرنا چاہیے۔ (بخاری) کیا تم اپنے بچہ دوستوں کے بارے میں کہہ جانتے ہو؟ حالانکہ بچہ دلی کا کرام ایمان کا ثمرہ ہے۔

کیا تم ان کی خوشی اور غمی میں شریک ہوتے ہو جو کریم اللہ کی خوشیوں میں شرکت کر دے اور ان کے غمی کے موٹھوں پر حاضر ہو کر دے تو اپنی جان بانی سے پہلے اپنے دل اور گھر سے ان کا دل جیت لو گے۔

اسے صبر سدا کی بھانجیاں

سہی لہجی دھوت ہے۔ آج کروڑوں ہندی کی قسور بانی دھوت لکھی ہے جو ہم کو اس کے ہاتھ میں محمد و کریمؐ کی چھاپاں عظیم دھوت کی سطح شدہ تصویر چھپا کر کی دھندلوں پر مصلحین نے لگائی تھی۔

اپنا ایک وقت متعین کیجئے:

اپنی بھائی کے لیے .. اپنی بھانجی کے لیے .. اپنے

والدین کے لیے اپنے رشتہ داروں کے لیے

اپنے بڑاوسوں کے لیے اور اپنے دوستوں کے لیے

۵۔ سونے کا وقت بھی مرتب رہنا چاہیے

نچلے کے لیے صبح کے وقت کا بہت بڑا اہم درکار ہے، اسی لیے صبح کو منظم کر کے وقت بند پر بھی قبضہ رہنا ضروری ہے، اگر نیند کا نظام اچھے اور آواز میں مرتب کیا جائے تو باقی وقت کو جس طرح چاہے آسانی سے منظم کیا جاسکتا ہے، تم سوئیں کر سکتے ہو کہ کیا تجھے کم سونا چاہیے تاکہ سب سے پہلے کام کے لیے تیار ہو وقت بچے جیہڑ کر رہیں، یہ طریقہ کار غلط ہے، حقیقت یہ ہے کہ سونے، کم، لیرو یا یہ وقت دیا جائے، غنا کا کام بہترین اور عمدہ اعزاز میں انجام پائے مائے حق میں ہو دوسروں کے حقوق میں کٹاویں اور بہت بڑی غلطی یہ ہے کہ چند کم اوقات میں کی کی جائے لیکن اس سے کامیابیات اور اجلاسوں میں بند لگتی ہے، اگر نیند کو کم یا وقت نہیں دیا جائے تو کا کسی کام میں شرکت مکمل صلاحیت ہو یا مختصر کے ساتھ نہیں، وہی نیند کا کم نے بدن ہو عقل کھن کی ضرورت کے مطابق راحت اور نیند کا سونے کا وقت نہیں دیا ہے۔

بہت سی اہم بینک لیں ہوتی ہیں جن میں ہر کسی کو ایک یا جماعت یا امت کا اہم سونو رک رہتا ہے اس میں تم شرکت کے لیے اس حال میں جائے ہو کہ تم کئی جگہ سے سو رہے نہیں ہو تمہارا جسم تو اس میں ماحضر رہے گا لیکن عقل اور ذہن غائب رہیں گے اگر تم سے کوئی رائے پوچھی جائے گی تو خاموشی و او گے اس لیے کہ تم رائے دینے کا وہی نہیں ہو، لیکن وہ پتا چاہیے کہ سو یا آدھی کیا ہو سکتا ہے؟ کتنے ہی ایسے

واقعات پیش آئے ہیں کہ کسی کی گاڑی گھوٹوں سے بھرا گئی یا سمندر یا دری میں گر گئی جس کے نتیجہ میں وہ بھی ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھی بھی، اس لیے کہ اس کو جتنے آرام کی ضرورت تھی اتنا آرام نہیں کی صورت بنتا سونے کی ضرورت تھی، اتنا سونے نہیں۔

اس کی انتہا اس میں ایک رہے۔ شائع ہوئی تھی کہ مسیحا کی صورت میں نور سادہ اور سادہ اور سادہ رنگی وزیر اعظم بنیں جب امریکہ آئے تو دونوں کے درمیان بڑا فرق پایا جاتا ہے۔ ان انتہا پر آئے لکھا کہ بنیں اپنے امریکہ۔ جو چنے کے بعد ایک دن آرام اور تفریح میں گزارا اور دوسرے دن بیرونی علاقوں۔ کمر بڑھوں۔ کہ ساتھ ساتھ کتا بھر تھرے۔ دن امریکی صدر سے ملا، لیکن سادہ جو امریکیوں کے سامنے تھیں چمکے احساس کرتے تھے کہ یہ قحطی کا یہاں ہے۔ چنے۔ کہ ہوا دے اپنے یہ چنے۔ کہ وہ بچنے بھرتی امریکی صدر۔ سے ملاقات کرتا اس۔ کہ بعد اس۔ کہ حالت اہتمام۔ کہ ابھام کے بارے میں گفتگو کرتا ہے۔ یہی فرق سمجھتا ہے اس شخص کے درمیان جو بلند پائے کا حساس دکھتا ہے اور اس شخص کے درمیان ہے اس شخص چمکے رکھتا ہے۔

ترکی میں ستمبر ۱۹۸۹ء کے انقلاب کے بعد نظم و ضبط اور نظام کو خلی سے نکلنے پر بہار کہہ دیئے اور ان کے حالات سے واقف ہونے کے لیے جس دن سے ملاقات کے لیے گیا، اس زمانہ میں لوگوں کی آنکھوں سے جو تھکن سی دور چکر رہے تھے، میں ان کے پاس تھا، مگر مغرب کی اذان کے وقت پہنچا۔ میرا ملاقات کر کے ہی تمام باتیں بہار پاور باغیاں انہوں نے ملاقات سے انکار کیا اور کہا کہ پہلے نزل یہاں کر سہانی سے نہ آئی، صبح اس کے ملاقات نہ کی۔

۱۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: "اگرچہ تم لوگ مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہو، مگر تم لوگ مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہو، مگر تم لوگ مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہو۔"

”یہ سب ایک بات ہے۔“ عیسیٰ نے فرمایا۔ ”میرے بھائی کی طرف سے ہمارے
مخلص پر غور نہ کرنا۔ اس کی وجہ تو یہ ہے کہ“

تعمدات

تو نہ اندکی لغتوں میں ہے، کیسے نعمت ہے، اور وہ بھی نہ ان کی کتاب میں
 کیا پیدائشی ہے، غرض کہ ان میں جو عالم ہیں، وہ سب محض وہ ہیں، جو
 "انجام" ہوئی تو وہ اس کی روایت و فطرت سے ہی رہتے ہیں، تو اس کو
 جانتا ہے۔ تاہم یہی وہی ہے، جو اس کے ساتھ ہے، اور اس کو اس کی
 کی صورت کی روایت و فطرت سے ہے۔

اس شخص نے ٹیڈروالہ کی عقل و رویت کے لیے مشق و محنت اور فکری کوشش کے بعد
آرام و حفاظت طلب حتمی اور زبردستی کو اپنی زندگی کی عاریت آگے کر رکھ لیا۔
اس لیے کہ یہ وہ چیز تھی جس پر تیلہ کو انجمنیاتی ایکٹ پر وقت و ماحول چاہیے۔

اس شخص نے خود بخود اے کے لیے منہ پر ڈیڑھ پونے پانچ لاکھ روپیہ دیا۔
 یہ منگنی گولی سے بڑا تھا اس کی موت ہو گئی تھی۔

[illegible]

نہایت کمزور دہائی بعد میں قیلاں سناں سم رکھ کر جو منہ ہے اس سے فیلنگی دیکھ کر
 حاصل ہوتا ہے۔ یہی کمزور دہائی نے فرمایا: "تو یہ کہہ پڑے گا میں تو نہیں کر۔ تو"
 بعض غیر ملکی کہنیزیں اپنے اطفال اور زمین کا پیر کے اٹھتے اپنے ہی
 بچہوں میں آرام کرنے کا موقع دیتی ہے لیکن ان کو معلوم ہو چکا ہے کہ کام نہ کر
 وہ وہی لختہ سے نپٹنے کے ہے سہاوت نکتہ تو یہی ہے۔

سچ کی اولین باتوں کو مندرجہ ذیل چیزوں میں لگا کر فائدہ اٹھائیے:

☆ قرآن کی تلاوت اور حفظ میں

☆ سچ کے انکار میں

☆ خدا نردوار باتوں کے اعتقاد میں

☆ اسلام کا اصولوں کی انہی اصولی باتیں

اس سے قصہ چھٹکا ہے ختم ہو جاتی ہیں۔

۲۔ تمام نکلے مل بیٹھا کیا جائے شروع ہی سے غلط لاٹھی ہونے کا فیصلہ کیے بغیر تمام طوں کو لکھنا چاہیے۔

۳۔ جب کسی مل کا حساب کیا جائے تو اس کا اپنی ٹھکانہ کا سوسوٹ جانا چاہیے کہ اسے اب لوگ بیٹے طوں کے بارے میں کھٹو کرتے ہیں اور ان کا ہم لوگ بیٹے حکامات کھانا لاسکتے ہیں۔

۴۔ پلٹے مل کی ٹھکانہ کو اپنی جائے، کم دھڑکی ٹھکانہ کے دھڑکے نہ پہلے اس کے مقابلہ میں کسی تجویز کا نہ ہونا بہتر ہے۔

۵۔ ٹھکانہ اختیار کرنے کے لیے مناسب وقت متعین کیجئے ۱۰۰ فیصد قہار خور اختیار کی جاتی ہیں، اگر اس طرح نہیں کر سکتے تو ٹھکانہ اختیار کرنے کا آخری وقت متعین کیجئے۔

۶۔ تجویز کی دوسرا ہاں تقسیم کیجئے۔

۷۔ مشکل مسئلہ کے حل کے لیے وقت متعین کیجئے اور اس سے جلد بھٹکا رہا ہے۔

